

گزارش مصنف

واضح ہو کہ پہلی کتاب ہے جو اردو زبان نسوان میں بطور جدید تصنیف لکھی گئی ہے قبل ازیں اکثر مصنفین حسب اقتدار گور
بنام نہا دربان نسوان میں کتابیں لکھیں اور بعض نے انعام بھی بقدر مرتبہ پایا اگر انصاف سے دیکھا جائے تو وہ عام زنانہ
مردانہ زبان پر مبنی ہے اور نہ ان کے مطالب سے عورتوں کو نفع پہنچتا ہے۔ جو کہ آج کل تعلیم نسوان کی زیادہ ضرورت ہے اور گور
عدل گستر کا خیال بھی یہی ہے لہذا مصنف پریشان گفتار نے یہ کتاب خاص اس غرض سے لکھی اور خاص ہدیہ انداز سے لکھی ہے
کہ یہ نادر کتاب درس نسوان میں انسانی کام دے اور مصنف کو گورنٹ حادل سے امداد ملے اس زبان کی خوبی اور لطیف
حسن بیان اس وقت کھلے اگر شرفادہ ملی اور اہل زبان مدرسان نامور کو دکھا کر ملے لیجائے اور وہ انصاف قرار دے دیں کہ یہ
زبان خاص شریف خاندانی خواندہ عورتوں کی ہے مصنف ہرزہ سر سے تصنیف کتاب میں نہایت جانکاہی اور عجز و
کی ہے اور ایسے طرز سے مطالب بیان کئے ہیں جو قابل داد ہیں۔ اول یہ کہ کتاب ہذا بجا ہے خود ایک دلچسپ افسانہ ہے
دوم یہ کہ وفایو فانی کا ثبوت خلاف جمہور دیا ہے یعنی عورتوں کی وفایا غالب رکھی ہے۔ سوم طرز زبان متفصّل و
کسی مصنف نے اس انداز سے نہیں لکھا۔ یہ نادر کتاب عورتوں کو نفع رسانی میں بنیظیر کام دے گی۔ خواتین اسکے مطالعہ سے بہرہ مند
اور زمانہ کے نشیب و فراز سے واقف ہوں گی اور ہم بشران کی حقیقت سے مانگیں کہ زمین کے اوپر آسمان کے نیچے کیا کیا ندرات ہیں
جو ہر وقت بشر کے کام میں آتے ہیں اور ہم بشران کی حقیقت سے مانگیں کہ زمین کے اوپر آسمان کے نیچے کیا کیا ندرات ہیں
غرض یہ کتاب افسانہ نہیں ہے بلکہ علوم و فنون کا خزانہ ہے کہ انش و زیبائش میں شاہد نہ ہال ہے عروس خوش جمال ہے
ہر رنگ میں نگین ادا ہے۔ ہر ادا کا رنگ جدا ہے۔ زبان وہ زبان ہے۔ گویا انصاف کی کان ہے۔ ارمو وہ ارمو ہے۔ جو خوش
و علی کی گفتگو ہے۔ تقریر و تقریر ہے۔ کہانی کا پختہ ہے۔ بے لگی انش و نظم و عشق و عاشقی کی انش و نظم و عشق و عاشقی کی
بیان ہے۔ وفایو فانی کی داستان ہے۔ تاریخی حالات۔ سچی حکایات۔ حکیمانہ خیال۔ نہایت احوال۔ بیگمات پیر میں پیر ہوا گریں
زبان سے زبان کا۔ بیان سے بیان کا۔ غامضہ پائین خطا ٹھانیں۔ لہذا راقم نے وفا کی تقریر کو۔ وفایو فانی کی بحث و لہذا راقم نے وفا
سے انجام پانچ بابہ دیا اسکے علاوہ راقم اوراق نے دوسری کتاب بھی نادر اور صریح الفاظ و مطالبہ نسوان کے لئے لکھی
ہے جو گورنٹ انصاف پرور کے ملاحظہ میں پیش کی جاگی مصنف حمید وار ہے کہ سرکار والا تبار قدر افرام ہر
ہر دو کتاب کو عام تعلیم گاہوں سرکاری و دیسی میں حکماً تابع فرما دے کہ راقم کو پوری امداد ملے +

آغاز کتاب

شروع داستان

قصہ کی تہید قابلِ ڈسٹری کہانی عورتوں کی زبانی نفیس بیان پاکیزہ
 داستان لطیف گفتار شوخ تکرار باتیں نرم لطیفے گرم دہائیں
 سے قضیہ مقابل انوری اور ذکیہ دلاویز گفتگو بحث و دبدو ساجد
 نئے نئے منحصے دلچسپ تقریر وفا کی توقیر شغل شغل بیکار نہ ہل تعلیم
 کی تعلیم وفا کی تقسیم علم کا بیان سہل اور آسان

سنا ہے ہندوستان میں کسی عالی خاندان میں ایک ایسے کی لڑکی بڑی تفتہ
 کی لڑکی نام ذکیہ سلطان بیگم صورت کی دوسری مریم پندرہ سولہ برس کا سن ہون ہار

راتیں ہوں ہارن بھولی بھالی دلی کی رہنے والی ذات کی شریف طبیعت کی ظریف
 پڑھی لکھی ہلیقہ دان ہم جنوں میں لقمان سب طرح ہشیار نصیب سے لاچار قسمت کی
 کوتاہ نیا نیا ہوا بیاہ جال میں پھنس گئی جنجال میں پھنس گئی تفتیر نے گردش
 کھائی بیٹھے بٹھائے تباہی آئی میان سے بگاڑ ہوا بنانا یا گھرا جاڑ ہوا سسلا کو چھوڑنا
 پڑا منہ کے سے رشتہ جوڑنا پڑا اتا کے پاس رہنے لگی دن رات غم سہنے لگی خاوند
 کے فراق میں ملنے کے اشتیاق میں بیچاری روتی تھی گھڑی بھر نہ سوتی تھی
 اٹھ پہر چوٹھ گھڑی بیٹھی ہنوا کھڑی دل ہی دل میں امید بجال میں
 گھٹا کرتی تھی کڑا کرتی تھی ہر دم سینہ ملتے تھی اندر ہی اندر جھجھکتی تھی ایک دن
 بیچاری ذکیہ بیگم پیاری کھیانی کھیانی بے سبب ناگسافی پریشان
 بے آفسان جی اُداس کوئی آس نہ پاس سرسیمہ بدحواس چہرہ پر ہراس
 بکھرے ہوئے بال تیور پر ملال رنگ زرد زرد کلیجے میں درد دل کہیں جان
 کہیں خیال کہیں وہاں کہیں اپنے دالان میں کھڑی کسی آزان میں کھڑی
 غور غور سے حیران طور سے آسمان کو دیکھتی تھی شام کے سامان کو دیکھتی تھی اُس
 وقت کہیں کبخت دونوں وقت ملتے تھے چمن میں پھول کھلتے تھے رنگین
 رنگین شفق تھی گلابی گلابی افق تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا درد دل کی دوا جانور دکا چھہا
 پھولن کا آہٹہا آنکھوں میں چھپنے لگا دل اور دُکھنے لگا یہ سامان دیکھ کر نیلا آسمان
 دیکھ کر ذکیہ کی جان پر بنی سینہ پر لگی برچی کی آنی جی بگڑ گھبرانے لگا کلیجہ
 منہ کو آنے لگا عجب وقت عجب سامان تھا ذکیہ کا اللہ نگہبان تھا بیچاری بے بس
 اکیلی بے کس شش پنج میں کھڑی میان کے رخ میں کھڑی دل کو سوتی تھی اپنے

کوتی تھی اسی دہیان میں پریشان اوسان میں ذکیہ کھڑی رہ نہ سکی کسی سے کچھ کہہ نہ سکی
 ایسی بولانی گھبرا گئی اپنے کمرے میں آگئی بے چین ہو کر تفتیر کو رو کر لاچار پلنگ
 پر جا پڑی نیند آئی تو سوئی دو گھنٹہ پلنگ پر لیٹنے سے منہ کو پیٹے سے دل
 اور گھبرا بے طور گھبرا بے اوسان ہو گئی زیادہ پریشان ہو گئی دل میں ملاں میاں کا
 خیال رات کا سمان اکیلا اکیلا مکان ہمارا موسم تنہائی کا عالم ابرا کیا ہوا
 گہرا اچھا ہوا کالی کالی رات بے رت کی برسات سارا گھسٹن سان نیچے زمین
 اوپر سمان اندھیری چھائی ہوئی گھنٹہ گھنٹا آئی ہوئی اب ذکیہ ہے اور والان اللہ
 سیلی اللہ نگہبان اُدھر بادل کا گرجنا اُدھر دل کا الجھنا بجلی کا کرکنا کلیجے کا دھڑکتا
 کم کم پھوار بستی تھی وہ امر تدرستی تھی جی میں ہول زبان پر لا حول خرابی کے
 طور ہوئے بیتابی کے طور ہوئے پاس خواص نہ ہدم کیلی ذکیہ بیگم رنج میں رنجور
 آنکھ میں نیند کا سرور کچھ غم کا بخا تھا کچھ نیند کا خمار تھا جی بے قرار ہو گیا
 خیال آزار ہو گیا آخر ذکیہ چپاری آفت کی ماری عجب مشکل میں پھنسی نکل گئی
 عمر بھر کی ہنسی موت کا نثر آنے لگا غم جان کو کھانے لگا اُدھر جوانی کا وولوا اُدھر
 خاوند کی یاد بدلا رہ رہ کر آنے لگی جی کو جلائے لگی خیال دشمن ہو گیا سوا گھن
 ہو گیا جان پر بڑی بی بیقراری پھری بی اب خواب کہاں نیند کہاں دل پر بند
 اور ہی سمان ذکیہ سلطان بیگم لمحہ دم بدم کبھی چٹ کبھی پٹ کروٹ پر کروٹ
 غمزدہ ہونے لگی چھاتی مسلنے لگی جسمانی پر جانی لیتی تھی نیند کو کون سے دیتی
 تھی آخر نیند کی منکرین اسی ذکر ذکر میں میاں کی تصویر صورت دلپذیر
 آنکھوں میں پھر گئی نیند خیال سے گزر گئی ہلے ہلے کرنے لگی ٹھنڈے سانس نے پھر لگی

کس کی نیند کیسا سونا مشکل ہوا غافل ہونا غم کی گھٹا چھا گئی جاگنے سے گھبرا گئی۔
 بکھرنے لگی بیستراری گزرنے لگی ہوش اڑنے لگے فرشتے کڑھنے لگے ہاتھوں
 کلیجہ اچھلتا تھا غم دل کو کھلتا تھا ٹپ ٹپ آنسو پکھنے لگے موتی برسنے لگے ذکیہ با
 بار بیتاب بقرار بلکین جھپکاتی تھی نیند کو بلاتی تھی نیند آنے نیند آنے
 یہ اُبڑا خیال جائے نیند نہ آتی تھی بیستر اترتا تھا تھی نیند ایسی کانو ہوئی
 میان کی طرح دور ہوئی آج آتی ہے نکل جی بے چین جان بے کل درہند پریشان
 کم سن مرد جوان نیند کی مافی غم سے چھنی چھاتی بُرے حال میں تھی بُرے زوال میں
 تھی اوس وقت کی بیستراری وہی جانے دکھساری سوابے قرار ہوتی تھی چپکے
 چپکے روتی تھی جتنا غم بڑھتا جاتا تھا اور دل اُڑا آتا تھا رونا ضبط کرتی تھی بٹکیاں
 بھرتی تھی آخر کچھ بن نہ آئی غم سے نجات نہ پائی ایسی لاچار ہوئی زندگی سے نزار
 ہوئی ہر طرح کی یاس ہر طرح کی ہراس ٹھنڈے سانس جھکنے لگی ہائے
 ہائے کرنے لگی خواب نیساں ہو گیا قصور و بال ہو گیا غم کو پہننے لگی آخر یہ
 کہنے لگی اے پروردگار میں گنہگار کس بلا میں پھنسی کس خطا میں پھنسی کیسی بلا
 لگی کس کی بددعا لگی ہے ہے کیا ہو گیا سامان قضا کا ہو گیا ابھی مجھ نہستی کو نامزد گھر
 بستی کو رنج دیا رلایا کس بلا میں پھنسا یا آج چپ چاپ آپ ہی آپ دل بھرا آتا ہے
 رونے کو جی چاہتا ہے اب رونا نہیں تھمتا آنسو رک نہیں سکتا جی بگڑا جاتا ہے
 کلیجہ اسٹلا جاتا ہے کسی کل آرام نہیں مترا کا نام نہیں اے ہے یہ کل موتی
 میری دشمن ہوئی رات کیو بکرتا م ہوگی میری زندگی حرام ہوگی
 اے میرے اللہ مجھ پر کیسی بنی کھالوں میرے کی کئی کھا کر مر جاؤں

وفا کا نام کر جاؤں لے ہے نیند کیوں کر بلاؤں بے قرار جی کس طرح پہلاؤں اُڑی
 نیند کا اعتبار نہ مولے جی پرختیار مجھ پر کیسی پیٹا پڑی آسمانی آفت آپڑی مین
 اور دہیان مین تھی نیند کے سامان مین تھی برسوں کا چٹھا چھٹایا آج پھر خیال
 سامنے آیا اے کریم تو نے میرے جیم تو نے مجھ بے غم کو غم دکھایا خوب اپنا کر م
 دکھایا شاد کو ناشاد کیا آباد کو برباد کیا لے میرے اللہ کیا کیا ہنستی کھلتی کوڑا
 نیند گئی آرام گیا صبر بھی تمام گیا آج یہ کالی رات ہے میرا اسکات ہے دیکھئے
 کیونکر کھلتی ہے چھاتی سے کب بٹھتی ہے یا اللہ جلدی رات ہٹے فجر کی پوجلدی
 پھٹے آرام سے جان ہو کام سے دہیان ہو آخر ذکیہ نے بقراری مین اُسی آہ
 وزاری مین آدھی رات گنوئی نیند آئی تھی نہ آئی جی پر تاملق ہوا منہ کا رنگ فنی ہوا
 دل پر گھبراہٹ ہوئی چہرہ پر آدھاٹ ہوئی کوئی تدبیر نہ آئی کوئی صورت نظر نہ
 آئی بیتاب ہو کر بد خواب ہو کر دسازوں کو پکارا محرم رازوں کو پکارا اری چھو کر یو بیخبر
 انگوٹھ پہن کر گم ہو گئیں موت آگئی سو گئیں سب کی سب پستہ گئیں شام سے ہی مر گئیں آج
 سارا گھر اونگ گیا کیا تم کو سانپ سونگ گیا اوجھیلہ تو بھی سو رہی زعفران بھی خیر سو رہی
 مین تو گر س کو کہتی تھی وہ شام سے سو رہی تھی تم بھی گر س ہو گئیں پانو پسا رہو گئیں لے
 ہے کوئی آتی نہیں میرا جی پہلاتی نہیں اری اوسراؤ مجھے نہ چھوڑو میرے پانو
 دباؤ دو چار کیساں لگاؤ جی پریشان ہے مجھے خفقان ہے طبیعت گھبراتی ہے
 نیند اڑی جاتی ہے بیوی کی آواز سن کر روتھکا انداز پر چھو کر این جا گئیں بقرار ہو کر بھگین
 سوتی جا گئی سب آگئیں صورت دیکھ کر گھبرا گئیں بیوی کے پاس آکر پیروں کو ہاتھ
 لگا کر پہلے جبیلہ بڑی عقیدہ لقمان کی لگی بدحواس کہنے لگی دوئی نو بہا رہو بیگم کو کیا ہوا

ذرا دیکھ کیا اسرار ہے ہم سب میں تو ہشیار ہے دوسری سہیلی نام کی چسلی ہات اٹھا کر
 کرتی پھیلا کر بیوی کو دعائیں دینے لگی چٹ چٹ بلائیں لینے لگی بیوی کو اللہ کی امان نبی کی
 پناہ اللہ نگہبان یہ تو نئے سامان ہیں بیوی بے اوسان ہیں دشمنوں کا نگ زر
 ہے دونی سارا پنڈا سود ہے اچھی بیگم سچ کہو واری چسکی نہ رہو کچھ تو بولو ذرا منہ کھولو میری
 پیاری بیگم میں واری بیگم تم کو اللہ کی قسم حقیقت کہدو بیگم سچ سچ بتاؤ اپنا حال
 نہ چھپاؤ یہ کیا سیرے اچھی بیگم خیر ہے تم تو پسینے میں نہائی ہو کس خیال میں آئی ہو
 یہاں آؤ آؤ من چین تو بھی دیکھو بہن یہ گرمیوں کی رات ہے موٹی نکلتی برسات ہے
 بیگم کے دونوں ہات پانوں ہاتوں کے سات ٹھنڈے اولالہ پڑے ہیں ریون بد پر
 کھڑے ہیں پسینے کے کیسے زرد ہیں بیوی ساری شہر اور میں رنگ اڑا ہوا ہے چہرہ
 سٹا ہوا ہے بیوی کا عجب حال ہے آنکھیں لال صورت نڈال ہے سارے طور کہہ رہا
 ہیں آنسو بھی بہہ رہے ہیں تیسری نے کہا بیگم نے غم سہا یہ فریب ہے نہ حیلہ
 سچ کہتی ہوں جمیلہ ان کا کہیں وہاں گیا ہے میان کی طرف بگساں گیا ہے اچھی میری
 بتاؤ کچھ تو حال سناؤ شراباں جاؤں شربت پلاؤں فرحت جان کو ہو شکس خفقاں
 کو ہو آج چپ چاپ کیوں ہو گئیں حلیل آپ ہی آپ کیوں ہو گئیں ہم نے منسی خوشی چھوڑا
 تھا ابھی یان سے منہ موڑا تھا ہمارا جانا بلا ہو گیا تم کو کیا سے کیا ہو گیا ہم سبھی
 تھے بیوی سو گئیں آرام کیا بے خبر ہو گئیں میں تو نوتی برابر تھی محکواس کی کیا خبر تھی
 میری بیوی روتی ہیں اوسان کھوتی ہیں فرزانہ بولی نہیں بولا بیوی کو جو کچھ ہوا میں جانتی
 ہوں بھی نہ پہچانتی ہوں بیگم تو خواب میں نیند کے غطاب میں ضرور ڈوبی ہیں
 چونک پڑی ہیں راحت بولی بغین منہ زانہ یہ اوہ ہے کا خزانہ تیری غلط بلک بلک

ہے مجھے تو اوزہی شک ہے ہونہ ہو کوئی اسرار ہے بیگم کو اوزہی آزار ہے میں اکثر ٹوکا
 کرتی تھی بیگم کو روکا کرتی تھی اس مکان میں چھوٹے والاں میں اُجائے اندھیرے
 شام سویرے تم نہ آیا کرو بیگم نہ جایا کرو میں جب یہاں سوئی ہوں سوتے میں ڈر کر
 روئی ہوں گھبراہٹ سے ہوئی ہے مجھے آہٹ سی ہوئی ہے بڑی بیگم صاحب نے بھی
 فہمیں اُن کے مصاحب نے بھی پرچھائیں سی دیکھی ہے کچھ جھائیں سی دیکھی ہے اس
 کی قسم بڑی بیگم کبھی بھول کر رات کو عید نہ شب ہرات کو والاں کے اندر نہیں گئیں
 مہتابی کے برابر نہیں گئیں بوا فرزانہ ہماری بیگم۔ دل کی ہیں رستم دن رات گرمی برسات
 اسی والاں میں خوف زدہ مکان میں شام سویرے سو سو پھیرے برابر کرتی ہیں
 ضد پر کرتی ہیں تکلیف اٹھائیں گی مگر وہیں جائیں گی بیگم مروا تھی ہیں مردے
 سوانتی ہیں تو بے حد کی پچی ہیں اپنے کد کی پچی ہیں پھر پھر کرو ہیں سوئی ہیں وہیں
 ماتھ مٹھ دھوتی ہیں اُسے ہے کیسی ٹڈ رہیں کتنی بے خطر ہیں ڈرتی نہیں حذر کرتی
 نہیں جیلہ نے کہا تو راحت والاں کی ناختی ٹھکایت ہماری نادان بیگم اسد رکھے
 انکا دم اوزہی طبیعت کی ہیں اوزہی عادت کی ہیں اپنا حال نہیں کہتیں دل کا
 مال نہیں کہتیں میں مزلج پہچانتی ہوں اُن کا علاج جانتی ہوں اُلٹی کہو مان لینگی
 جی میں ٹھان لیں گی جب دکھ پاتی ہیں پھر پھرتی ہیں آج ہماری بیگم کو ٹوکھائی
 بیگم کو کوئی اگلا بچھا خیال ہوا ہے اُن کا یہ حال ہوا ہے کچھ ڈر ہے نہ سہم کوئی خوف
 ہے نہ وہم پہلے تو والاں میں کھڑی رہیں کسی اوردھیان میں کھڑی رہیں پھر کمرے
 کے اندر آگئیں شاید گھبرا کر آگئیں طبیعت نا درست تھی صبح سے سُت تھی اُودس
 اُودس آج رہی ہیں دن بھر مزلج رہی ہیں اگلا اُپیان آئی ہوں گی جائیاں

آئی ہو مگر موند لپیٹ سو رہیں پانوں سمیٹ سو رہیں شاید میاں کا تصور آیا محبت نے
 جوش کھایا غم بڑھنے لگا ہوگا دل بڑھنے لگا ہوگا بوا یا دبے عید کی رات ہمارے
 تنہائے ساتھ کیسے پھوٹ کر رونی تھیں ساری رات نہ سوئی تھیں وہ کیا ماجرا تھا یہی
 غم بدلنا تھا بوا یہ غم ایسا بڑا ہے قضا کا بھی چچا ہے تو نے بیگم کی زبانی کبھی سنی ہوگی
 کہانی قیس اور فریاد ناشاد اور نامراد دونوں جان سے گئے دنیا جان سے گئے
 ایک میلی کے اشتیاق میں دوسرا شیریں کے فراق میں دونوں دیوانے شمع کے
 پروانے کس حال میں ہے کس زوال میں ہے تنگے پختے پھرے سر کو دھنستے
 پھرے تیسری مصر کی بادشاہ جسکو یوسف کی چاہ خوبصورت شہزادی سلطنت
 کی بربادی دیوانی زلیخانے محبت کی مبتلائے اپنا لکھا پور کیا عیش آرام چھوڑ دیا
 کھانا پینا حرام کر دیا اپنا تلخ آرام کر دیا یوسف کو گھر سوپ دیا آپ جھونپڑا اختیار کیا
 آخر یوسف کے فراق میں ملنے کے اشتیاق میں بے نصیب اتنی رونی آنکھوں کی بنیائی
 کھوئی اندھی ہوئی آنکھیں گئیں اشکوں میں حسرتیں ہیں بوا غم ایسا ہوتا ہے موندنا
 سے کھوتا ہے محبت کا غم وہ غم ہے نگوڑا الم وہ الم ہے دل سے ہٹاؤ نہیں ہٹتا خیال
 سے ہٹاؤ نہیں ہٹتا بوا محبت بڑی بیماری ہے تیز چھری زہریلی کٹاری ہے فرزانہ تو
 خیال کر جھوٹ ہو تو سوال کر بوا ایمان کی بات ہے دکھ درد جان کے ساتھ ہے
 انصاف سے کہہ انصاف پر رہ درد مند کب تک صبر کرے دل پر کب تک جبر کرے
 بیگم محبت کی بیماریاں آفت کی بیماریاں میاں کے بیٹے بقیار ہیں حسرت میں گرفتار
 ہیں رنج بہتے بہتے چپ رہتے رہتے یہ احوال ہو گیا بدن ہڈ حال ہو گیا
 بڑھیا ہو گئیں دکھیا ہو گئیں آج کچھ وہیاں دل پر آیا بے اختیار اُن کا دل بھرا یا

مجھے معلوم ہے بوا ان سے ضبط نہ ہوا صبر نہ کر سکیں جبر نہ کر سکیں دل آج بگڑ گیا
 اُن کا مزاج بگڑ گیا طبیعت کا نور ہو گئی نیند دور ہو گئی کل سے دیوانی سی تھیں کھینچ
 کھینچانی سی تھیں اُو واس اُو واس بدحواس بدحواس کوئے کوئے روتی تھیں دم
 بھر نہ سوتی تھیں آج کیلی نصرت پالی دل کی بھڑاس نکالی بے قراری میں روتی ہیں
 بے اختیاری میں روتی ہیں زعفران مسکرا کر بولی جیلہ ہونی تھی وہ ہولی بیگم کو میاں
 کا خیال نہ محبت کا کچھ ملال کوئی آرزو نہ آمان بچپن سے ہے خفقان ذرا کیلی
 ہوتی ہیں دم گھٹتا ہے روتی ہیں اُنکو کوئی خواہش نہ غرض عجز بھر کا ہے یہ مرض
 حکیم سے گفتگو کرتی نہیں دوا دارو کرتی نہیں کیونکر درست ہوں کیونکر تندرست
 ہوں وہ اپنی ہٹا کرتے ہیں علاج الٹ پلٹ کرتے ہیں آخر ذکیہ سلطان جی
 پریشان اپنے دم سازوں کی اُن محرم رازوں کی باتیں سن کر بولی حکایتیں
 سن کر بولی اری دیوانی ہو تم سب خفقانی ہو بیہودہ بکچی ہو کیا کیا چرکتی ہو
 مجھ پر ہوا سو ہوا غم کی سوتی چُھبے یا سوا میری جان نہ کھاؤ میرے کان نہ کھاؤ آؤ میرے
 پاس بیٹھ جاؤ مزے مزے کی باتیں سناؤ ذرا میرا دل بہلے نیند کی شکل بہلے بیفاؤ
 باتوں سے کیا بے قاعدہ باتوں سے کیا کوئی کہانی کہو چٹکے زبانی کہو کچھ ہنسنا ہساؤ
 میری طبیعت بہلاؤ یہ سن کر بڑی چھوٹی نئی پُرانی دُہلی موٹی ناخاندانیاں ذکیہ کی
 بانڈیاں سب کی سب بدحواس بیوی کے آس پاس سر جوڑ کر ہو بیٹھیں کولاموڑ کر
 ہو بیٹھیں کوئی پانوں دبانے لگی کوئی تلوے سنبھالنے لگی کسی ٹیپنی چھڑی کڑوی
 کیسی چھڑی کسی نے زمانہ کی نیرنگی بدیوں کی سانگی بیوی کو سنادی لچپن سے
 گادی بیوی کی طبیعت سنبھالی پریشانی کی بلالائی آخر وہ چھپوریاں دس پانچ

چھوکیاں کہانی سُناتی رہیں باتیں بِناتی رہیں کسی باندی نے مَوئی بساندی نے اپنی
 بڑھیا ساس کا سٹرے ہوئے اناس کا جھگڑا چھڑ دیا ڈکھڑا چھڑ دیا کسی نے نندا
 اُذکر کیا مَوئی بخل گندا ذکر کیا کوئی خصم کا رونا روئی بیوفا کہتی رہی کوئی کسی نے وفا کا
 اُذکر چھڑا تانا بانا اُذھڑا آخر باتوں باتوں میں شریر بد ذاتوں میں اُو رہی ذکر ہو گیا
 اُو رہی فکر ہو گیا تو تُوں میں ہوئی ماں ماں ہیں ہیں ہوئی وفا بیوفائی کی حیا بیجائی کی
 گفتگو دو بدو چھڑ گئی ایک ایک تکرار پر بھڑ گئی ایک سے ایک گُل گئی اب پوری لڑائی تل گئی
 کوئی بولی مروہے با وفا کوئی بولی عورت ہے بُرا کسی نے جواب دیا یہ تو غلط کہا بُرا مروہے با وفا
 ہے اپنا سردار ہے افسانوں میں سُنا ہے داستانوں میں سُنا ہے جہاں سُنا یہی
 سُنا مروہے پڑھا گنا جہاں میں شہور ہے ہندوستان میں شہور ہے جو دُنیا میں
 رہتا ہے وہ تو یہی کہتا ہے مرد ہشیار ہے عورت بے کار ہے مَوئی کوئی چیز نہیں
 جسکو کچھ تیز نہیں بُرا تو عورت کو بے آبرو عورت کو ناتی وفا دار بِناتی ہے موتیوں کا
 بار بِناتی ہے زبان کے آگے کیا ہے عورت کا پردہ کھلا ہے بُرا عورت بُری مہی مَوئی
 رنگ لگی پھری بدنامی کا گھر اُدھر نہ اُدھر دوسری جلی بھنی نے سمجھ وار پھی گئی نے
 بھنجا کر کہا چل ہوا کھا ہوش میں آ اپنی فصد کھلا پانوں نہ پھیلا لٹو نہ چلا مرو
 دیکھے بھالے ہیں آخر عورت نے نکالے ہیں ہوش سے بات کر عورت کا ساتھ کر کس کو
 بُرا کہتی ہے دیوانی کیا کہتی ہے مرد بیچارے کیا ہیں سب سب بیوفا ہیں واہ عورت
 تو تو خوب ہے شاید تجھے مرد مرغوب ہے جو مرد کی بیج کرتی ہے جھوٹ بات سچ کرتی
 ہے ایک بیوی کی ہم چوہی بگڑ کر بولی تو کیا بولی بُرا دیکھ بھال کر بتو مَوئی سب بھال کر
 بولی تو بول قندیں زہر نہ گھول آگے کچھ نہ کہہ زبان کو روکے رہ اُدھر دیکھ اُدھیں کھول

مجھے سن وفا کے بول وفا کسی کی ذات نہ کسی کی صفات وفا اور ہر بات ہے جیادری
 بات ہے دنیا میں عورت ہو یا مرد با وفا وہ جسکے دل میں درد ایسا کہیں انسان نہ
 انسان کا نشان جسکو وفادار کہیں لوگ باعتبار کہیں ہندوستان میں نہیں جہان
 میں نہیں وفادار کا کہیں نام نہیں کجلی بن میں ہو تو کلام نہیں ایسے انسان کو با وفا
 بالیمان کو عالمگیر بادشاہ باتمیر بادشاہ ڈھونڈ کر مر گیا حسرت لے کر گیا کوئی با وفا
 نہ ملا مطلب کا نہ ملا ذکیہ کی اور ہردم خاص چنپا رنگیلی خواص ناک چڑھا کر دلی آنکھ
 ملا کر دلی بواؤ نے کچھ نہ کہا قصہ گو مگو ہی رہا وفا کچھ نہ کھلی ایک طرف نہ ڈھکی ان
 نادانوں سے کہہ ان انجانوں سے کہہ اری تم وفا کی دُم کیوں لڑتی ہو کیوں جھگڑتی
 ہو میں پوچھوں وہ بتاؤ زیادہ بات نہ بڑھاؤ ایمان سے کہو اوسان سے کہو مرد
 اچھا یا عورت جہان میں کس کی شہرت وفا کا بانی کون ہے یوں تو ہر ایک فرعون ہے
 اس بات پر چنبیلی بیوی کی لیلی سن کر بگڑ گئی بات پر لڑ گئی ایسے غصے میں بھڑکی
 پھولوں کی طرح بکھر گئی آتے تو جاتے کہاں کھل دی زبان گل بہا کی لگی چنبیلی
 کہنے لگی لوبی اور سنو اس موئی کا طور سنو یہ بساندی چنپا یہ ہراندی چنپا ہلدی
 کی گرہ باندی ہم سے پوچھتی ہے بساندی وفادار کون ہے اس کا خیم فرعون ہی ایسی
 بیچاری بنتی ہے دیدی پٹم گشتی ہے بی وفا کو نہیں جانتی با وفا کو نہیں پہچانتی اری
 کوئی کیا جانتے کسی کی بلا جانے بے وفا با وفا کون ہے کیا موسم کیسی یون ہے لوبی گم
 اس موئی کو بھی چنپا چھوٹی موئی کو بھی پانچوں سواروں میں گنو پھولوں کی قطاروں میں
 گنو آج اسکو یہ بھاگ گئے اس کے مونہ کو لگ گئے خدا کی قدرت چنپا موئی بد رنگت
 چنپا سوتی سوتی جاگی مردوں کی طرف بھاگی اری مردار بساندی بہار ہیں زمانہ

جانتا ہے ہشیار دیوانہ جانتا ہے وفا کی گئے بھی کتے ہیں تیری کچھ لگے بھی کتے ہیں
 وفادار عورت ہے حیا کی مورت ہے اری زور ویر قافی آزار بھری تھقانی توتے
 کس عورت کو کنسی باغیرت کو بیوفا پایا بے حیا پایا اچھا تو یہ بتا اپنی حقیقت سنا
 شرم نہ کر مرنہ جھکا تو اچھی یا تیرا مردوا چل کچھ بول وفا کو کھول اب تو چنپا مچھائی
 رہی یہی شرمائی ذکیہ بیگم کو نہنسی آئی غم غلط ہوا مسکرائی آنکھ کھولی ہنس کر بولی
 خوب سنائی کڑوی کیلی چنپا سے یہ پوچھ چنبیلی تیرا ختم غلام رسول ستیا ناسی کا چھول
 بتا کیسا ہے مرد و کیسا ہے اب نو چنبیلی نے نازک رنگیلی نے طعنوں کا جھاڑ باند
 دیا باتوں کا پہاڑ باندھ دیا بیوی کو خوب ہنسایا چنپا کو خوب جلایا ادھر سے باندی
 شبو سونگ کر وفا کی بو بے اختیار اٹھی قہقہہ مار اٹھی بیوی کے سر ہانے سوتے
 کے بہانے دبی دیکائی پڑی تھی دبی دبائی پڑی تھی سوتی سوتی آنکھ کھولی چنبیلی
 کے لطیف پر بولی بوا یہ وہ چنپا ہے جو مردوں کا کنپا ہے یہ انکی طرف رہے گی شبو
 بندی تو م کی کہے گی عورت سرور ہے مرد و تابعدار ہے کیسکی نے کہا چل رات کی سبھا
 تو کیا جانے وفا اٹکل پچو بات نہ بنا کیا عورت کیسے مرد وے سفید خرگوش جنگلی چوہے
 بڑھ بڑھ کر نہ بول کسی کا پردہ نہ کھول نخرے بھری چنبیلی کو خود پسند البیلی کو میں جواب
 دوں گی چنپا کا بدالوں گی مرد کی تعریف کروں گی اس کو خیف کروں گی کوئی کچھ
 ہی کہے کسی کی طرف رہے میں مردوں کا اپنے ہم درووں کا دم بھروں گی
 کلمہ پڑھوں گی جان جائے ایمان جائے مرد کو اچھا بتاؤں گی سیدھی سیھی
 سناؤں گی میں بے مروت نہیں بے وفا عورت نہیں میں کچھ چنبیلی نہیں کڑوی
 کیلی نہیں ایک طرف ڈہل جاؤں بُرائی میں تُل جاؤں مرد کو بے وفا کہوں اچھے

کو بُرا کہوں کیتکی بولی دراز زبان کہوںی شبو ایمان پر رہیو بُوا خدا لگتی کہیو تجھے
 میری جان کی قسم یاں ہم تم ہیں اور بیگم سچ بتا تیرا بہنوی جو میرا ہوتا ہے کوئی کچھ
 وفا وار ہے یا نہیں میرا تاجدار ہے یا نہیں جس کل بٹھاتی ہوں جس پہلو اٹھاتی ہوں
 غریب اٹھتا ہے بد نصیب بیٹھتا ہے میرا کہا کرتا ہے غصہ سہا کرتا ہے اُسکی وفا
 مانتی ہوں میں تو یہی جانتی ہوں مردوے ایسے ہی ہونگے میرے ختم جیسے ہی ہونگے
 شبو سچ بول سنا دے گول گول میرا مردوا کیسا ناں کیتکی وہ ایسا تیتسا مولدو گدا
 تیری کہنوی بندھا بے کھائے جیتا ہے تیرا دودھ پیتا ہے مار کھاتا ہے وفا جاتا
 ہے تم دونوں کی وہ بات ہے میراں دیبے کا سات ہے تیری بات کب جھوٹ ہے
 تیرا مردوا تو اُونٹ ہے بچیل پکڑی بٹھا دیا ٹھوکر ماری اٹھا دیا وہ نگوڑا غریب ہے
 بقول تیرے بد نصیب ہے کاٹ کا آلو ہے گھاٹ کا آلو ہے بُوا کیتکی تیری بن آئی ہے
 تیرا راج ختم کی دہائی ہے تیری مرضی کی ریس وہ کرے اُس ٹھنے کی ریس وہ کرے
 جو ٹانگ اٹھا کر مٹوے جب موتے تیرے مونہ پر مٹوے بُوا تیری تقدیر کھل گئی ختم کی
 بُرائی دھل گئی بھولا انسان مل گیا آلو بے زبان مل گیا کیوں بہن زعفران ٹوٹے
 سنی داستان شبو تیرا قول سچا تو جسے اچھا کہے وہ اچھا میں خوب جانتی ہوں باؤ
 کو پچانتی ہوں عورت کو وفا عورت کو حیا ادا کرنے دی ہے ذات میں خیر کی ہے
 بٹھنے خط میثانی کے ہیں وہ وفا کی نشانی کے ہیں ہتیلی پر جو لکیر ہیں وہ وفا کی
 تحریر ہیں ہماری بوٹی بوٹی میں ہماری ناک چوٹی میں حیا ہے وفا ہے ہمارا چون
 کھلا ہے شبو ہماری وفا یہ ہماری وفا اپنے آب و گل میں ہے مردوں کے
 بھی دل میں ہے ہم کیوں تعریف کریں کسی کو کیوں خفیا کریں سب مرد جانتے

ہیں خد سے نہ کہیں مانتے ہیں کوئی انصاف سے دیکھے دل صاف سے دیکھے
 ہم کیسے ہیں کھرے پیسے ہیں عورت کی ذات عورت کی بات پتھر کی کیر ہے مرد
 کی تقدیر ہے مرد کے سات ہوتی ہے اپنی جان کھوتی ہے اتنا حکم اُٹھاتی ہے خدا
 کو بھول جاتی ہے جیلہ بولی واہ زعفران تیرا سنہرا بستی بیان تو نے خوب سُنائی
 میرے دل کو بھائی کیشکی مڑ چاگئی مرنی چھاگئی ہاں بُرا عورت کا پٹلا سڈول نہکت
 کا پٹلا وفا کی مٹی سے بنا ہے وفا کے سانچے میں ڈھلا ہے حیا عورت کی نہاد ہوگئی
 وفا عورت کی بنیاد ہوگئی باز عفران تو سج جان وفا سے ہم ہے وفا ہمارے ہم
 قدم سے وفا ہم میں یہی جو ہر بھرا ہے نہیں ہم میں کیا دھرا ہے عورت کی گفت گو مرد
 کی آبرو عورت کی حیا مرد کا مٹا عورت ذات کی اچھی سب صفات کی اچھی بات کی
 بھی گات کی اچھی صورت کی اچھی حور کی بھی دنیا کی جان مرد کا ایمان عورت
 پر اللہ کا سایہ مردوں سے دور ہمسایہ گل نیکیاں عورت کے لیے گل خوبیاں عورت کے
 لیے بواہ باری قوم کو اس ساری قوم کو وفا سے کام ہے یہی کلمہ ہی کلام ہے خوش
 وہ باندیاں تھیں چار پانچ ناخواندیاں تھیں یہی ذکر تھا یہی قضیہ سننے والی بیوی ذکیہ
 رنگ رنگ کی ٹٹولیں آپس میں مزہ کی چلبلیں دو کچھ کہتی تھیں چار کچھ سازگار کچھ بولی
 نو بہار کچھ سب کی سب چھوکر یاں وہ بے نسب چھوکر یاں بیٹھی بیٹھی گاتی تھیں
 ذکیہ کا جی پہلاتی تھیں کوئی عورت کی رعایت کوئی مرد کی حمایت بے جا کرتی تھی بجا
 کرتی تھی ذکیہ نیند کی ستوالی نوجوان مصیبت والی لڑائی سن رہی تھی دُہائی سن
 رہی تھی باندیوں میں کیا چھڑ ہوئی آفت سے مٹھ بھیر ہوئی جان کو بلا لگی اوراگ
 سوا لگی ایک علامہ بڑی قطامہ جہاں دیدہ عمر رسیدہ زمانہ کو بھگتی بھگتائی

میسون برساتیں کھائی دنیا کی خاک سیٹے عاقبت کے بوئے پیٹے باوا آدم کی پوتی ملا
 حوا کی کچھ ہوتی برہا کی سال گرہ دنیا کی سال گرہ حضرت خضر کی عمر سے لگی دقیاؤں
 کی سگی منہ میں دانت نہیٹ میں آنت مڈیوں کا ڈھیر جھڑیان پڑا پیر نام کی
 دوا نہیں عورتوں کی دشمن شیخ افضل کی دلہن بالکل مار بیگن قوم کی جولاہی لڑ نہیں
 سپاہی ذکیہ کی بہن کی کھلائی انور کی دودھ پلائی جابلوں میں قابل خاندان کچال
 اس بک بک کو سنکر یہود جھک جھک کو سنکر ہند متی آئی آنکھیں مستی آئی نیند سے
 ہشیار ہوئی بولی تو کیا بولی اے تیری قدرت تیری شان کیڑوں میں آگئی جان مجنگوں کے
 پڑ ہونے لگے لوگوں کے سر ہونے لگے بے رت برسات کیا آئی میسٹریوں جان کھائی
 کیڑیاں لپٹنے لگیں چھڑیاں چٹنے لگیں بیوی نے منہ کیا لگایا بانڈیوں کا ناس ملایا آہو
 باہر ہو گئیں نگوڑیاں اتر ہو گئیں میر بھیا ہلا دیا مجھ سوئی کو جگا دیا ارسی چھوڑیو ارسی
 چھوڑیو پہلے تم شور سیکھو بات کا دستور سیکھو جب کچھ اترانا اپنی لالچلانا کسی بیو کا کہنا
 اچھوں کو برا کہنا وہی مثل ہو چھوٹا منہ بڑی بات چھوڑنے کی اوقات سلام بے ادب
 آئے نہ جاتے بولنے سے کام ارسی تنے کیا دیکھا بھالا ہے چار دن سے ہوش سنبھالا ہے
 اتنی بڑھ بڑھ بولتی ہو کس کا پردہ سر کھولتی ہو تم ہوش کی بواؤ کدال سے فصد کہلواؤ
 کسپر الزام دھرتی ہو کیا بے ادبی کرتی ہو مرد کو بے وفا کہتی ہو تو بیکرو کیا کہتی ہو یہ
 تمہاری نادانی ہے یہ جھوٹی کہانی ہے عقل کے ناخن لو او ایسا نہ ہو پاگل خیال
 اپنے حق میں کانٹے پوتی ہو مردار دوزخی ہوتی ہو تم اور وفا کو سمجھو بھیا حیا کو سمجھو یہ
 جرات مرد کو کہو بے مروت تمہاری کیا سمجھ کیا سمجھاؤ مثل ہے سیٹھ کیا جانے صابن کا
 ارسی عقل کی دشمن سنو کیا کہتی ہے نہیں عورت بیچاری ایک خنیں ساری شرت کی

بے پیندی کی ٹھلیا پھولی ہوئی دیوار چھوٹا ہوا انار ردوالی کی صورت بیڈول بد صورت
 مثل ہی ادھر نہ او دھر یہ بلا کہ ہر توبہ کر دتوبہ کرو پانی میں ڈوب مرو کفر کا کلمہ نہ بکو
 میرے منہ کو تکو نہیں کیا بولتی ہے سچا احوال کھولتی ہے اری باندیو مال زادیو کہاں
 مرد کہاں عورت چاند کو سورج سے کیا نسبت میراں مدار کی ملاقات کیا آگ پانی کا سات
 مردوں سے مقابلہ عورت کرے جاہلہ عورت کی بات اتنی بات گھٹنوں تک بھڑکی لات
 لواب تم کان کھولو گھگو کی بولی نہ بولو پھلے میری سنو پھر کسی کو پنو میں حال سناؤں عورت کو
 دکھاؤں یہ عورت موٹی دنیا میں پیدا ہوئی فقط بچے جنے کے لئے گو موت میں سے کیلئے
 کیوں ری تم بھین گد ہے کی دم بھین تم عورت کو با وفا کہتی ہو میرے منہ پر ملا کہتی ہو
 وہ نادان وفا کیا جانے بے وفا کیا وفا جانے وفا منہ کا نوالا نہیں کھیر فی فی کا سپا نہیں
 جو کوئی ڈکار جائے حلق میں اوتا ر جائے وفا حلو نہیں وفا من سلو نہیں میری قسم نہیں
 شہدیک کا شلم نہیں ندیدی جمیلہ کھا جائے مزہ بے مزہ چبا جائے اری پو تو فو اری نصیبو
 وفا کو کیا سمجھی ہو کوئی کھیل وفا بھی ہو تمھاری سمجھ کا قصور ہے تمھاری عقل میں مستور ہے
 وفا کوئی مٹھانی نہیں خصم کی کمانی نہیں جو نگوڑی عورت ضرورت بی ضرورت پٹاری
 دہرے قابو میں کر لے وفا بھاری پھر ہے اٹھانا مرد کا جگر ہے وفا کا جامہ وفا کا حمامہ
 مرد پر کھلتا ہے کس قدر کھلتا ہے فہمین کی تقریر سنکر وفا کی توقیر سنکر دوسری پھیڑ والا
 لال جھکڑ کی خالا بڑی بولنے والی عیب کھولنے والی ذکیہ کی آنا سوکھا ہو اگنا پرانی دھڑ
 شیخ سڈو فیروزہ خانم کہنے لگی ذکیہ بیگم تنے کچہ سنا ددانے کو سنا کیا کیا کہ گئی بڑا بھلا
 گھگھی اچھی بیگم مگر دیکھو ددا کے تیور دیکھو نیا تماشا ہے یہ کیا راسا ہے ددا کیا بولتی ہے بیٹھی
 حبیب کھولتی ہے وہی مثل ہے چونی بھی کہے مجھے گھی سے کھاؤ مرغی مانگتی ہو کھانے کو پلاؤ

تمھاری دوا جانتی ہے موٹی بے وفا جانتی ہے میں بھی کچھ ہوں جو قسم کو کہے ہوں کیونکہ پہلی
 بیگم اجازت دو تم اس بھلی گھونٹے کی خبر لین ذرا اسکو چھڑ دین یہ بے بنیاد مرد کی ہزار
 یہ کل موٹی شاما بڑی بیگم کی گنجی ماما دُم ہلا کر کولاٹسکاٹسکا کر موٹی تھرتی ہے کیا کیا پڑتی ہو
 ہمارا صبر لیتی ہے ہکو الزام دیتی ہے وہ مثل ہی ہماری بلی ہمیں سے میاؤں جسکا کھاؤں اپر
 غراؤں یہ جل جگنی اور رنگ بھرو پنی گر گٹ کے سے رنگ بدلتی ہے نئے نئے روپ میں نکلتی
 ہے دنیا جہان کے زمین آسمان کے موٹی قلابے ملاتی ہے باروت میں شتابز لگاتی ہے
 بڑیا ہے بلا ہے بلا سے بھی سولے اے ہے بیگم بولا گیا دم سنتی ہو اٹھتی نہیں تم سو مہری
 چھٹی نہیں اٹھو ہمارا ثواب لو دوا کا جواب دو اے ہے فیروزہ خانم اپنی جان کی قسم
 تم نے حیا دیا اور ہم میرا کین کر دیا دم بی انا کیا کرتی ہو مجھے بیزہ کرتی ہو غافل کو جگا
 ہو جلی کو جلاتی ہو فیروزہ خانم جانے دو دو پھری چیل کو چلانے دو مجھے بد خواب نہ کرو
 آئی ہوئی نیند خراب نہ کرو دم بھروسے دو غم کو کھونے دو نہیں ذکیہ بیگم اٹھو گھڑی بھر
 غم سے چھٹو دل کو بھلاؤ بُرے خیال نہ لاؤ موٹی اتا پریشان کر دیا نیند کو دیران کر دیا
 تو یہ ہے کان کھا گئیں میری جان کھا گئیں نہیں نہیں بیگم کچھ کہو لیٹو نہیں بیٹھی رہو جتنا
 چاہو مجھے پن لو اپنی دوا کی ذرا سن لو اچھا بی میں اٹھی بے صبر اوسان لٹی لو کہو کیا ہے
 کیا کہتی دوا ہے کون چلاتا ہے حل چھاتا ہے یہ کس کی آواز ہے کون جھلسا ہے ہاں
 بی مہی ہے نہیں ہم عورتوں کی دشمن کسی کو گڑیا بناتی ہے کسی کو کھلونا بناتی ہے
 اسکی زبان کو لگام نہیں بکنے کے سوا کام نہیں آخر موٹی بازاری ہے قوم کی گھساری ہے
 بات کرنی آتی نہیں کہتی ہوئی شر ماتی نہیں ایسی کے منہ کون چڑھے جسکے سروں چڑھے
 بیوی ہم تو ڈرتے ہیں ڈاؤن سے حذر کرتے ہیں وہی مثل نہ ہو اندھے کی داد نہ منے زیاد

یہ انداز ہے جلا دھوا مار بیٹھے گا مرد و مار بیٹھے گا بیگم تم بے غیرت سے پوچھو ذرا اس عورت پوچھو
 اری مردار در بدر خوار ہتھے کہتے شرم نہ آئی عورت ہو کر عورت کی برائی تو کس کو راکھتی ہو کس کو
 بے وفا کہتی ہے جمیلہ بولی اتاجی بڑھیا تو ہے پاہی تم سے کچھ نہ کہو خاموش ہو رہو اسکے منہ کو
 جھلسا دو ذکیہ بیگم کو بھلسا دو وہ جواب دے لنگی اچھایا خراب دے لنگی یہ بولا فی بڑھیا ہے
 موئی بڑھکائی کتیا ہے تم اس سے نہ لڑو اسکے منہ نہ چڑھو یہ جیسی آپ بیوفا ہے ویسی اسکے
 ولین دعا ہے اپنا سب کو جانتی ہے ایک لکڑی سب کو مانگتی ہے اتاجی یہ وہ عورت ہے
 جس کی بیوفا کی شہرت ہے اسنے اپنے خصم کو اپنے ایمان دہرم کو طلاق دیکر نکال دیا کسے
 نہ ہوا وہ اسنے کیا پھر سرخ رو کی سرخ رو بس یہی کی کیا آبرو موئی بے غیرت ہے بازاری
 عورت ہے جنین دن رات رہے اونہی کو برا کہے ایسی کا کیا وقار بے اعتبار کا کیا اعتبار
 تم خپ رہو اسے کہنے دو حصہ بیگم کے لئے رہنے دو وہ بھائی لنگی اسکو دھکا دینگی یہ وہ بڑھیا
 مرگھٹ کی چڑیل ہے اس بیوفا نے دھڑوبے حیا نے خصم کو زبون رکھا وہ بھی یون رکھا
 جیسے پرانی جوتی کا تالا مدت کا بگڑا سڑا گلا اتارا پھینک دیا اور بدل لیا اتا بولی جمیلہ
 خصم نہ ہوا جتنی ہوا سال کی سال خوب دیکھ بھال رڑی کیا بدل ڈالا ایسے خصم کا
 اچھی منجلی بیگم آرام کرنا جم جم جمیلہ کی تقریر سن لو فہین کی توقیر سن لو چھو کری آفت کی ہے
 اسکی تقریر قیامت کہے اسکے بیان پر شیرین زبان پر طبیعت پس جاتی ہے بے اختیار ہی
 آتی ہے اچھی بیگم ذرا ترٹیو منہ کہو لو اٹھ کر بیٹھو جمیلہ اور دوا کی جوان اور بڑھیا تم ذرا گفتگو
 لطیفے دو بد و سنو اے ہے اتاجی میرا اڑا دیا جی میں کجخت شام کی کلمہ کی نہ کلام کی چکی
 اُداس تھی غمگین بے حواس تھی تم نے اور پریشان کیا حیران کو اور حیران کیا اور ساری
 کھوئی یہ پاری پختی پھر وہی خیال ہوگا میرا وہی حال ہوگا جی گھبرا گیا پھر رونا آگیا خیر تھا

کہنے سے چپ چاپ رہنے سے بولنا تانا بہتر ہے دوا کا سہانا بہتر ہے اچھا میں اٹھتی ہوں
 دوا جان سے گنتی ہوں سنون دوا کیا گاتی ہے کس کیسکو براتی ہے چھو کر یوٹھاؤ پٹھام پٹھاؤ
 کوئی زبان نہ ملاؤ دوا کو دیوانہ نہ بناؤ میں اسکی باتیں سنون گی میں اسکی گھاتیں سنونگی لو دوا اٹھ
 میرے آگے راگ گھاؤ کہو کیا فرماتی ہو ناؤ کیا گاتی ہو ہاں دفا دار کی سچی سنا غلط سَلَط
 جھوٹی سچی سنا چھو کر یوں کو نہ دہکا جو سنا نا ہو مجھے سنا پھر مجھے سنیو دفا وفا کا سچا
 دما دیکھو کیا کیا کہو کئی رنگ رنگ سے دفا کہوں گی تجھے کوئیں جھکاؤں گی دفا کا مٹر
 چکھاؤں گی تو بھی سنکر میری تقریر پر بڑیا غش کریگی عیش عیش کریگی ایسی ناؤں گی کہانی
 دفا کی اپنی زبانی تو بھی لوٹ جائے تیرے جی سے کھوٹ جائے دانا دانوں کا بان بچا
 سہا کیا ہے پھسلنا کیا ہے جو کہا مان گئیں جو سنا جان گئیں سہا نیکے میں قابل ہو
 میٹھی تیرے مقابل ہوں ذرا بڑی اتنا میری مددگار بننا میری تقریر کو سننا دفا کا تانا باننا
 میں وہ وہ کہوں دوا بھی کہے ہوں اسے کان سے نہ سنی ہو کسی انسان سے نہ سنی ہو اتنا
 یہ تو بولائی ہوئی ہے بڑیا لکیرائی ہوئی ہے اسکے اوسان ٹھکانے ٹھین اسکا دھیان ٹھکانو
 ٹھین لوگ کہتے ہیں جو دنیا میں رہتے ہیں بوڑھی شکل بگڑ جاتی ہے بڑاپے کی عقل بگڑ جاتی
 ہے جو ستر برس کا ہوا ستر بہتر ہوا بیوقوف ہو گیا دوات کا شوف ہو گیا انوری کی دوا
 پرانا کا گاؤا بوڑھی جوان بنتی ہے ہمارے آکے لقمان بنتی ہے ہبکو عقل سکھاتی ہے بڑیا
 ہبکو بناتی ہے دُونی اسکو کیا ہوا جُروا بنتی ہے مردوا ابھی تو یہ اچھی تھی باؤ آدم کی سچی تھی
 اتنے میں کیا ہو گیا کوئی مرض نیا ہو گیا کیا خفقان اچھلا اسے شیطان نے کچلا بدل لڑائی
 آتے ہی دُمانی مچائی میں آواز سنکر ڈگئی خیال سے نیند گزر گئی اسنے منہ کھولا میں سچی اُلو
 مجھے کیا خبر تھی دوا ہے یا کوئی بولتا گدا ہے کیا خبر تھی اسکے پیٹ میں تو نہ کے لپیٹ میں

ایسے گن بھرے ہین یہ بدگن بھرے ہین لودا جان آگے آؤ مردون کی دوست بجاؤ دِلکا
 بخار نکالو کچھ کہہ ڈالو چلو کہا فی سناؤ جھگڑا نہ پھیلاؤ دیکھون بوڑھے چو نچلے دیکھون
 تھکے ڈھکوسے کس کو کیا کہتی ہو کس کو بیوفا کہتی ہو کس مین کیڑے پڑے ہین کس مین
 ہیرے جڑے ہین کس کی تعریف کسکی مذمت ہے آج دنیا مین شہرت ہے اتک جو تم نے کہا
 باندیوں تک رہا تم نے عورت کو پنا چھو کریوں نے سنا اب مین مقابل ہون عورتوں کے
 شامل ہون میرے آگے بولو اپنی لٹو کھولو نھین نھین ذکیہ گیم واری تھارے نوں تدم
 مجھے یہ حوصلہ نھین میرے مقابلہ نھین میری مجالِ یقاوت ہے بٹو میری آئی کیا ثابت ہے
 جو مین تم سے کچھ کہوں پھر جیتی بھی رہوں میرا تنا مقدور نھین تم سے کچھ کہنا ضرور نھین تم اگر
 لڑنا ہی چاہتی ہو آپ ہی آپ تر بھر ہوتی ہو خواہ مخواہ میرے سر ہوتی ہو اچھا پہلے تم بولو
 وفا کی گرہ کھولو مین جواب دیدو گئی کچھ کہہ سُن لو گئی اچھا ددا چوڑ ٹیکا پہلے مجھے سُن
 مردون کے گن انوری کی ددا تو مجھے یہ بتا وفا کیا غصہ ہے جو مرد کا حصہ ہے وفا کوئی
 پیشہ ہے وفا لڑائی کا تیشہ ہے جو مرد کے پاس ہے جیسا تیرا قیاس ہے جیسے تو ناز کرتی ہے
 زبان دراز کرتی ہے اے عورت ہوش مین آدم سے جانور نہ بجا تو نے اپنا چوڑا یہ کیڑے پڑا
 بھوڑا کہاں سفید کیا ہے کہاں خنم لیا ہے جروا بے اوسان تیرا کدھر ہے وہیان تو ایسی
 نئی نویلی ہے شاید بچون مین کھیلی ہے خیر سے کچھ جانتی نھین برائی بھلائی پہچانتی نھین مرڈ
 وفادار بناتی ہے عورت کو گنوار بناتی ہے اری جروا ہم عورتین اللہ کی قسم عورتین اچھی
 بری ایسی ویسی زمانہ مین کسی کسی وفا والی ہین حیا والی ہین جنکے آگے مردون کا آج کل کے
 بیدردون کا نام نھین چلتا چراغ نھین جلتا پھوٹے دیدون سے دیکھ چنڈ ہے دیدون دیکھ
 جب کوئی عورت پارا با غیرت خنم کے گھر بستی ہے نفس مین بھنسی ہے سارے زمانہ کو اپنے

بیگانہ کو دل سے بھلا دیتی ہے اپنی جان گھلا دیتی ہے جینے کی حلاوت زندگی کی لذت اس پر
 حرام چاقی ہے خصم سے وہ دکھ پاتی ہے اودھراس نندون کے طعنے اون خود پسند و طعنے
 بیچاری بنتی ہے دکھیااری بنتی ہے اسکے سوا دوسری بلا دل ہی دل میں گھٹنا اندہی اندھ بھگنا
 منہ سے اُف نہ کرنا گلا زبان پر نہ دہنا دیکھ اس کو وفا کہتے ہیں دیکھ اس کو جفا کہتے ہیں یہ عورت کا
 کام ہے پھر عورت بدنام ہے یہ عورت کا ہی کلیجہ ہے اوی بامروت کا کلیجہ ہے خصم کی بُرائی
 دیکھے اس کی یو فائیاں دیکھے منہ سے کچھ نہ کہے سنے اوچکی رہے تو بتا مرد عورت کی بید
 عورت کی برابری کر سکتا ہے سر پر بوجھ دہر سکتا ہے یہ وہی دل والی ہے حیا و فائین زالی ہی
 جو حیا میں زندگی کو وفا میں بندگی کو جان پر حرام کر دے خصم کا نام کر دے کیون ددائنی وفا
 اب نہیں بھی بولی پو پلے نے زبان کھولی مردوں کی سگی بڑھیا کہنے لگی اتو ذکیہ سلطان بیگم
 میرا گھٹنے لگا دم میں بھی بولتی ہوں وفا کا دفتر کھلتی ہوں بے بولے رہا نہیں جاتا بغیر زبان کو
 رہا نہیں جاتا میری تو میری پیاری تم سچ کہتی ہو واری اب میں جان گئی وفا کو مان گئی تھے
 کیا وفا جاتی ہے کیا تعریف سانی ہے تم ہم جنسوں کی ان کم جنسوں کی خوب بُشتی لیتی ہو
 اچھا ساتھ دیتی ہو بیگم سچ اس کو کہتے ہیں واری سچ اس کو کہتے ہیں مثل ہے جادو وہ
 جو سر چڑھ بولے چھپے چھپائے بھید کھولے ذکیہ بیگم خدا کی قسم تمھاری بات سچ ہے قوم کی
 سچی طرح ہے عورت ایسی ایسی تھی گلے کا بار ہو جاتی ہے جان کا آزار ہو جاتی ہے مرض کی
 طرح لپٹتی ہے موٹی بلا ہو کر چٹتی ہے مارے مرے نکالے کٹے مرے بھی سینے سے نہٹے موٹی گلی
 زاغ ہے بے تیل کا چراغ ہے رکھنے کا نہ جلانے کا دور ہی دور ٹٹمانے کا کلیجے کا سوراخ ہے
 زخم کا انگوٹھ ہے جو کبھی بھرتا نہیں مرہم اثر کرتا نہیں بیوی خطا معاف ذرا کرو انصاف تم
 کس کی بیٹی کہتی ہو کن عورتوں میں رہتی ہو سیانی ہو کر بچہ بنتی ہو تو بدنامی میں بنتی ہو بات

کہو جگ بیتی نہیں تو میں جیتی میرے ساتھ رہو کہو تو ایسی کہو جسکو کوئی مانے سننے والا سچ جانے
 کیون بی آگے یہ کہو گی یہ تعریف کرو گی جھکو خفیف کرو گی رائد عورت زڈاپے میں ساڈ عورت
 سڈاپے میں اپنی عمر کا ڈیتی ہے وفا کی ڈاٹ دیتی ہے بیوی دہیان سے دیکھو ذرا واساں
 دیکھو بسم اللہ ہے غلط ہے کھرا یہ ہے مگر ملط ہے صورت کی عورت مگر جاہل سیرت نہیں کہیں
 قابل تمھاری جو رسم ہے تمھاری جتنی شرم ہے ستر ستر نادانی ہے بیوقوفی کی نشانی ہر سب رسم
 دکھاوٹ کی سب شرم ناوٹ کی اتبوز کیہ سگیم سنکر ہوئی برہم جھجلا کر بولی چلا کر بولی چل
 چھنی دور ہو مغز نہ کھا کا فور ہو بڑی بیچاری نگوڑی گھسیاری بازار کی رہنے والی سکھو برا کہنے والی
 بس چپ رہ آگے کچھ نہ کہہ تیری شامت نہ آئے تہہ آفت نہ آئے عورت ہوش میں آگڈال سے
 فصد کھلو اری نادان اری بدگمان مرد عورت کے ہمنشین پاپوش کے برا بھین بسن سگیم بس
 تم جو سو برس میں تمھارے واری تم جیتیں میں واری تم سچی میں جھوٹی اب تکرار سے چھوٹی پائے
 غصہ کو تھو کو ساس نہ بناؤ تھو کو چپ ہو جاؤ اٹھو سو جاؤ داتا کل کل سے تکرار بے حاصل سے
 کیا نفع کیا فائدہ ثوبات کرو باقاعدہ یاد رکھو چٹاؤ گی بیوی تم زک پاو گی اللہ رکھے بھی نادان
 کیا ہوا ذکیہ سلطان ہو تم نے کیا دیکھا بھالا ہے کے دن سے ہوش نہ بھالا ہے دن رات آرام کیا
 اسکے سو کیا کام کیا ہے تمھاری ایسی تقریر ہے پانی کے اوپر کی لکیر ہے سگیم بھی سچی بات ہے ونا
 مردوں کی ذات ہے تکرار کو چھوڑو کلیا میں گڑنہ پھوڑو رنج نہ بڑھاؤ اپنا سر نہ پھراؤ چلو قصہ طوکرو
 غصہ نفل میں دہرو غلط بات پوچھتی ہو رزالی اوقات پوچھتی ہو بانڈیوں سے پوچھو ناخواندہوں سے
 پوچھو وہی جواب سائینگی جواب کا انعام پائیں گی میں تم سے نہیں لاسکتی گہار سے نہیں جھگڑ سکتی
 تو ہے ان جینگروں سے مراد چھو ندروں سے کون بازی پائے رستم بھی بھاگ جانے اللہ گواہ ہے
 مقابل سپاہ ہے ایک ایک اظاطون ہے سب کا بگڑا خون ہے کس کس سے لڑوں کس کس سے

اُردن جو بھان صورت ہے لٹکا کی صورت ہے جسکو دیکھو وہ بادون گز کی جیسے جمیلہ نان پز کی کیلی
 شامت آئی ہے کس نے جان پائی ہے جولان سے بات کرے غراب اوقات کرے تو یہ ہے یہاں
 وہ بولے جو بیوی کے سات ہوئے بس یکم میں مجھ میں بل نہ کس تم بندی کا منہ نہ کھلو او کل کی
 روٹھی آج روٹھ جاؤ میرا تو وہی قول ہے جسکا ٹکڑا ہوا ہے مردے وفادار ہیں عورت کے
 سردار ہیں ذکیہ سلطان یکم عورت بے دہرم لاکھ میں ایک وفادار مرد افتر رکھے ہزار دہ ہزار تو
 مرو کی جان وفا مرد کا ایمان وفا ذکیہ نے جواب دیا بڑھیا تجھ سے بھی خدا پنکی پڑے تیرے دہرم پر
 خاک پڑے تیرے بھرم پر مونی باسن کی چھو کری درگور مراد گن کی چھو کری منہ بند ہی سیوڑن
 نام رکھ لیا نہیں ایسی کا دہرم نہ ایمان نگوڑی ہندو نہ مسلمان غارت ہوئی بنی ہمارے آگے پاکہ بنی
 اللہ اسکے سایہ سے بچائے منحوس کا منہ نہ دکھائے درگور مونی کا غارت ہوئی کا دل کچھ طبعیت کچھ
 بات کہہ نہیت کچھ نگوڑی ست بھیڑا عورت نہ مر ہیڑا بی اتا بھیجے اتا کی قسم جب تک ہر دم میں
 اس فلسف کو اس یوقوت کو قائل کر کے چھوڑ دن کی بات کا سلسلہ نہ توڑ دن کی آپ دنگی
 نہ سونے دنگی اسکی ضد پوری نہ ہونے دنگی آج میں نے ہی ٹھانی اپنا رسکا لہو پانی میں ایک
 کروں گی یہ کام نیک کروں گی مثل ہی بھیسا بھیسون میں نے یا قصائی کے بند ہر گلے جانچے
 آزار سے یہ مونی نیاز سے بگڑے خواہ روٹھے جھگڑا سر سے چھوٹے لوہری اتا او میرے برابر جم جا
 وفا کا تماشا دیکھو بنتا ہوتا شاو دیکھو لے دما سنے آ بھان بیٹھ جا آج میں ہوں اور تو وہی ذکر ہی ہی
 گفتگو اب تو بیکبار اللہ رکھے میری خیر کل صبح کو دو چار پاس کے رشتہ دار مہان بلاؤں گی او کو قصہ
 سناؤں گی پھر ہوں گی یہ باتیں دیکھوں گی تیری گھاتیں میں سچی ہوں یا تو جھانوں کے لگے کہ گفتگو
 تجھے اسی کی قسم ہے جوتیرا ایمان دہرم ہے قول پر قائم رہنا جو کہہ چکی ہے وہی کہنا ددا کر یو نہیں
 بڑھیا سپر نہیں تو وفادار کی جی ہے مردوں کی طرف داری ہے اون کی پوج ہی کچھ جوٹ کو پوج ہی

کیجو ہمیں بولی بیگم تھوڑی کہو نہ کم جتنی جی میں آئیں جتنی تم سے نانی جائیں تم مجھے گالیان سنا
 باندیوں سے ذلیل کرواؤ میں اس گھر میں رہتی ہوں داری سنو کیا کہتی ہوں تم کیوں سروتی ہو
 کیوں ابرو کھوتی ہو قبضہ کو بیڑ کچا سونا دیڑو میرا چھوڑو جمیلہ کا سر توڑو وہ تم سے ڈجائے گی
 دھکی میں مرجائیگی میں لحاظ نہیں کروں گی ذلیل نہیں جو ڈروں گی تم میری جان چھوڑو راہ
 رسم کو نہ توڑو میں نے کان مروڑا کہنا سننا چھوڑا پھلے ہی جھکڑے سے ایسے دیسے بکھڑے سے
 بھاگتی ہوں ڈرتی ہوں پھونک پھونک کر قدم دھرتی ہوں میں اپنی حماقت کو اب اس عرصے
 موجود نہیں باقی ذرا زبان نہ ہلاتی مردوں کو بھلا کہہ عورت کو بے وفا کہہ سچاتی ہوں
 شرماتی ہوں وفا دار ہو کر بے وفائی برائی میں اتھری بدی میں سنی اچھا کہا یہ گل کھلانیکی کا پھل
 بدی ملا کچھ آگے کہوں گی پھر کہاں رہوں گی گھر سے نکالی جاؤں گی طویلہ میں ڈالی جاؤں گی
 اٹھتے بات ہوگی بیٹھتے لات ہوگی چپ رہوں گی برائی سنوں گی بیوی تمہارے مزاج سے
 اس ناکارے مزاج سے میں ڈرتی ہوں لحاظ کرتی ہوں ذکیہ بیگم اکثر تم ہر بات پر الجھ جاتی ہو
 تاؤ بیچ کھاتی ہو دم دم میں بگڑتی ہو آپ ہی آپ اکر تی ہو ابھی تو رہ بدلتے لگین آپ سے بچنے
 لگین میں خوب جانتی ہوں عادت کو پہچانتی ہوں روٹھتی ہو تو منتی نہیں پھر کسی کی یا رہتی ہیں
 سیدھے منہ بات نہیں کرتیں ماتھے پر اتھ نہیں دہرتیں میں جب دیکھا تم کو غضب دیکھا
 آنکھ پھری ہے نظر گری ہے میں یہ صورت دیکھ کر دل کی کدورت دیکھ کر کہتی ہوں کیا کہوں
 بہتر ہے چپ ہو رہوں ناحق تکرار ہوگی لڑکی نیاز ہوگی تو اگر ٹکڑا نا منظور ہے مجھے حجت کئی
 ضرور ہے اس لڑائی کی خفیہ تنہائی کی حجت حجت نہیں اسکی شہرت نہیں بات جھوٹ ہوگی
 نہ سچ ہوگی شکوہ پاس کا جھکوپچ ہوگی تم ہی کہو کسی ہوگی جمیلہ کی ایسی تیزی ہوگی یہ نام کی جمیلہ
 بے قلمی پھیلے لڑوانے میں استاد لڑپے میں آزاد دو کو لڑائے آپ ہنسے لڑا کر سر ٹھوڑائے

آپ ہنسے مثل ہے مجھ میں جنگی ڈال جاوے دو رکھڑی مصیبت جیسے پڑی اوپر پڑی یہ وہ بنگلا
 شیطان سے سولہ موٹی کہیں بندھیں مردے پسند نہیں پانی میں آگ لگائے ابر سے اگلا
 برائے موٹی کھنٹی کھٹک کی جی میری جان کی دشمن ہے نگوڑی کالی ناگن ہے میں ذرا بولوں گی
 اپنی زبان کھولوں گی موٹی مجھے چڑائیگی انگلیاں بچائیگی بری بھلی ٹکونگائیگی میری طرف سے بھگائیگی
 تم اوکی مان جاؤ گی وہی دل میں ٹھان جاؤ گی تو کانوں کی کچی ہو یوں تو سب طرح چھی ہو
 چھو کر کی سنو گی مجھ بند کی کو بونگی بات بات پر غراؤ گی ناحق میرا خا کا اڑاؤ گی دیکھو کھلی گالیاں
 دیتی ہے کیلجہ میں چٹکیاں لیتی ہے پرسوں ہی ہو چکی ہے جمیلہ دکھڑا رو چکی ہے صبح کو سالن کے
 اوپر دو پھر کو مالن کے اوپر اس علامہ نے شغل قظامہ نے تھک بھکا دیا تھا کچھ لگا دیا تھا تم
 کئی دن کسی تقصیر میں اکڑی اکڑی پھیرن پھیرن لکڑی پھیرن بارے آج یہ ہوا میرا علاج یہ ہوا
 تھکو کچھ ہوش آیا طیش میں جوش آیا بندھیں لکھ گنیں مجھے گھل گنیں یہ ذکر چھڑا نہ کچھ کہتیں ناک
 بھون چڑائے رہتیں میں ڈرتی ہوں حذر کرتی ہوں بات بڑھ جائیگی کوٹھون چڑھ جائیگی اوجھو
 یکم سنگی دیکھی جیہی کوئین گی بتاؤ میں کیا کروں گی ملامت کا تودہ بنوں گی ذکیہ پیاری میری تھی ہی
 پھر کٹ پٹ ہو گی مجھے در در پھٹ پھٹ ہو گی ذکیہ بولی بی آتا ددا کا بڑ گیا تختہ بڑھیا اگر نیزی
 بولتی ہے پرنیزی بولتی ہے جروا ہوش میں اپنے حواس بنوا علاج کن فہم دیوانی نہ بن جان
 پر سے ہدیہ دے اوسان پر سے مدد دے تو نے مجھے کیا سمجھا ہے دشمنوں کو باؤلا سمجھا ہے میں
 دیوانی ہوں کچھ خفائی ہوں کسی سے لڑتی ہوں کسی سے جھگڑتی ہوں محکو لڑنا نہیں بھاتا
 سر چڑہنا نہیں آتا چلو تیرا بکم کرو لڑائی کا ڈھب کم کرو میں قسم کھا چکی ہوں منصوبہ بکا چکی ہوں
 جب تک ادب بات کو تیری خرافات کو پچھوٹ نہ کروں گی تیجہ الزام نہ دہروں گی مجھ کو خدا کی قسم
 اپنی اما کی قسم تیرا بچھا چھوڑوں گی تکرار سے منہ نہ موڑوں گی اچھا ذکیہ یکم باتیں کرو کم سلجھو

منظرِ بخین لڑائی سے ہندی مجبورِ بخین جوین کہون تدبیر کرو پھر ہندی سے تقریر کرو قصہ کو طویل نہ دو
 جواب نامقول ندو اپنا سر پھراؤ مجھے زہن کا ڈمیر تھیر کا کلیبا بخین بنو کتی کا ہیجا بخین بان
 بان ہین ہین کروں برابر تو توین مین کروں میری جان ذکیہ سلطان اس تدبیر پر چلو نصیحت سے بخلو
 بنو گل پھلی تاریخ ہے نئی نویلی تاریخ ہے مبارک جمعہ کا دن ہے تمھاری سال گمرہ کا دن ہے
 تم اپنی خال چچی مانی کو بلا بھیجو اماکی دیورانی جھانی کو کہلا بھیجو دو چار دن مہمان رکھو میرے پر احسان
 سب لوگ بھان آئین بھید سے واقف ہو جائیں کوئی میرے دل کی کہے کوئی تمھاری طرف سے
 جھوٹا صاف ہو جائے قصہ کا انصاف ہو جائے اسوقت تم ہواور ہم کہنے منسنے والی دو دم
 آپس میں گفتگو ہوگی تعزیر کی کیا آبرو ہوگی تم سوال کروگی کسکو نہال کروگی سوال بھال کروگی
 جواب بھی باطل ہوگا مین نے شکوتم نے مجھے کہا کلیا مین گڑ پھڑاتا طبیعت بیکل ہوگی پھر وہی
 مثل ہوگی جنگل مین ہونا چاکس نے دیکھا آنکھ بھل ہوا تماشا کس نے دیکھا ذکیہ نے کہا اچھا صبر کر
 اپنی جان پر جبر کر چھری کے تلے دم لے اٹھ جیلہ کے قدم لے رات خیر سے گزار کھڑے پرانوں پر
 کونے مین جاسو اپنے نصیب کو رو ذرا صبح ہونے دے مجھے بھی سونے دے رات کی نیت حرام
 پہلے مجھے ہی کام گجروم اٹھوں گی نماز روز چھوٹوں گی تیرا فرمانا کروں گی نیاز کا کھانا کروں گی
 مہمان بلاؤں گی تجھے قائل کروں گی اے اللہ رات جلدی کئے یہ بہار بھاتی سے ہٹے صبح نمودار
 ہو دل کو قرار ہو روشنی کی صورت نظر آئے دل کی آرزو برائے اے میرے خدا یہ کالی بلا
 اب تو جا چکے یہ جگر اچکے جی گھر گیا دم بولا گیا مین جاگتے جاگتے دما نگتے مانگتے آج تک
 نیند تنگ ہو گئی رات جان کو آگنی طبیعت مر جھاگئی مین شام سے پڑی ہر ساعت ہر گھڑی۔
 آسمان کو کھتی ہوں منہ سے کیا کیا بختی ہوں دُورنی اللہ یہ روسیاء رات اجیرن ہو گئی عمر مین
 جنہیں ہو گئی بڑی ہے گھنٹی بخین میرے گھر سے ہنٹی بخین آج گھڑی جم گئی ہے سارے گھر مین رگڑی

دنا ہو کر چھٹی ہے بلا ہو کر لپٹی ہے الہی دعا میں اثر کر تو جلدی سے فخر کر مہافون کو بلاؤن دولے
 بازی پاؤن بھان باتیں ہو رہی تھیں جمع بدواتیں ہو رہی تھیں اودھر ضیہ سلطان ذکیہ گیم کی اما
 جان بے خبر ہو رہی تھیں غافل ہو رہی تھیں فہمین کی آواز بڑی لمبی دراز دالان میں گئی اوت
 کان میں گئی سن کر پریشان ہوئیں نیند میں حیران ہوئیں گھبرا کر بولیں جھنڈا کر بولیں کیا آنت سے
 خل ہے قیامت ہے کون چلا رہا ہے شور مچا رہا ہے گھر سر پڑا تھا لپا مجھ سوئی کو جگا دیا گھنڈ
 دیکھوں کتنی رات ہے چکر سنوں کیا بات ہے کیا اسرار ہے کیا بھید ہے کسکے حلق میں چھپے
 یہ کیسی تکرار ہے کیا جوتی پزار ہے آخر کمرہ میں آئیں مجمع دیکھ کر گھبرائیں ذکیہ نے کہا آہا آہا اما
 جان آئیں مراد ساتھ لائیں بی اما کہو مبارک ہو بڑی بیگم آئیں نیک قدم آئیں بات چچی ہئی
 فال سچی ہوئی خبر نہیں اما جان بیوی بھاگوان کیا سچین جو ابھونچیں اب صفائی ہو جائیگی
 ظاہر خدائی ہو جائیگی بی فیروزہ خانم ہاں کہو ذکیہ بیگم بی اما کچھ بولوں اما پر حال کھولوں اون کی
 جی کی لون اما کی مرضی لون ہاں بیگم کہو خاموش نہ ہو سنو وہ کیا کہیں کس کی طرف ہیں اچھا بی
 تم بھی سننا اما سے کلام کرتی ہوں حجت تمام کرتی ہوں دیکھوں اپنی پہلی کی فہمین علی کی پشتی
 لیتی ہیں یا گھر کی دیتی ہیں اما جان کا بٹھاؤ اون کے دل کا لگاؤ معلوم ہو جائیگا دعا ہاتھ آگیا
 ہاں ہاں بیگم اون کو ایک دم بھان بٹھاؤ یہ قضیہ سناؤ لے بی اما انداؤ تھوڑی دبریک جاؤ
 خواہ کی باتیں سنو تم سبکی گھاتیں سنو تمہارے منہ لگی لقمان کی سگی کسی کو بھایا کہتی ہے کسی کو
 برا کہتی ہے عورت کو بے وفا بناتی ہے پھل بٹوں میں اڑاتی ہے اچھی اما ادر کھسکو اندر اودھم کو
 قصہ سنو کچھ بولو خواہ کے کان کھولو وفادار والی مردوں کی سالی شیخ افضل کی دہن زبدا
 میں بھاگن تم سنو کیا کہتی ہے ہلکے بے وفا کہتی ہے اودھرونی فہمین دوا جھوٹ سے بچالے خدا ذرا
 بڑی بیگم دیکھو بانڈیوں کا اودھم دیکھو بلا کی جھوٹ کا وفا کی جھوٹ کا گٹھری میں برساہی ہیں نہیں

آگ لگا رہی ہیں کاغذ کی ناؤ چلاتی ہیں ناؤ میں خاک اُڑاتی ہیں بیوی تم آگئی ہو مجھ کو پاگئی ہو
 باندیوں کی چوری نکالتی جا کھا تو دین کا ڈالتی جا جھگڑا کھا ڈبھا رضیہ سلطان بیگم نے کہا نہیں قصہ
 کیونکر چھڑا کیا ہو اس بات پر چھڑا وہ بات کیا ہے قصہ تو نیا ہے دوئی بڑی بیگم یہ اودھم
 تھمتے نہ سنا ذکیہ نے مجھے پنا لے عورت مجھ سے کس نے کہا دوئی بی تم فیضی حدکی اتنی بک ہوئی
 چلایا کی جملہ موئی آواز دالان تک دگئی تمہارے کان تک نہ گئی اچھا نہیں سنا اب تم سنو
 بات میں سے بات چنو بیوی اہل یہ بات ہے دشمنی میرے سات ہے دس بارہ چھو کر ان ماہیا
 چھو کر ان بیگم کی خوشامد چھر چڑیلین شغل آخر خدا کی شان اُنکی یہ جان بیٹھ کر باتیں بنائیں
 مرد کو حبیب لگا لیں بیوی مجھ پر آفت ہے حشر ہے قیامت ہے پھنسی عذاب میں ہوں بڑی
 عتاب میں ہوں اسے بڑی بیگم میں تو خدا کی قسم ہتھیوں کے بن میں آگئی اُنکی روندن
 میں آگئی کل کل میں پھنسی ہوں دلدل میں پھنسی ہوں میرا ناک میں دم ہے باندیوں کا اودھم ہے
 غضب میں جان ہے میرا لنگہ بان ہے ایک طرف پلٹن ہے یہ اکیلی نہیں ہے ہزار دشمن
 اُن سے ان بن مدیون میں اکیلی نے اس ہتھاری پہلی نے سر پہلا جھیلی ہے نہیں کا اٹھیلی ہے
 بیوی میری پیٹ ٹھونکو باندیوں کے چھری بھونکو محکو آفرین کرو بدون کو نفرین کرو بیگم صاحب
 یہ ہتھاری مصاحب پرانی پہلی نہیں لہلی دیکھو لشکر سے لڑتی ہے کب تم سے پھر لڑتی رضیہ
 بولیں جروا تو اپنا علاج کروا تو سرن دیوانی ہے اِن لڑنا نادانی ہے ہوش حواس بنصال
 گریبان میں منہ ڈال مشل ہے سوراچنا بھار کو خن پھوڑتا توپ کا گولا پھار کو خن توڑتا توپ
 فوج سے طوفانی موج سے کیونکر لڑیگی آؤ گریگی باندیوں سے سر نہ لگی آخر تو بھاگ جاگی
 چکی پیگی پھیلاگی بولی جوتیان کھاگی ہر طرح شغل ہوگا مقرر تو گھائل ہوگی آبرو کی آبرو لگی
 گھر سے بھی تو جاگی یہ یاد رکھ نہیں چھو کر ان کو دُن آج تو قطع دہن بڑی چوٹی جو جو میں کل

دس تائین گی ناگین دس جائین گی تو دم دبا کر بھاگے گی پھر سوتی سوتی جاگی پچھا پھڑنا مل گا
 کوئی دیر کا نہ قال گا یہ گھوٹاں دیکھ کی چھوٹا لڑنے میں بلا میں رستم سے سولہاں بات بات پر تیری قات
 قہقہہ لگائیںگی تیرا خاکہ اڑائیں گی تو کہا تک بکے گی آخر بک بک کر تھکیگی بھترے چکی ہو رہ
 کچھ نہ بول جا کر سورہ بس بیوی میں نے سن لیا تم نے بھی مجھ کو ہی چن لیا تم بھی ادھر ہی پھسل گئیں
 بیٹی کی طرف ڈھل گئیں اچھا بیٹھ جاؤ ادھر کان لگاؤ قصہ کی بنیاد سن لو میری فریاد سنلو
 پھر تم شکایت کر دو گی بیٹی کی حمایت کر دو گی اے عورت خیر ہے شکو مجھ سے میرے ماتحتی بھرتی
 میری نیند کھوتی ہے نہیں بڑی بیگم تھیں اللہ کی قسم دم کے دم ٹکا دو قدم وونی نہیں گئی
 بلا کی طرح لپٹ گئی اے میں بیٹھی کہہ ڈال اپنے دل کا بخار نکال سنو بڑی بیگم اپنے سر کی قسم کوئی
 قصہ ہے نہ جھگڑا لڑکی نے بنا دیا چھکڑا میں کہتی ہوں عورت بونصیب کھوئی قسمت لاکھ اپنا سر
 پھوٹے آسمان کے تارے توڑے پھر عورت عورت ہے مرد بنے کیا قدرت ہے بیوی چکی نہ ہو
 تم ہی انصاف سے کہو کہان مرد کھان عورت ذرہ سے سورج کو کیا نسبت عورت میں بہت
 نہیں مرد کی سی جرأت نہیں بیکار عورت کیا عورت کی کیا وفا تم بناؤ دنیا میں کوئی دکھاو دنیا
 میں ایک عورت موئی مرد کے برابر ہوئی تم خیال کرو نہیں سول کر لو کس کو کس فیضیت ہو
 دیکھو آج کس کی شہرت ہے شکو بھی معلوم ہے زمانہ میں دھوم ہے عورت کی جیسی ذات ہے
 لو ہا پتیل ملی دہات ہے مرد اشرف مخلوقات ہے عورت کی نالایق ذات ہے دیکھ لے جسکو نظر
 سمجھ لے عقل اگر ہو پھلے پھل قدرت سے اللہ کی حکمت سے کون ظاہر ہوا عورت یا مرد
 خدا نے کسکو افضل بنایا فرشتوں سے سجدہ کرایا ہمیں پوری بات کہہ نہ چکی تھی کہتی تھی بھی نہ کی
 تھی جمیلہ کھلا کر ہنسی قہقہا لگا کر ہنسی مسخروں کی نگاہ سے کہنے لگی بی اتا تم نے نا اس نے
 کیا اتا بنا دیکھو کتنی وفادار ہے بڑیا کتنی ہشیار ہے یہ مردہ درپردہ خضم کا نام بتاچے مرد کو

لودھیان کرو اور کھان کرو میری بات خور سے سنو سننے کے طور سے سنو بولو تو انصاف ہو لونا
 اندھون کی طرح نہ ٹٹولنا کیونکہ بھلی بیگم کہو کھا کر قسم پھلے کون ہوا عورت تھی یا مرد یا بیوی کچھ
 یاد ہے پہلے کس کی بنیاد ہے تم کچھ اور سننا چکی ہو اول عورت کو جننا چکی ہو بتو کھو ذرا یاد
 کتاب میں دیکھو کہین کسی نے لکھ دیا ہوگا ضرور ذکر کیا ہوگا پہلے پہل بھت پہل پیدا ہوئے
 آدم پھر ددی حوا بیگم اب تم خیال کر لو وفا کا اقبال کر لو اللہ نے کس کو تپا بنایا مٹی سے
 کس کو جنایا اب بھی یقین نہ ہو بات ذہن نشین نہ ہو پھر تم یون سنو جو میں کہوں سنو بیگم اول
 آدم ہوا پھر آدم سے عالم ہوا آدم کے سات دامد کے سات حوا تشریف لائیں دادی جان
 کہلا لیں اب تو جان گئیں میری ماں گئیں عورت کی یہ اصل ہے مرد کی وہ نسل ہی ذکیہ بیگم
 یون ہوا عالم آدم اور حوا کا رشتہ ہوا یہ پیدائش کا رشتہ ہوا آدم کی اولاد نسل کی بنیاد
 یون ہوتی رہی افزون ہوتی رہی حوا کے پیٹ سے قدرتی چھپیٹ سے جو بچہ پیدا ہوا بیٹی یا
 بیٹا ہوا اسی دستور سے ہوا حوا مغفور سے ہوا بیٹا دین پسی سے بیٹی بائیں پسی سے مرد کو یہ
 فضیلت ہے سمجھو فضل مرد یا عورت ہے بائیں طرف سے بیٹی ہوتی جب وفا میں سیٹی ہوتی
 بتو برانہ مانو تم یقین جانو یہ توازل کی تحریر ہے عورت اول سے حقیر ہے ذکیہ سکر بند ہوتی
 یقیناً پسند ہوتی کہنے لگی جمیلہ تو بتا اسکا قبیلہ یہ دیوانی کیا پوچھتی ہے تیری نانی کیا پوچھتی
 ہے ذرا ثواب لے اسکو جواب دے جمیلہ بولی بیگم یہ نگوڑی بیدم بے غرت بے شرم فضل
 تو اسکا خصم ہے ذکیہ بیگم اللہ کی قسم اس حساب سے اسی کے جواب سے جان کے مرد سے
 جیتے اور موتے اس کے خصم ہو گئے ایمان دھرم ہو گئے پھر کیون نہ اچھا کیسی اپنا قول سچا کی
 آہ جمیلہ خوب سنائی ددا کے دل کھجائی بان ددا آگے کہو شرم نہ کرو بند نہ ہو واہ بیگم تم مجھے
 ہنستی ہو یو فانی میں تم بھنستی ہو تم نے برا مانا جھوٹ سچ نہ پچانا میری پیاری تمہارے داری پڑتی

سلطان بیگم کیون ہوتی بہرہم میری تقریبی شکل نہیں خدا کرے تم جاہل نہیں میری بات پر
 خوب دیکھ بھال لو یہ باندی مردار میری پرانی پیار مرد کی فیضیت کیا ہے مرد کی شرافت کیا ہے
 موٹی گنوا ری ذات کی چاری دو سال کی خرید پچھلے کال کی خرید پکی حرام خور ہے چھٹی ہوئی
 چور ہے بھیا سے کیا پوچھتی ہو بیو فاسے کیا پوچھتی ہو باندی کو منہ نہ لگاؤ میرے پیچھے نہ چٹاؤ
 تم خود سبہ دار ہو ماشا اللہ سردار ہو میری بات سبھو عورت کی ذات سبھو دیکھو سید ہات
 اٹاوا ہیات کس کام کا ہے نام ہی نام کا ہے اب ایل مین اور زیل مین دیکھو کیا تفاوت
 کس کو کس فیضیت ہے بیگم عورت کی کیا تعریف جسکی خلقت ہی ضعیف عورت وہ
 عورت ہی جسکی برائی کی شہرت ہے عورت کی ہر چیز بری ادب برا تیز بری دماغ کی
 سوکھی ساکھی نحیف دیکھنے میں سنڈی موٹی دل کی ٹھنڈی طبیعت کی نرم بیجا بے شرم
 مزاج گند عقل کی کم ہمت نہ حوصلہ نام بیگم جیسے محمد شاہی عہدے کا ہل مچول سپاہی عہدے
 ہلین بھت چلین تھوڑا جیسا مست ہاتی ہٹا گھوڑا عورت نام کی معشوق جیسے المٹا سی لہوق
 ایسی کی لیاقت کیا بھیا کی شرافت کیا بنو عورت بُری بُری جسکے سم نہ کھری ذات بُری
 اوقات بُری ڈہنگ بُرا ہر بات بُری تقصیر کا وہ حال تقدیر کا وہ حال کوڑھی ٹہی کی
 محتاجی بات بات میں بد مزاجی بیگم آگے کیا تعریف کروں کیون اپنے کو خفیف کروں یو
 جس عورت میں کبھی خمس عورت میں نام کو حرارت نہوگی جاہل کی کیونکر شکایت نہوگی
 تم میری بات جھوٹ جانو کسی حکیم سے پوچھو اسکی مانو دیکھو وہ کیا بتاتا ہے کسکو اچھا لبتاتا ہے
 بنو تم علم کا قاعدہ حکمت کا سارا فائدہ جانے ہوئی ہو پہچانے ہوئی ہو سبھو لاجان لو میری
 بات مان لو جس عورت کے مترادف نکالت کے دماغ میں کچھ نہ تو ہوگا عقل میں ضرور قصور ہوگا
 عقل کا خزانہ دماغ ہے جو شعور کا روشن چراغ ہے جس میں عقل کے آثار نہیں اسکی بات کا

اعتبار نہیں ذکیہ سیکم سچ بھجو خدا کی قسم سچ بھجو عورت جانور ہے جانور سے بدتر ہے ایسی عورت
جنگلی کبوتروں کو مرد بے شعور کہتے ہیں سایہ سے دور رہتے ہیں منجھلی سیکم تم نہ ہو برہم میں
نخیں کہتی مرد کہتے ہیں یہ وہی میدر کہتے ہیں میں تو جاہل زرا لالی ہوں ادے دو دو پلانیوالی ہوں
علم کی بات کیا سمجھوں عقل کی گھات کیا سمجھوں مگر ذکیہ سلطان میں تیرے قربان یوں تو بیوقوف
ہوں مگر بڑی فیلسوف ہوں میں تمہارے سات اس جھگڑے کی بات کر نیکے قابل نہیں مگر نبی
جاہل نہیں ہاں تم سے ڈرتی ہوں تمہارا لحاظ کرتی ہوں تم سیکم ہو اولاد آدم ہو امیر دی
شہزادی ہو شہزادیوں کی دادی ہو چپا چپا کر باتیں بناؤ مٹھا مٹھا کر کر برائے ہو ضد کو معاف
کر دوگی ذرا بھی انصاف کر دوگی عورتوں کی برائیاں برو کی بیوقوفیاں تم جان جاؤ گی مجھے مان جاؤ گی
سنو میری فرزند بیوی خود پسند وفا اس عہد کا نام ہے جو پورا کرنا مرد کا کام ہے خواہ کڑا و ہند
یا میٹھا مثل شہد ہو کوئی منصوبہ ہو پیمان ہو کوئی اقرار میری جان ہو اسے انجام کر دے
منصوبہ تمام کر دے وہ انسان ہے وہ مسلمان ہے وہ وفادار ہے قابل اعتبار ہو حسین بہ
بات نہیں ایسی اوقات نہیں بالکل جانور ہے گدہ ہے خچر ہے کیوں بنی سمجھیں اب سمجھیں
اصل وفا کیا ہے میں نے کہا کیا ہے ذکیہ سیکم تمہاری قسم میری وہ تقریر ہے پھر کے اوپر کی
لیکیر ہے جھوٹ بھانڈو تم یقین مانو میں ہانکی پکاری بے مدد بے سہاری گھٹم کھلا بر ملا بر ملا
سچا سچا کہتی ہوں جو جو مدعا کہتی ہوں کل عورتیں بے غیرتیں اصل میں یقین میں جمعیہ
بیہین ہیں وہ بیچاری وفا کا اس بھاری وفا کا بوجھ سہرہ کیا اٹھائیں گی برچھے کی کیا
انہی کھائیں گی کیا قدرت کیا مجال اون کا معلوم ہے حال بیوی دل میں شراؤ ڈالتی ہے
تو بتاؤ کسی عورت لے جاہل صورت نے تعلیم بھی پائی عمر یوں ہی گزرائی کسی نے دولت
کمانی کسی نے ثروت پائی میں نے جسکو پایا جاہل پایا کام کاج میں کاہل پایا کوئی بھی نہیں

اتنی ایسی تھی نہونی مرد کے برابر ذرا بہادر بنکر ملک گیری کا رستی کا دلیری کا بیڑا اٹھانے کا بہادری
 دکھائے تجارت کو رونق دے لیاقت کو رونق دے ایک بھی کام کی نہ کلی مجھے سلام کی
 نہ کلی سب آخرین ہین موٹی حرام خویں ہین جو ہے کھانے والی مال کٹانے والی جسکو دیکھو
 ایک ساحل افلاس کا پڑا ہوا وبال ہاں ایک بات یاد ہے عورت آئین استاد ہے خصم
 کما کر لائے گھر میں جور واٹھائے یہ عورت کی خوبی ہے وہ آئین ڈوبی ہے ذکیہ سلطان بیگم
 خدا رکھے تمکو قایم تم چھو کروں کے ان تقدیوں کے بہکانے میں نہ آؤ ایسا نہ ہو بنام ہو جاؤ
 یاد رکھو ایسا کروگی باندیوں کا کہنا کروگی بیوفا کہلاؤگی بری بجاؤگی اے ہے نہیں عقل کی
 دشمن تو نے کیا کہدیا کسکو بیوفا کہدیا بیگم تو ایسی نہیں بڑیا تجھے جیسی نہیں اٹھ خطا معاف
 کرا زیادہ خواب میں نہ بڑا بیگم سے ڈرتی نہیں رستم سے ڈرتی نہیں اوکو بیوفا کہتی ہے جروا
 کیا کہتی ہے ذکیہ بیگم برا نہ مانا اپنی طرف نہ جانتا ذکر میں ذکر چلگیا میرے منہ سے نکلگیا مجھ سے
 دل صاف کرو میرا قصور معاف کرو تم تو وفادار ہو اللہ رکھے سردار ہو ذکیہ بیگم نے کہا بس اب
 باقی کیا رہا جروا صاف نہانے لگی کیا کیا نا انصاف نہانے لگی اچھا بڑیا اور نہالے جو گایا چلے
 تو گالے شعریں خوب سمجھتی ہوں تیری طرز ادا کو پردہ میں بڑا کہتی ہے لوگوں کی وفا
 دل کی بھراس نکالتی ہے بوڑھا چونچلا اچھالتی ہے میں جاتی ہوں بات پہچانتی ہوں حق و نیر
 رکھ کر اور دن پر رکھ کر مجھے برساتی ہے اپنی ذات جاتی ہے تجھے خدا سمجھے ہماری بلا سمجھے
 اللہ ری عورت اُن رے بے غیرت عورت ہو کر حرمت ڈبو کر ہشیار کی جی وفادار کی جی
 ایسی بیوفائی کرے عورت کی برائی کرے لعنت ہے تجھ پر منہ سامنے نہ کر چل اور کچھ کہنا ہو کہہ
 بڑ بڑائے جا چکی نہ معلوم ہے تو نہالی ہے تیری گفتگو نہالی ہے بڑیا یاد رکھ دل شاہد رکھ
 میں قوم کی کہوں گی قوم کی شریک رہوں گی میں کچھ بیوفا نہیں تیری طرح جیسا نہیں جو قوم

پھر جاؤن قوم میں مٹا کر کہاؤن اون کی طرف سے جواب دوں گی بڑیا تجھ سے بدلاؤں گی میں
 سچا پھوڑوں گی تیرا کلا توڑوں گی لے اب سنبھل بیٹھ ذرا کل سیکل بیٹھ تو سر کو دھن چکی عورت کے
 پُٹن چکی اب کچھ مجھے سن سکھو یا وہ پن تو نے بیان کیا آدم کا حوالہ دیا معلوم ہے پہلے آدم ہوا
 آدم سے حوا کا دم ہوا پہلے پہل ہو گیا مردوا بے طریقہ قدرت کا کیا دیکھ حوا سے ہوا عالم اری
 عالم سے ہوئے ہم ہم سے وفا ہوئی آنکھ کھول موئی بڑیا دیوانی جرو اخفانی عالم ہے معمور ہوا
 وفا ہمارا نام مشہور ہوا اری بے شعور عقل سے دور عورت نے وہ کام کیا دنیا میں اپنا نام کیا
 عورت نے خدا کو بتایا اوسکی قدرت کو دکھایا تیرے مردوں نے بے دردوں نے دنیا کی کیا کیا
 جو کام کیا برا کیا جسے سرداری کی اوس فذل آزاری کی کوئی درویش نگیا پھر کیا فریاد کیا
 نگیا پھر کیا تو بتا کیا کام بنایا ہو کیا فائدہ پہونچایا اری بڑیا ہلاس کی پڑیا تو کیا بھی ہو سکے
 ہماری قول و قسم کو تو نے نہیں دیکھی عورت کی نیکی عورت خوبی کا خزانہ ہے مانے ہوئے
 سارا زمانہ ہے دنیا میں جتنی عورت ہے وفا میں اوسکی شہرت ہے ایک ایک میں بد اور
 نیک میں ایک سی صحبت ایک سی مروت ایک سا بڑا وہ ہے ایک سا بھاؤ ہو آج تک
 یہی ڈھنگ رہے اس گھڑی تک یہی رنگ رہے آگے جنہیں کیا ہو زمانہ اچھا ہوا برا ہو
 شاید وچار تیری سی مردار بیوفا ہو جائیں سیسا ہو جائیں گلی گلی پھریں مردوں پر گرین فہین
 ہنسکوبلی ایسیوں کے مارو گولی اؤنکا ذکر نہ کرو تم کچھ نہ کر نہ کرو ذکیہ یکم تکرار کرو کم ضد نہ کرو بتا
 سمجھو غور کے سات سمجھو کان سے سنو دھیان سے سنو میری جتنی تقریر ہے بنی بنائی اکسیر ہے
 باون تو لے پاؤرتی بے میل کندن کی بتی تاؤ میں سچی تپاؤ میں سچی بھاؤ میں کھری کساؤ میں
 پرکھ لو پرکھاو دیکھ لو دکھاو جانچ لو چھالو کسوٹی پر لگالو میری بات آبرو کی سات موتی کی
 سی آب ہے مزہ میں شامی کباب ہے میں تو یہی کہوں گی جیتک جیتی رہوں گی مردوں کا

بول بالا برا کہے اور کا منہ کالا اللہ نہ ڈالے عورت سے پالا نہیں ہو یا نہیں کی خالا بنو عورت
 گلوڑی ڈاک کی گھوڑی ایک ہی کام کی ہے روٹی ٹکڑے کے آرام کی ہے مرد ہات اوٹھا لوٹدی
 روٹی دوٹی دیدے عورت ہات پھیلا لے بی ذکیہ تم کس کی زہر کی بس کی ناحق تعزیر
 کرتی ہو مجھے خفیف کرتی ہو کیون بی یہی عورت بد صورت بد سیرت چوہوین صدی کی
 پیدا بے غیرت بے شرم بیوا رنگ رنگ کے پشو موٹے زہریلے پھو قسم قسم کے کنگھجورے برتن
 میٹک لٹوڑے دیکھنے کے نہ بھالنے کے رکھنے کے نہ پالنے کے انکو اچا بتائی ہو تم باؤ فانی
 ذکیہ منسی کہنے لگی واہ واہ مسخروں کی سگی مردوں کی جانفشن تیرے جتنے پرسون عزیز خوب مرد
 سات دیا وفا کا فرض ادا کیا رنگ رنگ سے ڈومون کے ڈہنگ سے تو نے وفائے راگ
 رنگ میں گائی اچھا اب تو کہہ چکی مردوں کی طرف رہ چکی خوب بھاؤ بتایا وفا کا دریا بہایا
 چپ رہ خدا سے ڈر منہ کو پیٹ تو بہ کر مثل ہے شیطان طوفان اللہ نگہبان تجھے ٹوٹ نہ پڑے
 آسمان لے عورت بھرتی صورت تجھے غیرت نہیں ذرا بھی مروت نہیں بڑھیا مرے کو ہے
 دنیا سے گزرنے کو ہے سچی بات کہ کہہ نہ کر ڈھکولے نہ گھڑ سن لی تیری بڑ بھوٹے الزام نہ دے
 عورتوں کا صبر نہ لے ایک دن تجھے مرنا ہے گو میں گھر کرنا ہے مگر تو کیا کرے مجھ کو ہے عقل
 ہے بے شعور ہے عورتوں سے صحبت نہ ہوئی تجھے حاصل لیاقت نہ ہوئی کسی کی صحبت میں
 رہتی پھر سیکور نہ کہتی اری نا فہم اری بے رحم تو ہماری قدر کیا جانے تو گنوا ری خوبی کیا بچانے
 جیسی تو آپ رزالی ہے ویسی تیری بات زالی ہے اری عورت تو کچھ مدت عورتوں میں بسر
 کرتی پھر دن کا دم بھرتی اب تیری بات کا گنوار اوقات کا کچھ اعتبار نہیں قول پائدار نہیں
 سنو بی نہیں عورتوں کی سوکن انوری کی دوا جان مردوں کی پستی بان عورتوں کو مجھ سے
 سن دیکھ عورتوں کے گن میں تجھے بتاتی ہوں تھوڑے نام سناقی ہوں عورتیں جہان میں

زمین آسمان میں ایسی ایسی فاضل مردوں سے سوا عقل دنیا میں ہوتی آئی ہیں مردوں کے نام
دھوتی آئی ہیں جن کی وفاداری کی جنگی دستکاری کی مرد تعریف کرتے ہیں کل شریف کرتے
ہیں نہیں بولی کوئی ہوگی بے نصیب مرنی جوگی مردوں کی کوکا مجھے مذہب ہوگا بی ذکیہ یکم لڑاکا قاضیہ
بگیم یہ اگلے وقتوں کا پرانی نیک بختوں کا تم نے ذکر نکالا آج کل بھی دیکھا بھالا اب کیسی کہتے ہیں
بدنام ایسی تہی ہیں میری نادان بیوی ذکیہ سلطان بیوی وہ نشانیاں دکھاتی ہو سنی کہانیاں
ناتی ہو اس زمانہ میں بتاؤ اس صدی میں دکھاؤ کون سی لائق ہو تعلیم کی شائق ہے وہی
دوا تیرا چلے کھوڑا تو نے یہ کیا کہا ذکر مٹایا رہا زما نہ ایک سا نیا پرانا ایک سا کوئی
نئی چیز نہیں ہاں تجھے تیرے نہیں یہی حور تین جب تھیں ایسی سب کی سب تھیں انھیں کا افسانہ
اب بھی وہی زمانہ ہے انکھیں کھول کر دیکھ نظر میں تول کر دیکھ اشراف عورت بھلی نہیں ہوتی
کوئی جاہل نہیں کوئی ناقابل نہیں زمانہ میں دستور یہ بات مشہور ہے اشراف لڑکیوں کو
چھوٹی چھوٹیوں کو علم پڑھواتے ہیں تعلیم دلاتے ہیں جا بجا مدرسے کھلے ہیں بڑے بڑے گھر
کھلے ہیں انکے سوا ہر گھر میں ایک نہیں اکثر ہیں استانیان نوکر ہیں مغلانیان نوکر ہیں وہ ہر
لڑکیوں کو کنواری لڑکیوں کو لکھنا پڑھنا بتاتی ہیں سینا پرنا سکھاتی ہیں یہی طریقہ آج ہے
دنیا میں رواج ہے لڑکیاں دن بھر پڑھتی ہیں سارے علم پڑھتی ہیں جس وقت بیٹوں کو
بڑی چھوٹیوں کو کچھ فرصت ملتی ہے تھوڑی مہلت ملتی ہے بیٹیاں خالی نہیں تھیں لڑکیاں
نہیں تھیں کھیل سے دہیان لگاتی ہیں گڑیوں سے جی بہلاتی ہیں لڑکیوں کو بھی کام تھا ہے
کام میں دن تمام تھا ہے گڑیوں کا کھیل ہم عمروں سے میل بچن کو بتاتی ہیں اسی لڑکیاں
ہیں جو شغل کا شغل ہے بیکار ہے نہ ہل ہو اس کھیل سے اس جھیل سے ابھی تعلیم ہوتی ہے
بیٹی فہیم ہوتی ہے خانہ داری کا انداز سا انشیب اور فرار وفا کا ترناؤ حیا کا ترناؤ کل رکھ کھاؤ

شرم کا بھاؤ ملنا جلنا یا دھو جانا ہے وفا کا مادہ ہو جاتا ہے اُن گئے برس تک نو سے دس تک
 بیٹیاں تعلیم پاتی ہیں کام دہندے سیکھ جاتی ہیں بارہویں سال سیکھ کر کمال سگھڑ نجاتی ہیں
 ایسی تعلیم پاتی ہیں بی دوا جان کہ ہر سے دھیان کل شریف لڑکیاں قابل تعریف لڑکیاں
 وہ سلیقہ شعار ہوتی ہیں ہنرمند و متکا رہتی ہیں جنگو کل مردوے نیک نام بنام ہوؤ اچھا کہتے
 ہیں سچا کہتے ہیں اب ایسی تو بتا اشرف عورت دکھا جسکی اولاد نامور ادا شاد بے پڑھ لڑکی
 تجھ جیسی کاہل ہو تو کہہ رہے نہیں کیا بے خبر رہے نہیں کیا تجھے معلوم نہیں کیا یہ بات شہوین
 جب ہماری بیٹی کی کسی کنواری بیٹی کی کہیں بات ٹھرتی ہے کسی کے ساتھ ٹھرتی ہے چھلا لگتی
 نشان کے منگنی کے سامان کے بیٹی کو پہناتے ہیں پھر دلہن بناتے ہیں سسرال کا وہ اقبال
 ولے نئی نئی دلہن کی اوس گھڑی کی صفات پوچھتے ہیں ہر بات پوچھتے ہیں لڑکی بلیقہ ہے
 یا گھڑ پڑھ لکھی ہے یا پٹھوڑ دیکھ اتنی بات کے لئے فقط اپنی ذات کے لئے ہم فرزندوں کو اپنے
 دل بندوں کو تعلیم دلواتے ہیں علم پڑھاتے ہیں وہ گورے زلے ہیں پانچویں قوم واسے ہیں
 تیرے کنبہ کے جلا ہے موئے جاہل بدرہے گنوارے سلیقہ چارے طریقہ جنگو کچھ تیر نہیں موئے
 کوئی چیز نہیں اونکی اولاد بیٹی داماد بوڑھے جوان ہشیار نادان یوں شیطان پھرتے ہیں جیو جا
 پھرتے ہیں بڑھیا وہ جاہل ہیں موئے ناقابل میں خیال کر جو ان چھو کر یاں بیجا بیشرم تقبیل
 تنگے پانوں تنگے سر سجھیاں آنگ پر بازاروں میں رہزاروں میں پھلانگین لگاتی ہیں چھلا
 لگاتی ہیں گدگتی پھرتی ہیں پھدکتی پھرتی ہیں تن بدن دکھاتی ہیں اپنا جو بن دکھاتی ہیں کوئی
 قبول نہیں کسی دل پھولتا نہیں میں تو بر کرتی ہوں بری گھڑی سے ڈرتی ہوں اللہ ہر بلا سے
 بچائے بری گھڑی نہائے بڑے بول کا سرخیا شیطان کا منہ بھیجا خدا نہ کرے خدا نہ کرے
 اشرفوں سے پرے کوئی سچے بالا ہمارا ایسا ہو جائی آوارا یہ تو وہی زلے ہیں تیری ذات والو ہیں

جو ذات پوچھیں نہ صفات پوچھیں آنکھ بند کر لی منگنی پسند کر لی داماد ڈھونڈ لیا آزاد ڈھونڈ لیا
دھوبی ہو یا سقہ لچا ہو یا لٹھ ہٹا لگا ہو سٹا سٹنڈا ہو بات نہ جائے بات کچھ آئے
بیٹی کو حوالہ کر دینا اس کے سرور دنیا ایسی ہی بھیاؤں نے ایسی ہی بد بلاؤں نے وفا کا نام
مٹایا ہے اور دن کو بٹانگایا ہے مثل ہے ایک پھلی سارے جل کو گنداکرتی ہے بدھل
قوم اصل کو گنداکرتی ہے ان ہی باتوں نے ان ہی بد ذاتوں نے رسوائی پھیلانی ہے
یوسفانی پھیلانی ہے جو ہم بدنام ہو گئے گھلکھ کر تمام ہو گئے جو ہے ہکو برا کہتا ہے زمانہ یوسف
کہتا ہے اپنا بیگانہ ہم پر زمانہ مردانہ ہم پر انگلیاں اٹھاتا ہے ہمارا منہ چڑاتا ہے زرا لگا
برافعالوں کا کچھ نہ ہو کچھ نہ بڑا ہمارے سر نہ بھگلا یوسف اچھا لقب ہوا ہمارا کیا کیا لقب
وہ تو مونے غارت ہوئے زلے تھے زلے رہے ہمارے منہ کالے رہے جیلہ بولی
ذکیہ بیگم مین جانوں میرا دھرم سب جھوٹے ہم چھے ہین اچھوں سے بھی اچھے ہین کوئی
برائے جہنم مین جائے میری بیگم تم نہ کر دھم برا بھلا کیا چھپتا ہے خاک سی چھلا
چھپتا ہے اشرف برا بھی اشرف ہے جو بخانے وانا انصاف ہے بیوی برا کیا خطاب
یوسفانی کا عذاب اللہ اس کو نصیب کرے جو ہماری تخریب کرے ہم تو بدن کی چھاتی
اپنے دشمنوں کی چھاتی پر مونگ دینگے دشمن دکھ کر جلینگے ذکیہ نے کہا جیلہ کچھ فریب
چلے زحیلہ راتے کات پڑ سکتے ہین زبان کیونکر جھڑ سکتے ہین کہنے والا کہتا ہے موا زلا
رکتا ہے فہمین کہتی ہے کہنے دے مردوں کے ساتھ رہنے دے فہمین بولی ہان بی ایک
تم دوسری باندی یہ کال کی آئی بھوپال کی آئی نگوڑی چاری فاقون کی ماری باتیں بنا
زبان چلائے تم اس کی حمایت کرو اپنی ظاہر طاقت کو خیر بیوی کیا ہے ہمارا بھی نعل ہے
شعر تم کو کوئی کہے تم سب کو کہنا چاہئے جو خدا سنوائے تم سے ہکو سننا چاہئے کس کا

حوصلہ تم کو جھٹلائے کس کی مجال جو زبان ہلائے جان یہ بذات بذات کی بات گرم گرم ہو
 بے شرم ہوگی ضرور تکرار ہو جائیگی جوتی پزار ہو جائیگی میری جان ذکیہ سلطان تم سے وہ کہے
 وہ بولے جو زبان گلاب سے دہولے میرا بولنے کا مقدور نہیں میری عقل میں تو نہیں پہنچ
 معاف کرو تکرار کو خلاف کرو بیگم ہو چکی بات کھل گئی اوقات اری جا بوا میرا مغز پھل چکا
 مجھے بھاتے نہیں تنہا سے جاتے نہیں بات کہنی ہو کہہ باقاعدہ نہیں زبان کو دے فائزہ
 بیٹھے تو اودیت سے بیٹھے بڑھیا لیاقت سے بیٹھے نہیں کا فور ہو کھسک جا دو رہو جی جی
 نکر پنچ پنچ کھر چل گھونگٹ اٹھا اپنا کالا منہ چھپا آنکھ کھول کر دیکھ بات کو تول کر دیکھ میں
 کیا کہتی ہوں کون ہوں کہاں رہتی ہوں شجور مردوں کی قسم جتنا تو بھرتی ہے دم ذرا دل سے
 سننا انصاف نہ بننا میں کتنی حد توں کے مشہور بغیر توں کے ترے آگے نام لیتی ہوں تیری
 زبان تھام لیتی ہوں بی داد دیوانی جمیل کی ثانی دیکھو خدا کی ہستی میں اس پرانی سببی میں کسی
 کیسی عورتیں تھیں ایسی ایسی عورتیں تھیں صاف دل روشن دماغ دس انگلیاں ہوں چرخ
 جتنے دامن پر ایک نہیں اکثر مرد نماز پڑھتے ہیں اپنا فخر کرتے ہیں عاقبت پاک بناتے ہیں
 کھڑے جنت میں جاتے ہیں دوئی ذکیہ سلطان تنہا کھائے میرے کان بس بی سن لیا بس
 نہیں سننے کی ہوس بیگم بھلائی کی اپنی پارسائی کی داستان تم پھر کہنا بہشت میں جا کر رہنا وفا
 کا ذکر چھڑو پہلے وہ قصہ بیٹرو جس کا نام اوپر لے چکی ہو رزلون کا طعنہ دیکھی ہو تم پہلے یہ بتاؤ
 ذرا مجھ کو سہا دو کون اشراف کیسا زالا دونوں میں کیا فرق نکالا میں تو یہی جانتی ہوں اتنا
 کو مانتی ہوں جیسی میں یوسی تم میرے سینگ نہ تھارے دم اصل میں ہم اور تم ایک باغ
 کے گئی دم نسل میں ایک ہوتے ہیں باوا آدم کے پوتے ہیں کہنے کو ایک ایک بد ہو خواہ
 شیخ بخاکے پٹھان کہلائے ذرا بعلے کپڑے پہنے چکنے پڑے لگے مہنے بھلے مانس کہلائے

شریف کی جون میں آئے کوئی جو چاہے بنے ہیں حلقے بنے کسی کو عادت کی خبر نہیں ^{خصلت} ذرا
 پر نظر نہیں ہم کیا کام کرتے ہیں کیا نام کرتے ہیں نیٹھے بیٹھے رہنا اپنے کو اشرف کہنا ذکیہ سلطان
 میں قربان تھا ارادہ قول ہے جس پر لا حل ہے بیوی چار قوم کو اشرف گنوار قوم کو پروردگار
 نے بنایا نئی قوم کو تم نے جنایا کیوں بیگم کھاؤ تو قسم تم نے حدیث شرعی میں دیکھا یا آسمانی وحی
 میں دیکھا شریف گورارزالا کالا ایک اشرف دوسرا رزالا بنو تمھاری بات کیا ہے بھان تھی کا
 تماشا ہے بہروپے کا بھیس ہے رام پور کا بھیس ہے کیوں بیوی اشرف کیوں بنی نا اٹھنا
 کیا تمھارے اشرف باطن میں ملا ظاہر صاف ایسے ہی ہوتے ہیں جو آبرو ڈبوتے ہیں کہیں کچھ کریں
 کچھ اٹھائیں کچھ دہریں کچھ برے کو اچھا بتائیں جھوٹے کو سچا بتائیں پیٹ پیچے لوگوں کو اونچے
 نیچے لوگوں کو پاجی رزالا کہیں گورے کو کالا کہیں گھر ٹھیکے صیبت کریں بے سوچے تہمت دہریں
 کسی کو اپنی خبر نہیں برائی پر نظر نہیں اپنے سینہ میں کھوٹے ٹیگنہ میں کیا کیا بیدار بھری ہیں دنیا
 بڑی بیگم کھری ہیں ذکیہ سلطان بیگم تمکو اما کی قسم تم جیسے رزالون کی قوموں سے رزالون کی کچھ
 حقیقت سناؤ اون کی صورت دکھاؤ بھین تو بتو مجھے تم سنو میں کچھ بولوں یہ بھید کھولوں
 اشرف کون رزالا کون گورارزالا کالا کون ہاں ہاں نہیں تو بتا دونوں کی آبرو بتا پھلے میں
 تجھ سے سنوں سچے کچھ جواب دون اچھا بیوی ذکیہ بیگم تم مجھے سنو قضیہ بیگم بنو انسان انسان
 برابر کوئی غریب کوئی تو نگر دون ایک مان نے جنے ایک ہی سانچے میں بنے فرق یہ دیکھا
 بھالا کوئی گورابھو کوئی کالا کسی کا رنگ میلا جیسے سانولی لیلیا کسی کی جلی چڑھی جیسے شیریں
 ابرٹھی جو لکھ پڑ گیا آبرو میں بڑ گیا اسکو تم شریف کہدو اور دن کو کثیف کہدو رشتہ میں سب
 ایک حسب نسب کے بھائی بند ہیں آدم کے فرزند ہیں ذکیہ بیگم تم ہو یا کوئی دوشالا اوڑھو
 یا لوئی مروہو یا کوئی عورت اشرف وہ کی بھی عادت وہی شریف ہے اسی کی تعریف ہے

بیوی بات صاف ہے آدمی کی عادت اشرف ہے بنی ذکیہ سلطان سنکوھ لکر کان مین نے
 جو کہا ہے کہوں گی دہلی سے نھین ڈردن گی بتو تم اشرفون سے چوٹی کے موبافون گنوار
 رزالی چھی بازار کی بیٹھنے والی چھی مزدوری کرتے ہین اپنا پیٹ بھرتے ہین تم اشرفون پر
 مدعی حرافون پر پڑے پکی جولین چسکی کام کرین رزالون کا نام بدنام اشرفون کا تم نے پڑھ
 لکھ کر گزایا علم کا بھی خاک آڑیا عمر کوئی خاک نہ آیا ہنر کا کچھیل بنایا سب گورے گالون کی
 شکل لمبی ناک والون کی شکل میری دیکھی بھالی ہے مثل ہے منہ پکنا پیٹ خالی ہے
 مین نے بھا اشراف دیکھا اوکا گھر صاف دیکھا بیوی قصود معاف ایک ایک اشراف
 مفلسی مین بے بسی مین گروی پڑا پایا اول مین پھنسا پایا کسی کے پاس کوڑی پیسا نہ دیکھا
 مال دار کوئی ایسا پیسا نہ دیکھا براہو اس آوارگی کا منہ نہ دیکھے ایسے آدمی کا شرم رتی بھرنہ ہو آ
 چھپے کی خبر نہ ہو سلام ایسے چٹو پین پر قربان اس چلن پر ذوف اس لیاقت پر نف ایسی شرافت
 بتو بھلی ہنسی بے قلعی آری اگر اس کا نام ہے شرافت مین کلام ہے جسکے گھر مین جسکے کمر
 مین کھا ایک دن کا نہ ہو خلال کو تنکا پڑا نہ ہو کپڑا تن کو نلے چٹھر کفن کو نلے یہ شرافت
 کیسی جمیلہ کی ایسی تھی ذکیہ نے کہا دوا ہمارے سات ہے خدا ہو کچھ بنیم تہیے زلے ہن مین
 جیسے ہن اچھے ہن دریا دل ہن سے ہن برے ہن مگر سردار ہن زلے ہمارے تابعدار
 ہن ہم اتنا زلے رکھتے ہن تہہ جیسی نوکر رکھتے ہن ہن ہوی ٹھیک ہے پیسہ نہ ہو تو بھیک ہو
 میری سردار یکم بڑی زردار یکم سنو سرداری دیکھو تابعداری کوئی قوم ہے نہ کوئی ذات ہے
 تم سمجھو تو فقط اتنی بات ہے جسکے پاس روپیہ پیسا ہوا سردار وہی ایسا پیسا ہو جسکی قسمت ہوئی
 کھوٹی کبخت کی تقدیر بھی ہو چوٹی وہ لاچار نہ ہو تو کیا کرے پھر تابعدار نہ ہو تو کیا کرے بنوا آدمی
 کی غرت آدمی کی حرمت لیاقت سے ہوتی ہے تربیت سے ہوتی ہے اسی کا نام شرافت ہے

عزت تعلیم کی بدولت ہے بیگم تعلیم وہ چیز ہے جس سے آدمی غریبے تعلیم سے آدم آبرو پا تا ہے
 جانور بھی آدمی نجاتا ہے دیکھ لو مو ابندر وحشی جانور کیا ناچ دکھاتا ہے سب کو اوس پر آتا ہے
 دوسرا ٹوئیاں طوطا بنگالی مینا کا پوتا کیسا باتیں نہ ہوتا ہے کیا ہول غریب ہوتا ہے پیاری
 پیاری باتیں کرتا ہے محبت کا نقش دل پر دہرتا ہے تیسری پھاڑی مینا جمیلہ کی چھوٹی بہن
 کیسی بولی ان بولتی ہے جمیلہ کی چوری کھولتی ہے تعلیم کا یہ اثر ہے تربیت کا یہ ثمر ہے موا
 جنگلی جانور قیدی خیرے کے اندر دیکھو کیا ہوتا ہے آدمی جیسا ہوتا ہے اسکو شرافت سمجھو
 میری نصیحت سمجھو ذکیہ بیگم نے کہا اری سن لیا ہوا کہا بہن کیا ساقی ہے سمجھو کیا سہاٹی
 میں بات سمجھتی ہوں تیری گھات سمجھتی ہوں دوا میں نے تجھ جیسی بہت رزالی ایسی تھی بہت
 بنا کر چھوڑ دی ہیں پڑا کر چھوڑ دی ہیں تجھے کچھ بھی تیر ہو تو پھر تجھے عورت غریب ہو تو عورت
 ہی کا دم بھرتی مردوں سے حذر کرتی لے اب تو کان کھول میری سن وفا ٹول ذرا غور سے
 سنیو وفا کے طور سے سنیو میں کئی عورتوں کے شریف خوبصورتوں کے نام بتاتی ہوں کام
 بتاتی ہوں دیکھ پھلی عورت خوبی کی سلطنت ماہم بیگم سلطان ہایوں کی اما جان کیسی پا
 تھی بتادی کیا تھی تجھے معلوم زمانہ میں دہوم ہے ہایوں کون تھا کہہ دے مرد وافر عورت تھا
 اری نادان جوابے ایمان ہند کا بادشاہ تھا سلطان عالیجا تھا سنا ہے بڑا عقلمند تھا ماہم
 کا فرزند تھا یہ بیگم مشہور عالم حیا میں طاق وفا میں شہرہ آفاق صورت کی حوتھی تو بھی
 کہہ حضور تھی دوسری بیگم سلطان دفا و پستربان مولانا کمال کی بیٹی صاحب اقبال کی
 بیٹی جوان پرہیزگار ہوئی دنیا سے نیر ہو گئی دولت حشرت باٹ دی عبادت میں عمر کا بچا
 فاضلوں میں فاضل تھی کاملوں میں کامل تھی تیسری حاجی بیگم ہایوں کی بیگم حمیدہ بانو سنجیدہ بانو
 یہ بادشاہ کی جو رد سلطنت کی آبرو بڑی دستکار تھی بڑی سمجھدار تھی کوئی فاضل اوس سے

کوئی عاقل اوس سے گفتگو نہ کر سکتا تھا دو بد مذکر سکتا تھا سو لوگوں کا دم بند ہوتا تھا
 اوس کا قول پسند ہوتا تھا کیون دو اکیسی تھی وہ نام خدا کیسی تھی چوتھی اشرف النساء نور جہان
 بیگم پارا مشہور عورت غیور عورت صورت چاند کا ٹکڑا بالکل حور کا سا کھڑا دل کی سپاہی
 تھی جاگیر کی بیابانی تھی جہانگیر دن رات کلمہ کے سات اوس کا نام لیتا تھا اوس پر جان دیتا تھا
 بادشاہی امیر سلطنت کے وزیر خوف سے کانپتے تھے اوی کا حکم مانتے تھے جہانگیر بادشاہ کو
 عقل سے بے راہ کو نشہ کا فرہ آیا اتنا نشہ کو بڑا یا دن رات مخمور نشہ میں چور بے شعور رہنے لگا
 گھر میں تنور رہنے لگا نور جہان کو ہوش آیا بادشاہ قابو پایا اختیارات میں لیا کل نظام آپ کیا
 بادشاہ کی حکومت میں اوس کی سلطنت میں ایسا زوال دیکھا خراب احوال دیکھا جہانگیر کی بد تدبیر کی
 جب بری حالت پائی بڑھی ہوئی جہالت پائی وفادار نے یہ کام کیا گھر کو برباد ہونے نہ دیا سوچی
 نوکر پھر نچائیں سلطنت کو لوٹ نہ کھائیں وزیروں کو بلا کر کل شیریں کو بلا کر و باخت دکھائی
 لیاقت جتنائی تمام سلطنت میں عام ملکیت میں منادی کرادی دہائی پھر وادی فیروز علی نام بولی
 نہیں کے مارو گولی بیگم نور جہان کی مشہور جہان کی تم تعریف بخود کسی کو خفیف بخود بیوی جہانگیر
 اوس بے توقیر کا کچھ سنا دجال چلن پھراس سے پوچھو دشمن یتیرے مردے نکتے ولایتی چوٹے
 کیا کام کرتے ہیں کیا نام کرتے ہیں اسی شراپین میں بے غرق سے جین پرانی عورتوں کو نیک ننگو
 چھین لائیں پھر وفادار کہلائیں آپ اچھے کے اچھے نہیں کی طرح سچے ہکو بر کہیں اولیائو
 کہیں بڑھیا تھ ہے تب پھر چلو پانی میں ڈوب مر دیسے ایسے کام کریں عورتوں کو بنام کریں
 ذکیہ سلطان بولی نا خوب بات ٹٹولی اچھی فیروز خانم تکو میرے سر کی قسم جسے کیا نام لیا کون کا
 ذکر کیا کیا شراب وہی ہے آنا جس کا نام ہے اٹلی کا پتا کیا خربزہ کی ہوتی ہے کچھ مزہ کی ہوتی ہے
 اچھی ہیری آنا بتاؤ شراب کا بتنا شراب کچھ بھی چیز ہے جو مردوں کو خربزہ ہے ابے بیگم نہ پوچھ

وہ قہے سم نہ پوچھو تھتکاری نام ہے شرع میں حرام ہے اور لعنت کرو پوچھو حجت کرو نہی
 بری ہوتی ہے ہوش و حواس کھوتی ہے بی آہ و تحناؤ نفع نقصان جتاؤ شراب کا کیا مزہ ہے
 کڑوا ہے یا کیلا ہے نام کی تو پیاری ہے تم کہتی ہو تھتکاری ہے پھر لوگ کیوں پیتے ہیں پیکر کیا
 زیادہ جیتے ہیں نحین ذکیہ یگم فیہین کے ختم مردے نادان ہندو اور مسلمان فرہ مزے
 پی جلتے ہیں پھر سیکر نہ بناتے ہیں کڑوی زہر ہوتی ہے خدا کا قہر ہوتی ہے بس نہ پوچھو ذکیہ
 تم شراب کا قضیہ نگوڑی خراب شے ہے جسکا فاری نام ہے نحین تا ضرورتاؤ مجھے احوال
 نہ چھپاؤ یگم تم کو خیر ہے مجھ سے کچھ خیر ہے اسی بات کی بری و اسیات کی تکرار کرتی ہو کج
 بار بار کرتی ہو ذکیہ سلطان یگم اپنے ایمان کی قسم شراب کا مزہ وہ جانے تیزاب کا مزہ وہ جانے
 جسے کبھی پی ہو قسم کو کبھی ہات میں لی ہو اوسکا مزا بُرا بھلا پینے والا جانے ہماری بلا جانے
 شاہے بد مزہ ہے بڑا تیز نشہ ہے کڑوی کڑوی ہوتی ہے پیتے پیتے ہوش کھوتی ہے عقل کا
 بیری چلو ہوتا ہے آدمی چلو میں آگوتا ہے سرگوا کرتا ہے آدمی جھو کرتا ہے پینے والا متلا
 سیکل ہو جاتا ہے پاگل ہو جاتا ہے دل کو خراب کرتی ہے جگو کو کباب کرتی ہے اتا شراب
 کیونکر بناتے ہیں کیا اس میں زہر ملا تے ہیں نحین ذکیہ یگم زہر لائیں نہ سم لیکر کی چھال لیکر
 یہی موئے کلال لیکر کالے گڑ میں سڑاتے ہیں اوسکا خمیر بناتے ہیں پھر خمیر نکال کر بھکے
 میں ڈال کر عرق کی طرح ایختے ہیں خوب دو آتشہ کھینچتے ہیں وہی لوگ کہتے ہیں جو نشہ میں
 رہتے ہیں ناہے یہ شراب بدو آتشی تیزاب حلق کو جلاتی ہے نقصان پھونپاتی ہے پھیٹا
 گلا دیتی ہے دل جگر گھلا دیتی ہے مرد اسی زہر آب کو اسی زہریلے تیزاب کو مرے مرے
 پی جاتے ہیں مرتے ہیں تو سچا تے ہیں بیوی پڑین تھر اونکی عقلوں پر جان کو جان سمجھیں
 موت کو انسان نہ سمجھیں مردے ہنسیار ہو کر ایسے سمجھدار ہو کر بُرے کام کریں ہمیں بدنام کریں

جنکو مزید خیال نہ ہو کچھ جان کا مال نہ ہو پھر سرخرو کے سرخ رو ایسوں کی کیا آبرو بگیم اور ذکر
 کرو اور بات کا فکر کرو اس قصہ کو چھوڑو فہمین کا کلاتوڑو جہانگیر کی برائی کہو نوجہان کی بھلائی
 کہو ہاں اتار دے ذکر رہ گیا شراب کی زوین بہہ گیا لو اب سنو تم سب سنو اتانور جہان بگیم
 جہانگیر کی ہوم ہمیشہ دن اور رات سایہ کی طرح سات سات جہانگیر کے پیچھے بے تدبیر کے پیچھے
 ہنسی لگائے زانو دبائے دربار میں بیٹھی رہتی تھی وزیروں سے کہتی تھی تنکو کچھ بھی خبر ہے تمہاری
 عقل کد بہرے ملک کو سنبھالو باغیوں کو کالو جاؤ نظام کرو جلدی کا دم کرو غفلت کرو بے موت مرو گے
 قید کئے جاؤ گے سولی دے جاؤ گے بی اتاد و ا جان سے کہو اس بے ایمان سے کہو دیکھو عورت
 کی تدبیر اس کے طفیل بنا جہانگیر کیون عورت کیسی تھی وہ باغیرت کیسی تھی فہمین بولی اچھی کہی وہی
 جاؤں چھی کہی بس بیوی اب جھگڑا کھڑا ب صاف ہو گیا انصاف ہو گیا اللہ نے مجھے سچا کیا
 جھوٹوں سے کہو ادیا ہاں بگیم وفا یہی ہے وفا کا مزہ یہی ہے نوجہان نے دراز زبان نے
 خوب تدبیر کی برباد تو تیر کی کیا وفاد کھائی ہے جو تم نے مجھے سائی ہے اشرف النسل نے نیک
 پارسانے جہانگیر کو گھیرا دولت پر مات پھیرا خصم کو تمام کیا وفامین نام کیا ذکیہ بگیم پیاری تم
 بتاؤ تو واری یہ وہی نوجہان ہے یہ وہی آفت جان ہے یہ وہی سہاگن ہے شیر افکن کی
 دلہن ہے یہ وہی غیرت دار ہے وفا جس کے سر پر سوار ہے یہ اویسی کا بیان ہے جسکا نام نوجہان
 ہے اسی وفادار نے اسی جان ہارنے خصم کو مروایا یگانہ قتل کروایا خصم کی دشمنی وفا
 کی سون بنی بربادی کی بانی ہوئی یوفاؤں کی اوستانی ہوئی اسی ہشیار نے اسی وفادار
 جہانگیر کو چھایا وفا کا آئینہ دکھایا خصم کا گھر برباد کیا جہانگیر کا دل شاد کیا غیر کو صورت دکھائی
 بے غیرت کو شرم نہ آئی میری پیاری میں واری انہی حور تون کا انہی بے غیر تون کا دم
 بھرتی ہو تعریف کرتی ہو بس میں ان گئی اب وفا کو جان گئی وفا سیکانا نام ہے یونہی چکا

کام ہے خدا کی دُعا ہی دُوب گئی خدائی وفا کا خاتمہ ہوا حیا کا خاتمہ ہوا بس یگم گلِ نرِ خدا کی قسم
نرِ نورِ جہان بے وفائے اوس اشرف النساءے دُوب دی رہی یہی تم نے خوب وفا کی حیا کا نسا
مٹایا وفا کا گمان مٹایا عورتیں ذلیل ہو گئیں اشرفِ زریں ہو گئیں نورِ جہان بیوفائے اوس
غرض آتش نے وفا کی خاک اوڑادی حیا کی ناک اوڑادی ذوف ہے اس وفا پر قف ہے اوکی
حیا پر جو دولت کی لالچ سلطنت کی لالچ حریت کو کھوئے غرت کو دُوبوئے مین قرآنِ کرون
دفعِ دفانِ کرون ایسی عورت کو بی غیرت کو جو خصم کو مراد سے خاندانی آبرو گنوا د بھاؤں
جلئے وہ عورت خدا نہ دکھائے اوکی صورت موئی نکستی بے غیرت بے حیا بے حیت جسکو شرم
نہ حیا زمانہ کی بیوفا بیوی ذکیہ سلطان تم اور تمھارا بیان جھوٹے جھوٹے بہتان سننے والی قرآن
وفا ہو گئی تمام بندی کا سلام تم نے کہا میں نے سنا سیتا ہوا وفا کا جھجھنا بس بیوی بس سنگی
ہوس جو ہونا تھا ہویا وقت کھونا تھا کھو دیا اب یہ علاج باقی ہے عورتوں کا اللہ تبارکی ہے
یگم آگے یہ ہونا ہے اِبات کا رونا ہے زمین پھٹے آسمان سمانے آسمان کے سات جہان سمانے
ذکیہ خدا سے ڈرو ہر بات پر ضد نہ کرو ضد بڑی ہوتی ہے آبرو دکھوتی ہے تم او کو اچھا کہتی ہو
اون کی طرف ہتی ہو جن پر غیر مردوے پاچی زرا لے تک موئے انگلی اوٹھاتے ہیں بُرا بُرا تباہین
اے بی شرم کرو طبیعت نرم کرو سنفہین کیا کہتی ہے وفا کی داہن کیا کہتی ہے بنو ساری عورتوں
اللہ ساری عورتوں کو جہالت نے کھویا حماقت نے کھویا جہان سنو یہی چرچا ہے ہر جگہ یہی ذکر
پھیلا ہے عورت بیوقوف ہے اوکے نام پر ذوف ہے ذکیہ سلطان کہتا ہے جہان عورت
مین جہالت نہوتی برائی کی شہرت نہوتی بیوی انصاف سے دیکھو فرق بڑے قاف سے دیکھو
مرد عورت مین فرق کیا ہے ڈیل ڈول سب ایک ماہے فرق ہے تو یہی فرق ہے عورت
برف ہے مرد برف ہے اب کچھ کہا کرو الزام کسی پر دہر د بیوفائی تو کھل گئی پارسائی تو دھس گئی

آج ہمیں سچی نبی وفادار کی سچی نبی بیگم نور جہان کا الحق نادان کا جو چال چلن تھا عالم پرشور
 کتابوں میں لکھا ہے کچھ میں نے بھی نہ ہے جب جہانگیر نے اس بے تدبیر نے عورت کو اختیار
 دیا اقبال سے بدل ادب لیا سردار بدل گئے قابو سے نکل گئے جسے جہان نے ناظم پھر گئے بادشاہ
 نظر سے گر گئے ہر طرف اندر پھیلا ہر طرف مچی داویلا ملک قبضہ سے نکل گیا حاصل قبہ سے نکل گیا
 نمودار اللہ پہلے بسم اللہ نور جہان کا بھائی جس کو کچھ غیرت ذاتی پھر گیا داغی ہوا مرد ہو کر
 ہوا صوبہ دیا بیٹھا دہتا لگا بیٹھا بادشاہ کو خبر ہوئی طبیعت برہم اس قدر ہوئی سب نشہ ہرن گیا
 یحییٰ تن بدن ہو گیا باغی پرشکر بھیجا ناک کی راہ نکالا بھیجا مشکین بند میں پکڑ آیا بیوفا ہونیکا
 مزہ پایا جمیلہ بولی آہ سنا سننے کیا کہا ہرنی چو کر سی بھولی بھول کر کیا بولی ذکیہ نے پوچھا جمیلہ
 یہ کیا بولی عقیلہ بیوی ذرا خیال کرو مکرنی سے سوال کرو وفادار والی مردوں کی بالی بات
 اوتی کہہ گئی جی کی جی میں رہ گئی اسکی زبان پر لگی بڑھیا دھوکا کھا گئی کہنے لگی سائے نے نور جہان
 والے نے ملک میں بغاوت کی بہنوئی سے عداوت کی بیوی مردوں کو دیکھو وفاداروں کو
 دیکھو انہی مردوں کو انہی بیدردوں کو وفادار بتاتی ہے اپنا یا رہتی ہے ذکیہ نے جواب دیا
 جمیلہ تو نے برا کیا ہمیں کو ٹوک دیا کہتی کو روک دیا بھول میں کہہ گئی بولتی بولتی رہ گئی آگے اذھی
 کہتی یہ کہے بغیر نہ رہتی ہے برا کیا اسکا حلق دبا دیا خیر جو ہوئی سو ہوئی اب یہ سوچ گئی موتی
 کیون جمیلہ وہ کون تھا کیا وفا کا فرعون تھا کوئی موتی تھی یا مونا بتا عورت تھی یا مردوا بیگم مجھے کیا
 خبر یہی جانے موتی سینچر اسی بڑیل سے پوچھو اسی چڑیل سے پوچھو یہی نام بتا لگی اپنا کلام نکلی
 نہیں جمیلہ تو کہہ جواب دے چپ نہ بیوی جان لو تم آپ پہچان لو کوئی ہوگا مرے جو گا کچی
 صاف کہہ دے تیرا قصور معاف کہہ دے بیگم وہی مردوا دبا بانی نور جہان کا بھائی جس نے بہن کی بد
 پائی تھی غرت ثروت بادشاہ کا محرم راز بنا آخر کو وہ دغا باز بنا زعفران بولی ہوا خیر کوئی ہوگا مونا محرم

برا کہو تم کیون میوفا کہو واہ وازعفران کہاں ہیں اوسان تو کافون سے سنتی ہے بڑہیا بکھوتی ہے
 تجھے خیر ہے زعفران میری روکتی ہے زبان مجھے منع کرتی ہے کیا بڑہیا سے ڈرتی ہے تو دیہان
 سن اپنے کان سے سن یہ بڑہا شیطان موٹی بے ایمان ہلوں کس طرح کہتی ہے اوسکے منہ سے
 ران ہوتی ہے بواہاری جان نہیں کیا ہماری زبان نہیں ہم کچھ بھی نہ کہیں منع بند بیٹھے ہیں سون
 نے آنکھ کھولی یہ تقریر سنکر بولی جلیلہ تو دیوانی ہے نہیں تیری نانی ہے کچھ نہ کہہ کھسیانی ہوگی اوسکو
 پیشانی ہوگی کہتی ہے کہنے دے اوسکو بٹھا رہنے دے نہیں گھر کر تاؤ پچ کھا کر ابھی اوشہ تنگی
 بڑہیا پھر نہ آئیگی جلیلہ صبر کر دیکھے جا خاطر جمع رکھ برائی کا نانی کو بدلال جائیگا آسمان کا تھو کا منہ پر
 لوبی اور دیکھو اسپر خاک پھینکو یہ اندھی سوسن ہماری نبی دشمن سوتی سوتی جاگی آنکھیں ملتی گی
 اری سوسن عقل کی دشمن تو کچھ دیوانی ہے یہ کس کی نانی ہے میں اسکی وہ نواسی ہوں اسکے
 خون کی پیاسی ہوں یہ دانا دشمن ہے اسکا نام نہیں ہے خیر جلیلہ بواہو سو ہوا خوب یاد رکھ
 دل شاد رکھ کسی کے برا کہے سے کسی کو میوفا کہے سے بوا کیا ہوتا ہے اچھا کہی برا ہوتا ہے مثل
 کوٹون کے کونے ڈھونڈتے مرتے شام کے مرنے والے بھونڈتے مرتے لوز کیہ بیگم ہو چکا ب
 اودھم اپنی تقریر پوری کرو عورتوں کی توقیر پوری کرو اچھی عورتوں کا نام سناؤ بے اعتبار
 اعتبار بڑاؤ ذکیہ بیگم نے کہا چھو کر ہی دھم نہا مجھے خدا کی دُعا تھی میں ذکر سے باز آئی
 یہ بے اعتبار ہے خبر ہے جیسی مردار سے یہ قائل ہوگی نہ مائل ہوگی بات کہہ کر جاتی ہے کفر
 کب ایمان لاتی ہے میں نے اس عورت کو بھیجا بے غیرت کو فوجہاں کا حال بنایا اسنے
 اوسپر الزام لگایا یہ نہ بھی فوجہاں بے فوج بے سامان کیا عاقلہ کرتی بیچاری کیونکہ مقابلہ کرتی
 بیچاری لاچار تھی بے بس تھی اوسکو مال کی کیا ہوس تھی بادشاہ ظالم تھا زبردست حاکم تھا
 اوسنے ظلم کیا لشکر کو حکم دیا تیار ہو چڑھا جاؤ جبر سے پکڑ لاؤ جو کیا جاہگیر نے کیا یا فوجہاں کی

تقدیر نے کیا شیرا فگن مارا گیا مال متاع سارا گیا نوجہان پچڑی آئی یہ وفا ہے نہ بے وفائی
تم ٹہریا سے پوچھو کوئی جردا سے پوچھو اری شیطان بے ایمان ایمان سے کہہ اوساں کہہ نوجہان
بیچاری اپنی جان پیاری کیونکر بچاتی کیا جھکولاتی تو چھڑانے جاتی تو بچانے جاتی اری بادشاہ سے
بادشاہی سپاہ سے کوئی لڑے کوئی بھڑا ہے جو اشرف النساء رتی قضا کا دہن پکرتی تو تباہی
کیا کرتی بے اجل آئے کیونکر مرقی لاچا تھی محبوب تھی ہر طرح سے معذرت تھی بادشاہ نے جو حکم دیا
وہ غریب نے قبول کیا نہیں نے کہا بیگم تمہارا کہنا سلم نوجہان نزیب بیونا بے نصیب نزعہ
میں بھنسی تھی ہر طرح اوسکو بے بسی تھی مگر یہ کرکشی تھی اس طرح وہ مرکتی تھی خصم کے مرتے ہی لڑائی کے
ہر تے ہی جان کھوتی تبیں موتی اگر جان ہار ہوتی وفادار ہوتی ضرور ہی کرتی وہ یوں ہی مرقی
نوجہان کا ہات نادان کا ہات کسی نے پکڑا تھا اس میں کیا جھگڑا تھا اوس بیونا کو اوس بیچا کو
کیا بے اختیار تھی کون سی دشواری تھی اپنا دل سخت کرتی یہ کام بخت کرتی وہ کچھ تہی کہتی
نہر سیکر سو رہتی بادشاہ اس کام سے زمانہ کے الزام سے خود ہی سچیتا پھر کسی کو نہ تا اگر نوجہان
اوس نادان کو آبرو کا خیال ہوتا غرت کا ملال ہوتا چھری مار کر مرجاتی وفامین نام کر جاتی ذکر کی
جھیلتی اپنی جان پھیلتی پھر چھی رہتی میں برا نہ کہتی خاوند کی حرمت خاوند کی عزت اس طرح بڑا
نہ ہوتی غیر حیکہ آباد نہ ہوتی ذکیہ بیگم نے کہا بی آلا گاؤ تھقبا ایک نہ شد دوشد بولا جھنگلی نہد بوبی
فیروزہ خانم تمھیں میرے سر کی قسم یہ پلید عورت مرد کی ضرورت نوجہان کو دل پریشان کو
کیا تبیر بتاتی ہے تقدیر سے لڑاتی ہے کہتی ہے نوجہان بدحواس بے اوسان بن آئے مرجاتی
خدا سے بگرجاتی غرائل سے جھگڑتی اپنی قضا سے لڑتی شامس عورت بس اس عورت تیرے دیو
کی صفائی شیطان نے تیری مسم کھائی اتا عورت کی زبان کو بے غیرت کی زبان کو قازہ نہیں
لگام نہیں حرزدگی کے سوا کام نہیں بھاڑا نہ کھول دیتی ہے جھوٹ بول دیتی ہے درگور درگور

موئی آخر عورت ہے یا چرخا موئی بیٹری نہ رنخا ارسی نگوڑی منہ زور گھوڑی ہوش کی بنوا ذرا ترنجا
 یہود کہتی ہے میٹھی بھدکتی ہے جامہ سے باہر نہ ہو پاجامہ سے باہر نہ ہو بی بڑی آنا دیکھا اس کا خنا
 تقدیر شاقی ہے تدبیر تاقی ہے جمیلہ بولی اسے ہے بیگم خدا کے لئے گھر گیا دم اب تم کچھ نہ کہو غنا
 ہو رہو اپنی تعمیر پوری کر دو جوتی افدھی دھرو اسکی زبان موئی پریشان تیغی کی طرح چلگی
 کتیا کی دم برابر بیگی ہان جمیلہ سچ کہتی ہے بات بھگڑے میں رہتی ہے لے دوا آگے سن اتنا چنگی
 اور پن کیوں دوا جان بے اوسان اشرف النسا خراب تھی گر خاندانی نواب تھی زرا لون سے
 اچھی تھی اشرفون کی بچی تھی تجھ سی خوشامد خوریاں سودو سوچو کریاں اوکی چپی کیا کرتی تھیں
 بیٹھی کتیاں دیا کرتی تھیں تو ادس کو برا کہتی ہے با وفا کو بے وفا کہتی ہے او سپر نام دھرتی ہو ارسی
 الزام دھرتی ہے خاک پڑے تجھ پر تو نام دھرے او سپر بس ذکیہ بیگم غصہ کو کرو کم سنو بہن اگر
 بندھی بہن فورہ بہن کے پاس ہوتی فورہ جان قبر میں سوتی یہ رسوائی نہ ہوتی جگ ہنسائی نہ
 ہوتی اچھا دوا اور سن فورہ جان کو نہ پن میں اور سناتی ہوں ایسے نام بتاتی ہوں جنکا آنا
 بڑا رتبہ ہے مردوں کا اور خطبہ ہے لے انگلیوں پر گرن تو حساب کئے ہوں ہان بیوی معلوم ہے
 برائی میں سبکی دھوم ہے خیر ذکیہ بیگم موسم غیر موسم نام چھانٹ کر نکالو جی میں نہ رکھو کہہ ڈالو میں
 جانتی ہوں بے شک کی کب انتی ہوں اچھا تم تاؤ اور کچھ سناؤ دوا پانچون عورت دیکھ حیا کی
 صورت نور کا چہرہ بلور کی رنگت شرم کی تپلی وفا کی صورت نیک سیرت نیک چلن نام بڑی
 فطرت شیرین یہ اوسی زمانہ میں تھی بد چلنوں کے بہکانے میں تھی زرا لی صحبت میں لاؤ باقی صحبت
 میں دن رات رہنے سے بروں کے کہنے سے بیچاری بگر گئی برائی میں پڑ گئی تھوڑے دن میں
 چھوٹے بن میں ہوش آیا منہل گئی بصحبت سے ٹھگئی اللہ نے ہدایت کی دل میں نیکی ڈال دی
 با وفارہ پراگئی نیک رستا پاگئی بڑی ماد میں چھوڑ بدنامی کا شیشہ توڑ پارساؤں میں ملی با

مین ملی پھر ساری عمر اپنی پیاری عمر عبادت میں کھوئی وہ بدنامی دھوئی واہ وا بیگم تم جو بیگم
 ماشاء اللہ بیان بیان پر حیلہ قربان وفا کو تم نے آئینہ بنادیا بیوفا کا منہ دکھادیا بیگم جسکو چاہو
 اپنے سات نباہو جھنڈے پر چڑھاؤ بانس پٹھاؤ چاند بناؤ سورج بتاؤ زمین سے اڑاؤ۔
 آسمان پر پھونچاؤ کیا کروں کیا کہوں کچھ کہہ نہیں سکتی چپ بھی رہ نہیں سکتی میری خطا معاف
 ذکیہ بیگم انصاف کرو اگر یہی وفا ہے او یہی حیا ہے بیوی آگے نہ کہو چپ ہو رہو مجھے
 خفت ہوئی آگے کو نصیحت ہوئی بیگم دل کو صاف کرو اب وفا کو غلاف کرو اری پھیل پانی سن
 گندک کی دیاسلائی سن آہا بیگم خوب کہی مین کام کی تو رہی مین نہ ہوں تو کام نچلے گھوڑی خانے
 نہ جلے چل دور ہو دیوانی اب بات نہ کرھیانی پھلے بات کا سیکھ دستور پھر معاف کراؤ قصو
 ابھی بات کا سلیقہ نہیں آیا گفتگو کا طریقہ نہیں آیا بات وہ کہہ دکھو پیاری لگے نہ وہ بات جو چہرے
 کٹاری لگے چل بے نسب کان کھول اب چھٹی عورت کا بڑی باعصمت کا تو احوال سن گئے
 سر کوہن دیکھ سلیم سلطان بیگم جو پارسی مین مریم اکبر بادشاہ کی بیاتھا دوسری بھتیجی دوسری
 زلیخا زلیخا شہور ہو بہو دیکھو حور اللہ کی حکمت سے اسکی قدرت سے سلیم سلطان کے ہاں
 ایسی بایمان کے ہاں جہاں گیسٹا بیو کھرے کے ہاں کھوٹا ہو بڑے کام کرے آکا کو بدنام کرے
 پرانی عورت کسی کی حرمت جبر سے چھین لائے منہ پر داغ لگائے باو شاہی کو رسوا کرے
 ایسے کام بیوفا کرے بھیل تو نے نا چڑیل تو نے نا تیرے مردوں کی بیدردن کی یہ شرارت
 ہے یہ حکایت ہے ساتوین قد باری بیگم سخاوت مین حاتم شاہجہان کی جو رو اگر دیکھو کچھ تو
 بڑی عیاش کرتی عیش عیش کرتی دیکھ کر تاب نہ لاتی صورت دیکھی نہ جاتی ددا یہ سمجھ لے تو حنت
 کی حور ہو بہو اسپر قلند بیوی چھپی خامی مولوی عاقلون مین مقل تھی پڑی لکھی کامل تھی جمعہ
 دن نام بنام گن گن شہر کی عورتوں کو اکثر نیک بختوں کو اپنے محل مین بلاتی خاطر کرتی کھانا

کھلاتی غریبوں سے سلوک کرتی تھی عزیزوں سے سلوک کرتی تھی آٹھویں جہان آرا حسن میں پناہ
 قنداری بگیم کی بیٹی پیاری بگیم کی بیٹی بیٹوں میں چھوٹی سر سے لیکر تا چوٹی خوبی کی تصویر مجنوں
 کی تصویر نیکی میں انا کے مقابل ہنر میں اوس سے کامل کہتے ہیں حنا کا عطر جب کا کتابوں میں
 اسی نے ایجاد کیا مردوں نے یاد کیا جہان آرا بگیم دوسری میرم ایسی خوش تقریر تھی اوکی
 ہر بات میں نظر تھی سننے والے لڑکے بالے سکر فریفتہ ہوتے تھے باتوں پر شیفہ ہوتے تھے ہر بات
 میں نیک تھی دفا میں بھی ایک تھی نوین زیب النساء بگیم واقف ہے سارا عالم عالمگیر کی بیٹی
 علم کی تحصیل سمیٹی دوا تو جانتی ہے اوسکو پہچانتی ہے کیسی دیکھارتھی کیسی تیر طرار تھی طبیعت
 کی ظریف مزاج کی لطیف ہر علم سے ماہر بڑی نامی شاعر عام مردوں تمام مردوں اوکے
 شعر یاد کرتے ہیں شعروں پر صا د کرتے ہیں سنے ساری عمر اپنی پیاری عمر کنوا پرین شعر
 اور سخن میں بیٹھ کر اوردی بیاہ کیا نہ شادی جمیلہ نے پوچھا بگیم تمہیں اللہ کی قسم یہ بات تو بتا دو
 نئی بات ہے سبھا دو زیب النساء نے اوس پارسانے یہ خلافت دین کیا بیاہ کیوں نہیں کیا
 اسکا کیا سبب ہے یہ تو نیا سبب ہے بس جمیلہ نے دے کچھ مجھے لگے کہنے دے یہ بات تو پوچھ
 برنامانے دوا کا قبیلہ اچھی بیوی بتا دو قربان جاؤں نادو بات ٹھکانے کی ہے دوا کے جلائے
 کی ہے اچھا چھو کر سن وفادار کی دہن زیب النساء نے اوس باوانے اپنا بیاہ نہیں کیا
 مرد سے نباہ نہیں کیا اسکا کیا سبب مرد کیسے یو فاسب اسلئے بد اعمالوں سے انہیں
 مالوں سے اوس نے نفرت کھائی اوسکو غیرت آئی مردوں کی عادت بے درد کوئی نصلت
 اوکی یو فائی اوکی کج ادائی خوب جاتی تھی سب کو جاتی تھی سب کو دوست اوس نے
 پیر نہ رکھا اپنا لہو تیر رکھا اب بڑھیا کہنکاری جمیلہ کو لککاری اری چاری بانڈی گوازی کہینہ
 ذات موئی کوئی دسہرہ کی جور و ہولی تو انجان سے ذکیہ سلطان سے بیاہ کا سبب پوچھتی ہے

انجان چھی کیا جانے نادان ہے اوکی بلا جانے مجھے پوچھین تاؤن مجھے سن میں ناؤن حال
 مجھے معلوم ہے جسکی دنیا میں دہوم ہے اچھا نانی جان تم گاؤں گا کر بھاؤ بھی تاؤ سن بے نسب
 تجھ پر خدا کا غضب غیب سے ٹوٹے میری جان چھوٹے ارے زیب النساء وہ زیب النساء ایسی پاپا
 تھی عشق باز کیا تھی جہان میں مشہور ہے ہندستان میں مشہور ہے وہ بے یار ہی رہی پھر بھی
 رویا ہی رہی اوسکو کون برا کہے کسکو غرض یوں فلکے کسکا مقدور ہے وہ بیگم ہے حضرت مثل ہے
 نوسو چوہے کھا کے بی حج کو چلی ذکیہ سلطان بیگم سنکر بھت جلی کہنے لگی اچھا دوا اور کچھ کہہ لے سوا
 بخین بیگم خفا نہو واری بدرہ ذرا نہو بات ساقی جاؤ جواب پاتی جاؤ تمھاری زیب النساء
 پیاری زیب النساء دیکھو کیا کام کیا باپ کو بذا کیا دم مارنیکا کام بخین زبان ہلانے کا مقام
 بخین سچ یہ ہے زیب النساء بقول تمھارے پارا عالمگیر کے ڈر سے کچھ تشہیر کے ڈر سے خاموش
 رہی پردہ پوش رہی اس تدبیر سے سچی کچھ تقدیر سے سچی باپ کی بندی تھی مجبور وہ بندی تھی اگر
 قیدی نہوتی اوسکو پابندی نہ ہوتی شہزادی کہل کھلتی کشتی لڑتی ڈنڈ پستی قید سے پردہ دھارے رٹوا
 الزام رکھا بیگم تم زیب النساء کو غت والی رسوا کو باوانہ بناؤ یہ طرہ نہ لگاؤ اب تم بات کو نیو
 گڑے مردے نہ اکھٹرو کہو تو میرے سے کہو وفا میں میرے سات رہو میری پیاری ذکیہ فہین واری
 ذکیہ بھولے سے کسا نام لیا یہ کسا ذکر کیا جسکو زمانہ یگانہ یگانہ برابر کہتا ہے کیا کیا کہتا ہے
 ذکیہ نے جگر کہا اب دھرم نہا قضیہ تمام ہوا آخر یہ انجام ہوا زیب النساء پر بھی بن گئی وہ بھی بٹی
 میں سن گئی آسمان گرا قیامت آئی عورتوں کی شامت آئی بڑی آنا اب میں سببے سبب میں
 بڑھیا کو نوچی ہوں اسکے جھوٹے کہوتی ہوں ہاں بی اسکا فرج پوچھو جمیلہ سے علاج پوچھو وہ ذرا
 دیکھیں گی نبض پھر اسکی ہوگی روح قبض اچھا آتا رہو اب کچھ نہ کہو سن بڑھیا ڈھڈو زندہ شیخ سڈو
 تو جان تیرا دھرم زیادہ کہیو نہ کم سچ سچ بتاؤ سچو برائی مجھے سمجھاؤ سچو تباہی النساء کے اوس پارے کے

ہیرے جڑے تھے یا کڑے پڑے تھے اسے بی چپ ہو رہو بس آگے کچھ نہ کہو تم تو وہ حال چھپتی ہو بال
 کھال پچھتی ہو میں کیا کہوں کیوں برا کہوں ہاں وہ لوگ کہتے ہیں جو دنیا میں رہتے ہیں مردے
 کہا کرتے ہیں کتابوں میں پڑھا کرتے ہیں چوری چوری عالمگیر سے عاقل خان وزیر سے پیغام سلام
 ہوتے تھے دن رات یہ کام ہوتے تھے خط و طعنا کرتے تھے رقعے پرچے آیا کرتے تھے شروع میں
 باتیں چھپی خفیہ سو فائین ہمیشہ جاتی تھیں کہاریاں پھونچاتی تھیں آخر کو بھانڈا پھوٹا جب وہ ٹپک
 چھوٹا عالمگیر تک سب روگئی زیب النساء روگئی پارسائی کھل گئی برائی دھل گئی غرت کی خاک اوڑھی
 حرمت کی ناک اوڑھی پھر جبر سے بیٹھی ذرا صبر سے بیٹھی عالمگیر عقلمند تھا شرع کا پابند تھا بات
 سن کر مال دی خبر کان سے نکال دی بڑی ہشیاری کی وفاداری کی مردی کا کام کیا غصہ کو
 حرام کیا بڑی چھپا دی شہرت بادی مروت نے نچا ہا آدمیت نے نچا ہا کس شان سے
 کس زبان سے عاقل خان کو دانا دان کو وزیر کیا تھا مشیر کیا تھا کس ہات سے غدا دے
 کس زبان سے جواب دے کچھ دفانے روکا کچھ حیا نے روکا برا بھلا نہ کہا چپ چاپ ہڈی رو
 ذکیہ بیگم دیکھا دفانے کا دھرم عالمگیر نے نگلی شمشیر نے کیسی عقلمندی کی وفا کی پابندی کی
 غصہ پی کر رہ گیا دل پر رنج سہک رہ گیا وفاس کا نام ہے میوفا کا وہ کام ہے سمجھ لو زیب النساء کی
 اوس بیگم کا تختہ اکی یہ حقیقت تھی وہ ایسی عورت تھی تم کس کا نام لیتی ہو وفا کا خطاب دیتی ہو کہ
 سلطان میری جان وہ تو شوہر ہے نور علی نور ہے اسکی تقریر ہے اوسکی تحریر ہے اوس
 ظاہر میں اکثر مرد سے ماہر میں یقین جانویوی تم سچ مانویوی زیب النساء کو فریب النساء کو قلع
 بن نہ آیا اوسنے قابو نہ پایا اگر وہ مجبور نہ ہوتی ضرور ہی ایمان کرتی وہ مثل ہوئی قہر و دیش
 سجان دیش دل میں سوز خم جگمگین سورش کچھ ناموس کا خط کیا کچھ باپ کا ڈر کیا شہزادی
 مضطر اندر ہی اندر غم کھایا کی دل کو بہلایا کی بس بے شک التجا ہے دم آگے نہ کہو او تم خفا

نہ ہو جاؤ آپ کہو نہ مجھے کہنے دو بس پردہ ڈھکا رہنے دو چلو کوئی تازہ فکر کرو کسی اور کا ذکر کرو کہ
 نے کہا بڑھیا تیرا جائے کھوڑا جلسا زعوت زبان دراز عورت کسی کو اچھا نہیں کہتی ذرا چپ نہیں
 رہتی اسکی زبان میں نوا سیر سے حلق کے اندر بوا سیر سے گھوڑی بدلا ہے اسکا دماغ چلا ہے
 کیسکو دیکھ نہیں سکتی جردا بکتی ہے اور بکتی اچھی بری کو نہیں جانتی کسی کو اپنے سوا نہیں مانتی دنیا
 بڑی یہ اچھی بڑی وفادار کی سچی خصم کو گلنگلا گور میں سلا سرخرو بنی مردوں کی جنی موٹی پڈ
 صاف گھوڑی انصاف اب انکھیں چار کرتی ہے ستم بات مردار کرتی ہے اجڑی کو حیا نہ تیر
 باتیں دیکھو گر اگر مہین ہنسکر بولی بس بس بھت بولی بیگم اب کچھ نہ کہو بنو جاؤ تم سور ہو شکو کہیں
 کہنا ہو نیک نامی سے رہنا ہو پھلے تم غصہ کو تھو کو پھر زبان کی گھڑی کو کو دوسرا ذکر سناؤ اور پارا
 نام تباؤ جمیلہ نے کہا بیگم دل پر نہ لاؤ غم یہ تو برابر بیگی مردوں کو بیگی تم تو شاہجہان کی
 حاکم ہندوستان کی باوفا جو روکا بادشاہ کی ابرو کا حال سناؤ جلی کو جلاؤ پھر دیکھنا یہ موٹی
 تم سے ضرور قائل ہوئی نہیں جمیلہ یہ ڈھڈھیلہ ہارگی نہ قائل ہوگی یہ تو مردوں پائل ہوگی
 یہ عورت بے غیرت اسکو بھی برا کہیگی بے کہے نہیں ہیگی خیر جمیلہ میں کہتی ہوں پھر طعنے سہتی ہوں
 لے دو اور سن تو اسکو بھی پُن متنازع محل ارجمند بانو کو وفادار عقلمند بانو کو جانتی ہے پہچانتی ہے
 کون تھی کیا تھی یونانی باوفا تھی تجھے خصم کی تم جہان تو نے لیا جنم سچ بتا چھوند شیطان تیرے
 سر پر چپ نہ کہہ کہ میرا لہو پئے نہ تو پئے اس عورت پر بامروت پر تو کوئی نام دہرے
 اوپر تیرا نہ کرے جمیلہ بولی واہ وا دور پار نکرے خدا بیوی تم کو کیا ہوا ہے کوئی وقت اچھا کوئی
 برا ہے تم زبان سنبھالو بری فال نہ کھالو تمہارے دشمنوں کا تمہارے بدظنون کا مردار لہو پئے
 دوور پار لہو پئے موٹی اپنا کلیجا کھائے اپنے کنبہ کو گل جائے میری بیگم ایسی ستم مجھے نہیں
 بھاتی خوش نہیں آتی سبحان اللہ راہ بے راہ تم کیا کیا کہتی ہو اپنے دشمنوں کو برا کہتی ہو۔

اس ڈاؤن کا کیا ہے تمہارے لئے برا ہے یہ تو بلا نوش ہے سوئی سیہ گوش ہے اپنی بوٹیاں کھائے
 میری جوتیاں کھائے قصائی فی کو کھو علاج کرے کل مرقی آج مرے بیوی کو بکواتی ہے چھپرے غصہ
 دلاتی ہے مین تو جب جانوں اسکو جب مانوں یہ پوری زالی ہے رستم کی سالی ہے کچی
 منہ پر رکھے پھر اسکا سلامت رہے کیا کروں یہاں اسوقت مہمان کوئی شہزادی نہ ہوئی تھانا
 دیکھتی سوئی شکستہ مین داغی جاتی سولی پر پہنچی جاتی بدن پر گل دے جاتے حلق مین بانس کئے
 جاتے پھر حقیقت کھلتی اسکی زنگت کھلتی نانی کو مزہ آتا اسکا غور نکل جاتا یسکر بولی ذکیہ
 چوکر سی چھوڑ قضیہ دیکھا تیرا بل کس کہہ چکی آٹھ دس بڑیا دیوانی ہے تیری تو نانی ہے بستی
 بکنے دے اسکا حلق ٹھکنے دے آخر بک بک کر ٹھکے گی جب یہ ذرا دبے گی ساری دنیا جانتی
 ہے متنازع کو مانتی ہے کل مرد واقف مین بے درد واقف مین وہ جیسی گیم تھی عورتوں مین
 مریم تھی نیکون مین نیک لاکھون ایک پارسائی مین لاجواب دفاواری مین انتخاب دنیا کو کوٹو
 ڈالو چراغ لیکر ڈھونڈ ڈالو ایسی مٹی محال ایسی نکلی محال جیسے جی جسکی زندگی آرام سے گزری
 نام سے گزری مونے کے بعد بھی فنا ہوئے کے بعد بھی اسکا نام رہا نیک انجام رہا اسکا کیا
 شاہجہان او سپر دیوانہ تھا شمع پہ پروا نہ تھا دن رات جو روکا اسی ماہ روکا نام جپتا تھا کلمہ پڑھا
 تھا یہ سارا اثر شاہجہان پر متنازع مین گیم کی اپنی فیتہ بہنم کی وفا کا حیا کا تھا جو بادشاہ مبتلا
 آہستہ کسی شاہ کو کسی راہ بد راہ کو پہننے کہین شاہین جسکو جو روکی گھر کی آبرو کی محبت کا
 مرض ہو ایک غرض کے سوا غرض ہو متنازع مین وہ بیگم تھی نیک بنتی مین رقم تھی ایک ایک کے
 دکھ مین ایک ایک کے ٹکھ مین آپ شریک ہو جاتی دور کی نزدیک ہو جاتی با دفانے مرنے
 وقت دینا سے گزرتے وقت خاندان کو وصیت کی تھی اپنے سر کی قسم دی تھی اقرار لیا تھا
 یہ کہدیا تھا میرے مرنیکے بعد انتقال کر نیکے بعد تم کسی عورت سے دیکھو کسی ضرورت سے

دل نہ بھنسا، طبیعت نہ لگانا، دھوکا نہ کھانا، فریب میں نہ آنا، وزیر فریب دینگے، مشیر فریب دینگے
 خبردار خبردار، زہن زہنہار، میری اولاد کو نہ ستانا، میری بنیاد کو نہ مٹانا، دوسرے اکبر آباد میں
 میرے بعد میری یاد میں ایک مقبرہ بنوادینا، تاج گنج نام رکھوادینا، مگر میرا مقبرہ نایاب بنے، منظر
 لا جواب بنے، ہر جگہ مینے کا کام ہو، قبر پر کندہ میرا نام ہو، دور دور سے دکن نیشاپور سے لوگ دیکھنے
 کو آئیں، ثواب فاتحہ پھونچائیں، بس بی شاہجہان نے جو روکے آگے ہی میاں نے مقبرہ بنا ڈالا
 جو رو کو دکھادیا، ممتاز محل تھوڑے دن کے بعد ستر برس کے سن کے بعد جنت کو سدھاری سنا
 فہیم گوارہی کہہ دے مرد اچھا تھا، اپنے قول کا سچا تھا، جو رو نے جو کہا، ادھر قائم رہا، پھر دیت
 کے موافق نصیحت کے مطابق، جو رو کا کام کیا، اپنا بھی نام کیا، فہیم نے جھپک کر ادب سے رُک کر
 ذکیہ کو سلام کیا، بات تمام لیا، کہنے لگی آؤ بیگم، اب تم اور ہم مصافحہ کر لیں، بغض کو دھو دین۔
 میری بنو تم اچھی تمھاری بات سچی، شاہجہان بیوفا تھا، آخر تو مرد و اتھا، ایسی ہی اور مرد ہوتے ہیں
 بیوفا بیدرد ہوتے ہیں، بیوفا بی گرتے ہیں، بے اعتنائی کرتے ہیں، شاہجہان نے جیسی کی جیسی
 ایسی جیسی کی جو رو کی وصیت کو، اسکی نصیحت کو، با دفانے مان لیا، ہنسنے تنے جان لیا، اے مرد کو
 برکلیا، یہ الزام کیوں لیا، تیری تعریف ہوئی، میں خفیہ ہوئی، بیوی تنے نا ہوگا، اگر کچھ پڑا گنا ہوگا
 شاہجہان نے، بیوفا انسان نے، اپنی وفا کے بعد، اپنی جیسات کے بعد، جو رو کا سات نہ چھوڑا
 رفاقت سے منہ نہ موڑا، وفا کو توڑا، سات رہ جوڑا، اسی مقبرہ میں گڑا، جو رو کی بھلیں جا پڑا
 یہ تو فہیم نے ایسی کہی، ذکیہ سلطان رہی ہی، بے اوسان ہو گئی، کہہ کریشمان ہو گئی، نیلی پلی ہونے
 لگی، آخر چڑ گئی، رونے لگی، منہ پھیر کر کہا، اس مرض کی کیا دوا، بھلائی بُرائی ہو جائے، وفا بیوفا
 ہو جائے، درگور دفع دفان، جیلہ پر سے قربان، کیسی بے غیرت ہے، بے تیز عورت ہے، موئی
 حواس باختہ، آؤ کی دم فاتحہ، بات کہنے نہیں دیتی، قائم رہنے نہیں دیتی، رستہ میں توڑ لیتی ہے

نیا لگ جڑ لیتی ہے ایسی کا کیا علاج کل قائل ہونہ آج وفا کا ٹک ملا دیتی ہے بے محکا فانیہ لگا دیتی
 وفا کا نام ہو گئی ہے جرو کا تکیہ کلام ہو گئی ہے جمیلہ بچپن بولی بیگم اسپر الٹون کھٹولی موٹی بڑبڑاتی
 ہے مرغی کڑکڑاتی ہے بیوی تم نہ ڈرو کچھ خیال نہ کرو بے ایمان جھوٹی دغا باز ہے اسکی بات
 گنبد کی آواز ہے بانجھ بیلہ عورت بے شرم بے غیرت نگوڑی ایسی ہے ارنی بھنسی ہے
 سب کچھ کہتی ہے طعنہ بھی پہنچتی یخیں بولتی بھینڈن کھولتی اشرف زرلے گورے اور کالے نورانی
 ہن کسکے طفیل شہزادین اس سے کہو بٹ دہرم تیرے پھوٹن کرم پھلے خیال کر پھر کیسا دھم
 مرد کو کس نے جنا کسکے پیٹ میں بنا لے مجھے سُن یہ آدمیڑ میں مرد نے یون جنم لیا نو مہینے عورت کا
 لہو پیا عورت بچاری نے مصیبت ماری نے دو برس دوپلا کر دزات چھاتی سے لگا کر جان
 طرح رکھا ارمان کی طرح رکھا پالا پوسا بڑا کیا موٹا سٹنڈا کیا بچے سے جوان بنایا یون انسان بنا
 تربیت سکھائی آدمیت بتائی جب حیوان کو عقل آئی دیکھ عورت کی بیوفائی مرد کی یہ نسل ہے
 وفا کی یہ اصل ہے وفادو د کا ثمر ہے ما کے خون کا ثمر ہے تو نسل کو جان لے پھر اصل کو مان لے
 کیسی ہے کیا ہے کس کی حیا کی وفا ہے عورت میں وفا نہ ہوتی پھر مرد میں ذرا نہ ہوتی مرد نام نہا
 عقل نہ کہلاتا یہ تیرے مردے یون شہر ہوئے عورت تربیت نہ بتاتی مردوں کو وفانہ آتی
 تو انکو نہ روتی وہ مثل ہوتی مٹھی باندھے آتے ہات پارسے جلتے تجھے باور نہ آئے شاکش
 رہ جائے میں اور طرح سناؤں جوتی لیکر سمجھاؤں چل اوجھال سن دوسری مثال سن دیکھ
 کیا مثال ہے یہ نیا خیال ہے سیپ کے اندر موتی جب کا نام گوہر موتی پیدا ہوتا ہے کیسا ہوتا ہے
 کیا کیا آبرو پاتا ہے کہاں کہاں جاتا ہے بادشاہوں کے خزانوں میں شہزادیوں کے کانون میں
 سنگہار ہوتا ہے گلے کا ہار ہوتا ہے موتی کی قیمت موتی کی شہرت سیپ سے ہوتی ہے ایلے
 وہ موتی ہے سیپ نایاب ہوگی موتی میں آب ہوگی پسند آئیگا قیمت پائیگا گندی سیپ ہوگی

پھوٹے کی پیپ ہوگی بے آب موتی ہوگا خراب موتی ہوگا کوڑیوں میں بکے گا دواؤں میں پسے گا
 کیوں دوا کیسی کہی گردن ہلا کیسی کہی کلیجے میں چپی ہوگی دل میں کہپی ہوگی لے اب قائل ہو جائیں
 ایسی تو بھی سنا بول دے مراد اڑنی بے مہار عورت با وفا ہے یا بیزامرد وہ ہے نہیں تو یاد رکھو
 فہمین ذکیہ تیری جان کی دشمن خوب ٹھیک بناؤنگی ناک چنے چوٹوں کی جمیلہ بھر پہلو ہٹک
 چٹ چٹ بلائیں لینے لگی بیوی کو دعائیں دینے لگی فہمین کا منہ چڑایا بڑبھا کو جلایا شیطان کی
 مشک کر کہنے لگی بیگم کو اللہ کی امان میں مدتے میں قربان آہا کیا شال دی ہے کیا فیصلت ثابت
 کی ہے نانی کی بات جھوٹی داسیات خرافات ہوگئی نانی کو مات ہوگئی اب بیٹھی بسورتی ہے بار بار
 مجھے گھورتی ہے موتی اب بھی زمانہ عورتوں کو کبھانی الٹی بولی پھر منہ کھولی اس موتی کا غا
 ہوئی کا کولا ہے اور میری لات دیکھنا اسکی اوقات ذکیہ نے کہا چھوڑی بڑبھا کے چھری نہ بھونکی
 ذرا کان لگا میری سنے جا تو شالوں کو دیکھ نئے خیالوں کو دیکھ ایک شال نہیں ایک چٹا
 نہیں نہ شالیں دون کی اس سے جواب لون کی پھر میری تقریر کی کچھ میری تدبیر کی
 ذرا صداقت ہوگی اسکو بھی خفت ہوگی شعرا بتوا ڈھونگی ایک سونکر کے آج طے رہی
 گفتگو کر کے فہمین بولی بیگم تمہارا کہنا مسلم پھلے تم باندی کو ردو پھر بیوی جھکو کو شیطان
 کی جنی چھاری اشرف بنی تھکا رہی تھکنی یاد آو تہنی موتی اٹھل گئی ہے آپے سے نکل گئی ہے
 چھوڑی بلا ہے موتی کا داغ چلا ہے کسی کو دیکھ نہیں سکتی اسکی زبان نہیں بھکتی ذکیہ بولی دوا
 بس تو نے بھی کہلین دس تو کچھ خیال نہ کر نواسی کی بات پر کہتی ہے بکنے دے بک بک کر
 تھکنے دے تو عقیدہ ہے یہ جمیلہ ہے تو سمجھا رہو کہ اتنی ہشیار ہو کر ہنسی کی بات سے مسخری
 کی گھات سے خواہتی ہے بغڑا ہوتی ہے جانے دے پڑھیں بچوں سے بھڑ نہیں تو مجھ
 سے مخاطب رہ میری سن مجھ سے کہہ انورہ کی دوا ایمان دہم سے بتا دنیا جہان میں دین

آسمان میں عورت پیاری نہ ہوتی یہ تقدیر جاری ہوئی مردوں کیونکر ہوتے وفا کو کیونکر رونے کیوں دوا
کچھ بڑبڑا برسات میں ہوتے سبزہ کے سات میں ہوتے کھیت سے اُگتے ریت سے اُگتے دریا
نخلتے پانی سے اُبلتے فہین بولی بس حد ہولی تو بکرو بیوی الزام نہ دہر دیوی یس آگے نہ بڑہو
کفر کا کلمہ نہ گھڑو خدائی کا انتظام نہ توڑو جھوٹی جھوٹی تک نہ جوڑو لو میری طرف مڑو صف کی
صف مڑو سوال کا جواب لو مثال کا جواب لو بیگم تمام جہان میں عالم کے سامان میں یہ مرد ہے
میرے ہمدرد نہ ہوتے نیکی عورتیں نہ بختی عورتیں کیا خاکی اڑے دیتیں مرغیوں کی طرح ستین
بیوی تم ہشیار ہو زمانہ سے خبردار ہو اوسان سے بتاؤ ایمان سے بتاؤ حکمت سے کون بنا
قدرت نے کس کو جنا کون ہوا فضل کون ہوا اول تم خدا سے پوچھو ٹھین دوا سے پوچھو حال کس کا
سونا تل جائیگا ہاں بی دوا میں بھی سنا یہ سب جانتے ہیں منکر ٹھین مانتے ہیں میں تو یہی کہو گی
قوم کی طرف رہوں گی پھلے عورت کی دنیا کی ضرورت کی خدا نے پیدائش کی زمانہ میں آرائش کی
کیا آدم کی پسلی سے بتا آدم کی پسلی سے پھلے کون نکلا تھا مرد فرعون نکلا تھا دنیا میں شہرت ٹھین
ہوئی کیا پھلے عورت ٹھین ہوئی اب بولتی ٹھین منہ کھولتی ٹھین سچ بتا دم نہ چڑا بول سچا کون ہے
قدرتی اچھا کون ہے اسے بی رہو جھوٹ نہ کہو اچھا وہی ہے سچا وہی ہے جو پہلے پہل ہوا
سب کا دادا مردو آدم نام علیہ السلام بس وہی فضل نمانے وہ پاگل تم نے پھلانا نہ توڑو
جان بوجھ کر چھوڑ دیا بیگم جھوٹ نہ بولو پھلے واقف ہو لو تم شہرین رہتی ہو گنوا ری بات کہتی ہو
بنو انجان بتی ہو پڑھکر نادان بتی ہو میری جان سمجھو ذکیہ سلطان سمجھو اول آدم ہوا پھر خوکا
جنم ہوا تم دادی کو تبا گئیں دادا کو چپا گئیں کیا دادا کے نام سے آدم علیہ السلام سے شاید
شراتی ہو خوکا پڑھت لگاتی ہو چل پرے ہٹ مٹی نہ چھٹ خیلادیلوانی ہم سے بد زبان
رہنے دے اپنی کہانی سنی ہوتی ہے پرانی ایک بار حکمت ہو گئی بے سرشتہ قدرت ہو گئی اللہ کا

حکم ہاتھ آتا ہے کہ بنائے کو کہا تھا مٹی کمانے والے پٹلا بنانے والے فرشتے بھول گئے بے شرعے بھول گئے
 مرد کاری کرتے بیدار کی گرتے وہیں کے کہار انارٹی دوچار اپنی قوم کے یا بنے مردوں کے
 مرد گار بنے تقویٰ غلط کر دی تخریر غلط کر دی قدرت بدل دی حکمت بدل دی خدا کو دہو کا دیا اللہ
 فریب کیا مردانی صورت بنا کر دائی ہو چہ لگا کر تصویر دکھا دی پسند کروادی اوسوقت ایک کسبت
 بتانے والا جتانے والا ہمارا طرفدار تھا ہمارا نعم خوان تھا جو بھید بتاتا اللہ کہتا ہاں ہمارا رفیق تھا
 کوئی اپنا شفیق ہوتا تو دیکھتے اول پہنے ہوئے سیکل یہی عورت بنتی یہی صورت بنتی ہمارا دشمن تھا
 مرد بطنوں کا قابو چل گیا نام نکل گیا دیکھ لے کسا قصور ہے سمجھ لے اگر شعور ہے یہی نہ تھا بیان
 غلط جانے اپنا سر کھا کا فر ہو جا لے اور بات خیال کر باوند آئے سول کر کیوں نہیں ددا پر فن
 ان مردوں کو بیداروں کو لڑکپن میں ہر ایک فن میں تربیت دیکر آدمیت دیکر بتا انسان کس نے
 بنایا مرد کو جو ان کس نے بنایا ادب کس نے دیا تعلیم کس نے کیا یکساں کام ہے تاکسا نام ہے واہ
 بیوی! ماشا اللہ بیوی تمھاری وہ تقریر ہے پانی پر کی لکیر ہے جس کا سر نہ پانو سورج کی سی ملی چھاؤ
 میری بیو عورت کیا عورت کی تربیت کیا وہ آپ کو دن ہے عقل کی دشمن ہے مردوں کو عقل مند
 وہ کیا سکھا لگی جاہل کیا پڑ لگی مردے ازل ہی ہے گل اول ہی ہے پڑ ہے پڑ لے آتے ہیں۔
 سیکھے سکھا لے آتے ہیں عورت اسلئے بنی ہے مرد کی ضرورت اسلئے بنی ہے گھر کا انتظام کر بچو کا
 کام کر سیکھ رہے طریقہ سے رہے اور کسی کام کی خین ملک کے اہتمام کی خین بس ددا گول چو
 تو خر گئی اوٹھ سو جا بے ڈول بات کرتی ہے خراب اوقات کرتی ہے اوپری دل سے وہ بھی نکل
 جواب دیتی ہے خراب دیتی ہے اے عورت بے غیرت تو ذرا غیرت کا غیروں کی مذمت کا
 کچھ لحاظ کر پاس کر چینی بھر پانی میں ڈوب مر گیہاں میں نہ ڈال دل کا بخار اب نکال ایمان کو
 صاف کر جی میں انصاف کر عورت کیسی قابل ہے مردوں کے مقابل ہے فیضیت یہ فزت

عورت ہی کو ملی ہے اللہ نے تعریف کی ہے جہاں میں عورت نہ ہوتی خدائی کی شہرت نہ ہوتی دیکھ لے عورت
 اس خوبصورت سے دنیا آباد ہوئی مرد کی بنیاد ہوئی بغیر عورت کوئی کام نہ ہوتا مرد کا نام نہ ہوتا تو یہی
 کیا ہوتا کوئی بھی مرد واہوتا فہمین نے تن تاکر موحیوں کو مات لگا کر ذکیہ کو جواب دیا بیگم خوب بیان
 بات سے بات کھلی عورت کی کرامات کھلی اللہ نے فرمایا ہے صاف سنایا ہے اِن کیڈ کن کھٹکے
 عورت شیطان کی نیکم قرآن میں لکھا ہے اللہ نے کہا ہے تحقیق عورت کا مکر بڑا ہے عورت کی ذات
 بیوفا ہے تم نے سنی تعریف کچھ ہوئیں خفیف بیوی عورت اسی نہ ہوتی پھوٹی تقدیر کو زور دتی ان
 عورتوں کی بے غیرتوں کی کوئی بات نہیں پوچھتا کوئی ذات نہیں پوچھتا کوئی اون کو دیکھتا نہیں
 خاک اون پھینکتا نہیں ابھی تم جانتی کیا ہو برا بھلا پھپھانتی کیا ہو بیوی انجان ذکیہ سلطان تم نے
 کہا اور کہہ نہ جانا پھر کہتی ہو میں دانا تمھاری جوڑل ہے اوکی وہ مثل ہے دلچ بخانوں انگن ہڑ
 پھیلا بیٹھیں کبھی ہڑا بس ذکیہ بیگم نکرو او دم لواب مجھے سنو تم سب مجھ سے سنو یہ بیوفائی کا
 چرچا یہ برائی کا چرچا پھلے ام سے نکلا حوا بیگم سے نکلا وہاں سے دنیا میں آیا عورت سے
 عورت نے پایا بیوفائی کا رویہ لڑکتا ہوا یہ جہاں تک پھونچا ہندوستان تک پھونچا ہشتی
 شہزادی عالم کی دادی مولے بلیس کے ٹکڑے تلبیس کے دھاقہ بین آگین گیہوں کا خوشہ
 کھاگین آپ بھی کھایا میان کو بھی کھلایا جنت سے نیار ہوئیں بلا میں گرفتار ہوئیں ام سے
 نکالی گئیں دنیا میں ڈالی گئیں آپ نکلیں آدم کو نکلوایا معصوم خنم کو نکلوایا دنیا کے کھنڈر سے
 بیوفائی کے مرے پائے اون کے دود کی تاثیر سے جو تم عورتوں کا خیر ہے سمجھ لو یہ بیوفائی کھلو
 فیلسوفی عورتوں کا حصہ ہوا گھر گھر مشہور قصہ ہوا بی ذکیہ بیگم تم حیو جم جم خانہ ہو تو بولوں
 بد مزہ نہ ہو تو بولوں برانہ انو تو کہوں نہیں چپ ہو رہوں مان مان کہہ تو چکی نہ سنو میری
 پیاری میں تمھارے واری عورت تو سلی بیوقوف ہے اسکی بڑی سلی بیوقوف ہے میری جان تم

ذکیہ سلطان تم نے کیا یہ ماجرا نہیں نا جلازمین گزرا نہیں نا ہنسی معلوم ہے زمانہ میں دہوم ہے
 موئے شیطان کے اسی بے ایمان کے فریب میں آگئیں خوادہوکا کھا گئیں بیگم کیا کہتی ہو کینہی
 کہتی ہو کسکا فریب کیسا دہوکا گر پین جیسے روٹی پر بھوکا حوروں نے سہایا فرشتوں نے دہسکایا
 کچھ بھی نہیں سمجھیں کھا گئیں خوشہ کا خوشہ اوڑا گئیں اسپر بھی صبر کیا ذرا دل چرب کیا بناؤ کا خیال ہو
 نہ بگاڑ کا لال ہو آخر یشتر پایا خدا کا تہرا دھایا جان کو خدا بنگایا دنیا کو اکربایا اپنے خصم کو
 ارم سے نکالا اس بھولے پن کا منہ کالا فرشتے ہاتھوں ہاتھ میان بیوی کو لیکر سات بہشت سے
 نکال لے دنیا میں ڈالے آتھاری داوی حوا بیجاری داوی حوا مینے کے بیابان میں آدم لٹکا کے کوستان میں
 ٹھوکرین کھلتے پھرے دونوں سڑکراتے پھرے ملاقات نصیب نہ ہوئی کوئی بات نصیب ہوئی
 آپ بھی خاک اڑائی آدم کی مٹی غیز کر دی نیک بخت کا کیا گیا آدم کا کھوڑا گیا عمر بھر ذلت رہی ارم کی
 حسرت رہی باد آدم بچا رہے وہ اللہ کے پیارے جنت کی آرزو میں بہشت کی جستجو میں خراب
 ہوئے روئے نیند بھر کر نہ سوئے آخر اللہ کو رحم آیا قصور عاف فرمایا آدم کو مینے بھجایا میان
 بیوی کو ملوایا تم ادب کی پوتی ہو کیون نام اور نکا ڈبوتی ہو اب تو ارضی ہو بن بیگم سن لیا دن کا دھکا
 بس اب چھوڑو جھگڑا مجھے بھی نیند نے پکڑا بکتے بکتے سر پھرنے لگا تھک گئی دل کرنے لگا ذکیہ ناک
 بھون چڑھا کہنے لگی دور ہو مغز نہ کھا بے چکی باتیں نہ بنا جرو پاگل نہ بجا تو بات کے قابل نہیں ہیں
 تیری سی جاہل نہیں عورت کو بات آتی نہیں ذرا جروا شرماتی نہیں بڑھیا بالکل پاگل ہے اسکی تو
 وہ مثل ہے آئے بجائے غلیل سے شوق گنجہ پھیل سے شوق جواب بن نہ آیا یہ ڈھکولا پھیلایا
 بہکی بہکی تہ بے تکی باتیں چھیڑنے لگی کچا سوت اودھ پیرنے لگی بس دوا بس گھٹ گیا نفس مجبور
 ہنسی ایسی تہنسی جروا نہیں بھاتی سنی نہیں جاتی اسے عورت بے غیرت شاید بزرگی سے یا تو
 میری تنگی سے جان بچاتی ہے بھاگ جاتی ہے ذرا ٹھہر بھاگی نہ جا ابھی اور سن دعا میں کیا ناتی ہو

شجکوتلشے دکھاتی ہوں مثل مشہور ہے ہنوز ولی دور ہے میرے پاس بے قیاس مثالوں کا سوا
 بڑا خزانہ معصوم ہے نہ سچے تیر تصور ہے پورا گودام بھرا ہے وفا کا مصالحہ دہرا ہے توں سنکر مثالوں
 بغلیں جہاں گئی پھر معافی مانگی لے اپنے کان کھول ذرا خدا لگتی بول اندھوں کی طرح نہ ٹولیو قندیں زر
 نہ گھولیو دیکھو عورت کی فضیلت دیکھو عورت کی لیاقت میں کیسی سنانی ہوں کیسا تیر بڑاتی ہوں
 ذکیہ میرا نام ہے وفا میرا کام ہے عورت کو اس قدر بناؤں گی پیغمبری پر پوچھاؤں گی اگر اونکو بیوفا کیسی
 اونکو کچھ بڑا کیسی دوزخ میں جا لگی اپنے کئے کی پائیگی تجھے میرے بڑیگا اللہ شجکوتلشے ناچکی ہے
 یہ راگ گا چکی ہے تیرا قول ہے جسر لا حول ہے یہ مرد نہ ہوتے ہمدرد نہ ہوتے عورت بچہ کو کڑختی ہے
 جواب نہ آتا شکل بنتی لے سُن جواب دل میں ہو بیتاب جب سے آدم ہوا آدم عالم ہوا دنیا کی بنیاد ہو
 مخلوق آباد ہوئی چار عورتوں کے ہاں بے خصم بے میان قدرتی اولاد ہوئی جو تیری داماد ہوئی ایک
 نور کی نوایں اِنکو آدم کی کنواہی ترکستان کی بادشاہ جکا ہوا تھا بیاہ اوس عورت کے پیٹ سے
 خاص قدرت کی لپیٹ سے ایک بارتین لڑکے ہوئے تینوں جین لڑکے ہوئے بڑے کا نام گل تھا ماک
 شکل بالکل تھا ساری قوم گل ترکستان میں گل اوس کی اولاد ہیں جو آج تک آباد ہیں دوسری ہمار
 سرتاج جس سے وفا کا رواج حضرت بیوی مریم اودن کی پارسائی مُسلم کس غرت کی تھیں کس حُر
 کی تھیں مرد بھی اونکی وفا کی شرم کی ادھیا کی سچی قسم کھاتے ہیں نام پر سر جھکاتے ہیں تجھے معلوم
 یہ سچی دہم ہے بنی زادی تھیں پاک نہادی تھیں عورتوں میں پیغمبر تھیں عورتوں کی انستھیں اُن
 حضرت جیسے ہوئے کیسے پیغمبر مسیحا ہوئے تو مریم بیوی کو اودن کی بزرگی کو کچھ مانتی ہے رز جانی
 کیا پیغمبر تھیں جیسے کی مادھیں تھیں چل انکار کجا اسکو بھی مگر جانا پیغمبر ہوتاں اوٹھا جانیم
 میں گھر بنا تیسری عورت جس کی کم شہرت کتنی رانی تھی یہ ہند تانی تھی اسکے ہاں بے مروت
 بے لگا و بیدرد کے چار فرزند ہوئے بڑے اقبال نہ ہوئے وہ لوگ کہتے ہیں جو ہند میں رہتے ہیں بیا

دیونوامی کی یا اور فقیہ زامی کی دعا سے کرامت سے ہوئے یا اللہ کی عنایت سے ہوئے بڑا بیٹا
 راجہ جد شہر تھا جو نہر کا افسر تھا چار دن رستم تھے مگر فہمیں سے کم تھے چوتھی عورت گننام بہت
 تنہا کی زمین میں تھی یاجین پاجین میں تھی اسکے ہاں غیبی ناگہان بڑی مصیبت سے اللہ کی قدرت
 سے بے مرد کے بیٹا ہوا جو چینیوں کا دیوتا ہوا ایسا حکیم و امیر تھا چینیوں نے مانا تھا اے فہمیں اب
 کچھ کہہ بول منہ ٹھٹھانی نہ اس فضیلت سے بھی اس شرافت سے بھی انکار کر جا غیرت سے مجا
 میرا قول جھوٹ کر دے عورت پر ہمت دہر دے اس پر بھی شک لائے تو دوزخ میں جا بس اتنے
 قائل ہو جا عورتوں کے شامل ہو جا بخت پڑ چکی برا بھلا سن چکی کم گم گفتگو لمبا ہم میں تو میں نے
 اپنا بیان وفا کی داستان حد کو چھو چا دی مرقع بنا کر دکھا دی تو نہانے جاڑ میں جائے خدا کرے پانے
 آگے پائے اے ہے بڑی آنا مشکل ہے اسکا مننا صدقے کروں یہی کو چور ہے میں دہروں میں کو
 جسے اتنی تیر نہیں کہتی ہے عورت کوئی چیز نہیں کیوں دہن میں یہ بتا بدن کچھ تو سمجھی بے آبرو سمجھی
 میں نے کیا کہا اب باقی کیا رہا پارسی ختم کر دی خدائی ختم کر دی میں دوا عورتوں کی بلا اگر تیرے
 مرد سے بے عورت پیدا ہوئے خضر میں یا الیاس میں ہم بھی اشرف الناس ہیں فہمیں بولی زبان
 بلقیس نبویا مریم بیان کے آگے زبان کے آگے خندق ہے نہ کھائی تمہاری ہر طرح بن آئی ہے
 تمہارے منہ لگے کون تمہارے سات بکے کون تمہارا وہ حال ہے تمہاری وہ مثال ہے جیسا
 بے لگام گھوڑا جد نہر اٹھائے دوڑا بیگم زیادہ گوئی نہ کرو ایمان کو طاق پر نہ دہرو بیوی عورت کو
 کس بے غیرت کو تم پیغمبر کا اول نمبر کا لقب کرتی ہو غضب کرتی ہو دوزخی ان بیکار کو جہنمی
 گناہگاروں کو پیغمبر کا رتبہ رہبری کا رتبہ خدا کی شان ڈوبا ایمان بیوی گناہ سے بچو بری راہ
 سے بچو کیوں تم عورت کو ایسی بے حرمت کو گڈا بناتی ہو جھنڈے پر چڑھتی ہو ذکیہ بیگم کچھ بھی
 چاہو بھڑک رہو کیسی باتیں بناؤ فہمیں کو بہلاؤ نہروں دم دو یہ ہوئی ہے نہ ہو مرد کی توقیر

مرد کی تقدیر کسی کے مٹانے مٹی کسی کے گھٹانے گھٹی بیگم تم عورتوں کے پرانی مہورتوں کے نام لئے جاؤ نہیں کو بہکاؤ اگلے زمانہ میں اجارہ دیر نے میں عورتیں ایسی تھیں خبر جیسی تھیں اکثر تھیں پھر کیا گھر گھر تھیں پھر کیا سب کی سب دلہز جیسے پھیکے چقدر کھانکے نہ پکھانے کے دہرے میں سکھانے کے اب بھی وہی زمانہ ہے اگلا سا کارخانہ ہے کسی کسی گوری چٹی انگریزی کھڑی چکنی چٹری صورتیں کچی پتی رنخی موتیں کام کی نہ کاج کی سیر سہا نا ج کی دیکھو پڑی پھرتی ہیں۔ مردوں پر گرتی ہیں بتاؤ کوئی فاضل ہے دکھاؤ کوئی عاقل ہے بیوی چین میں دیکھو کسی سر میں دیکھو تم ایران میں ڈھونڈو فرنگستان میں ڈھونڈو عرب میں عجم میں سارے عالم میں عورتیں ہی ہستی ہیں مرغیوں سے سستی ہیں شاید کوئی نیک بھلے لاکھ میں ایک بھلے وہ بھی ہونہ ہو تم جو چاہو کہو عورت وفا میں اچھی جیسی موٹی جمیلہ بھی تعریف کے قابل موٹی گنوار جاہل جس زمین پر ہوں گی آوارہ در بدر ہوں گی خاص ہندستان میں آباد کوستان میں ہزاروں لہنگے والیان میلی مثل بسا ندیان جنکو اون فرشتوں نے کہا ربے رشتوں نے ہات تک نہ لگایا پھینک دیا نہ بنایا یہ وہ عورتیں ہیں جہنم کی موتیں ہیں کس کی تعریف کرتی ہو اپنے کو خفیف کرتی ہو درگور درگور گلوڑیان آخور بیوی ذکیہ بیگم بھراڑا ہے عالم اگر تم اون کو دیکھو خاک اون پھپھینکو ایک بھی فتنی نہیں ہے تہی اپنے گھر کو سنبھالے تن ڈانکے پیٹ پالے سب بدلن آوارہ دیکھنے میں ما پاو اری جا جا گویا بدلا پرے ہٹ مجھے دلپٹ میرا سر نہ پھرا میرا غر نہ کھا دوئی بیگم کیا تہہ ہے میرا دل بھی زکھر بیوی معلوم ہوا اب سخی سوم ہوا تم چڑیا گئیں بنو شرانگین لو میں نے کان مروڑا کہنا نہنا چھڑا اٹھو آرام کرو باقی رات تمام کرو ذرا طبیعت بہلاو دم بھر لپک چھکالو دشمنوں کو حرارت پہنچا شام کی سی حالت نہ ہو جائے مثل ہے پھٹ پڑے وہ سوا جس سے ٹوٹے کان درگور وہ جھگڑا جسے دکھ پائے جان اتو ذکیہ بیگم خدا کی قسم بک بک کرتے کرتے عیب جمیلہ پر دہرتے دہرتے منہ سٹکا

کلیجہ پک گیا لوہن بھی جاتی ہوں ذرائع کو بہلاتی ہوں اب آنکھ بند ہونے لگی دیکھو زکس بھی سوتے لگی۔
 برسات کی سیلی ہولے ٹھنڈی ٹھنڈی گیلی ہوا ہے میرے کچے مین میرے بھیجے مین ٹھنڈ گھسی جاتی ہے
 سیل ٹھسی جاتی ہے بات کی بہت نہیں بیٹھنے کی قوت نہیں خدا کی دہائی یاد آئی چارپائی اب تو دم بھر
 چوڑ جاکر مکا نہیں جاتا بکا نہیں جاتا بیگم کوئی دن ٹھراؤ تم ہانوں کو بلاؤ اون کے آگے جھکڑا ہو اونے
 ٹکرم ٹکڑا ہو دفا یون فی کھلے بھلائی برائی کھلے باتوں کا خراکے ارمان بھلجائے سنو ذکیہ بیگم تھکو اللہ کی تم
 تم اپنے ہانوں کو خار کے مسلمانوں کو پھلے ہی سہا دینا خوب پٹی پڑا دینا ایک ایک کو بھگانا اپنے طلب کی
 جانا تمہارے مہان سارے انجان تمہاری سی کہین تمہاری طرف رہیں جو جو بولے زہر ہی گھولے
 اپنی بولی ان بولین جھوٹی دفا کا دفتر کھلین میری اللہ ہے وہی پشت پناہ ہے کوئی خدا کا بندہ کوئی میرا
 گندہ ادھر بھی رہیگا خدا گنتی کہیگا میری دفا کھلے گی تمہاری خطا کھلے گی جھکڑا چک جائیگا قصہ رک جائیگا
 ذکیہ بیگم تم یہ کرنا فیصلہ ہانوں پہ دہرا تقریر میری اپنی یہ رات بھر کی چنی دفا کی بھکار ساری جوتی پیرا
 ہانوں کے بھپنکنا تم بیٹی تماشہ دیکھنا ذلیل ساری کو نسل ہوگی بیگم پھر وہ مثل ہوگی جسوت یہ
 چھڑ گئی کہانی دود کا دود پانی کا پانی الگ الگ نظر آئیگا وبال جمیلہ پر جائیگا سچ جھوٹ مین دفا کی
 لوٹ مین خوب تیز ہوگی بندی غریزہ ہوگی اچھا دودا صبر کر رہ جا تیرا کہنا کروں گی تیرے سہرات
 دہروں گی اچھی سہارا روں کو اچھی ہوشیار روں کو مین ہانوں بلاؤں گی تیری ہٹ دہری سادگی
 مین نے وہ سوچ رکھی ہیں جو جو پڑی لکھی ہیں علم مین طاق ہنر مین مشاق ایسی روشن دماغ ہوگی
 دس انگلیان دسون چہرے ہوں گی سب میری عزیز ہوں گی سب کی سب باہنیر ہوں گی ہنر مین
 کاریگر ایک سے ایک بہتر ذرا صبر کر کھڑے پہ مر رات کی نیت حرام صبح کو پھلے ہی کام منہ
 دہروں کی نہ بات اولی ہی کروں گی بات میرا نام ذکیہ بیگم نماز کے وقت گجروم انشا اللہ تعالیٰ
 نہیں کا منہ کالا کوئی آدمی بیچوں گی ہانوں کو بھان کھیچوں گی کل جمعہ کا دن ہوگا سال گرہ کا دن ہوگا

رت جگا مناؤں گی تھکومڑ چکھاؤں گی جمیلہ مجبور سے پہلے کوؤں کی اوار سے پہلے اٹھا
 دیکھو جگا دیسو میں ماما حین کو اما کی باورین کو ہر جگہ بھوادوں گی بلا واسطہ دادوں گی مجھے بھی ضد
 میرا اللہ شاہد ہے مہانوں کے آگے اپنے بیگانوں کے آگے دو کو ذیل کروں گی یہی دلیل کروں گی۔
 بی ذکیہ بیگم اللہ کی قسم تم یاد رکھو دل شاد رکھو کوئی تدبیر کرو کچھ تقریر کرو میں ہی سچی رہوں گی
 میں ہی سچی رہوں گی بتو وہی دلیل ہونگے جو تمہارے کیل ہونگے جو ظاہر کے اشرف ہیں باطن کے
 انصاف ہیں مجھے ڈر ہے بڑا خطر ہے ذکیہ ایسا نہ کہیں قضاہ دلا نہ کہیں وہ مثل نہ تو کر کی۔
 سوسنار کی ایک لڑائی کی کیوں بی خدا خواستہ شیطان کے ہوش باختہ ایسی ہوئی تو کیا ہوگا کون
 ذلیل کون رسوا ہوگا ارئی نہیں جانے دے مہانوں کو اپنے دے جو کہنا ہو کہہ دینا سنا ہوں لینا
 اب کچھ نہ کہہ خاموش رہ پھر بیگم چڑ جائیگی تجھ سے بھڑ جائیگی اچھا ذکیہ بیگم تم جو جو مجھ اتنی بات
 تبادو یہ اور بھادو تم کس کس کو بلاؤ گی مجھے کس کس سے لڑاؤ گی پہلے ہی نہیں سپاہی بن ٹھن
 چھری خنجر لگائے تلوار سپر لگائے آبرو ہات پر دہر کل پزیرے تیار کر لے جواب سے لیس ہو جائے
 وفا کی بھینس ہو جائے لوبی آنا اور سنو بڑھیا کا طور سنو مبارک نہیں پڑا کی گھوسن محرم کی سپاہی
 بنی ہوئی کی داہی بنی چھری کٹار لگاتی ہے بڑھیا ہلکو ڈراتی ہے ابھی دہکا دوں گی ذرا دہکا دوں گی
 موٹی لڑک جائیگی نٹنی فلا کھائیگی کیوں ری رستم بڑھیا ہٹ دھرم تو یہی انجان ہے اتنی بے باک
 ہے کسی کو نہیں جانتی کسی کو نہیں پہچانتی اری بے آبرو پوچھتی ہے تو میر کوں بیگانہ ہے کونسا
 بیگانہ ہے اری بے بنیاد بچے نہیں یاد جو کہنے والی ہیں تیری دیکھی بھالی ہیں ہان ہان بی رہے
 میں اونکے نسب کو جانتی ہوں پہچانتی ہوں وہی نئی پرانی ہیں سب جانی پہچانی ہیں دو چار بچا
 نام تو لو طرفداروں کا نام تو لو میں عقل لگا لوں گی سارا بھید پالوں گی تمہارا مددگار کون ہے
 میرا اتفاق کار کون ہے اچھا مدہوش دیوانی کان کھول کر سن کہانی اول بڑی آپا قمرن جکی اما چھی

جو چھپن میں ہزاروں فن میں فاضل ہو گئیں سال ہو گئیں بارہویں سال دیکھ دیکھا کرفال اللہ کے
 بیاہ ہوا میان سے نباہ ہوا پھر سر پرفت آئی کیسی مصیبت اٹھائی میان کو ڈھونڈنے نکلین جہاں
 کھونڈنے نکلین حیران پریشان پھرین مدتوں سرگردان پھرین دوسری ماہیدہ بیگم وفاداری میں
 مریم میرتی بھلی ممانی بالکل بلقیس ثانی جنکے میان بھولے انسان انگریزوں کے لوگ تھے بڑے
 کمپو کے افسر تھے چین کی چڑائی پر گئے کپولیکر لڑائی پر گئے افسر سے آن بن ہوئی نوکری چھٹی
 پنشن ہو گئی چین سے حج کو سدھارے جہاز ٹو ماہہ گئے پچارے بیوی بقیہ رہ کر جان سے ہٹا
 دھوکہ پتہ لگانے نکلین وفاجانے نکلین ہزار تکلیفیں اٹھائیں گلزار بان پر نہ لائیں تیری خالاک
 بیگم ہم عورتوں میں رستم چتھی میری چھی میں کنبین وہی چھی ہیں اما جان کی جھٹانی جھکا نام
 نرشد زبانی پانچویں ادھی بیگہ اللہ رکھے اسکا دم میری چھوٹی ہیں انوری جسکی پیدائش کا
 مہینا جنوری بالکل عطار دہری جسکو چاند سے ہسری چشم بد دور میری آنکھ کا نور چاند سا کھڑا
 کیجے کا کھڑا جو تیری فرزند ہے کامل نہرند ہے دیکھ لے جسے کل ہی بے اوزار بے کل ہی سبزر
 شاد کا نانی انجم کی ہنؤ کا کیسا خوبصورت یا ہے کل کا سانجیہ کیا ہے ماشا اللہ سبحان اللہ میری
 انوری کا سلطان پری کا جیسا حافظ ہے ڈیٹی عاقل ہے مشکل سے مشکل قابل ہو یا ناقابل جو کا
 دیکھ لیتی ہے بنا کر پھینک دیتی ہے برس دن میں چھوٹے سن میں سارا قرآن ختم کیا میں نے
 ترجمہ پڑھ لیا چھوٹی موٹی کتاب مسئلہ مسائل کا جواب ایسا ویسا انتخاب ہوا گلستان کا پہلا باب
 یہ تو اسکو از رہے حرف حرف زبان پر ہے وہ تیرے مقابل ہوگی تو اس سے قائل ہوگی چھی
 بیوی سویدا ایسی دنیا میں بغین پیدا کلو بیگ کی دختر سیدی عنبر جسکے شوہر رنگ کی ذرا میلی
 ہو ہو جیسی لیلی شکل رات سے ملتی ہوئی کالی مانات سے ملتی ہوئی بڑی آفت کا پرکالا میری
 رشتہ میں خالا خط و لکھ لیتی ہیں اردو فقط لکھ لیتی ہیں اون سے گفتگو کیجو کچھ بات تو کیجو ساتو

اتاکی استانی عمرین تیری بھی نانی کیوں کتنی پرانی ہیں تیری وہ جانی پہچانی ہیں نام بہرامی خانم اما جان کی
 ہدم کابل کی رہنے والی بے زبان بھولی بھالی قوم کی ترکمان ستر برس کی جوان جس نے انوری کو
 میری ہری بھری کو فارسی زبان سکھادی بولنی آسان بتادی تجھے اون سے بھڑاؤن گی جھوٹ کا
 مزا چکھاؤن گی اے ہے ذکیہ بیگم بس قضیہ کرو کم جی بولانے لگا کلیجہ منہ کو آنے لگا تم تو بگڑتی ہو
 سہرات پر اڑتی ہو اچھا جسکو چاہو بلاؤ تم میرا خاکا اڑاؤ جو آگ کا تھاری کہیگا میری طرف کون بیگا
 تمھارے رشتہ دارین تمھارے غم خوارین اکیلی میں میری جان اللہ حافظہ سنگھبان نہیں جان
 اکیلی ہے اوسکا اللہ سبلی ہے میرا سات کون دیگا میری حمایت کون لیگا بندی کا غیر ہے نہ سگا۔
 آگے ناتھ نہ پیچھے پگا مدعی زمین دشمن آسمان نہیں کے مقابل جہان بیگم یاد رکھو دل شاد رکھو
 میری جان نکل جائے زمین آسمان ٹل جائے ڈری ہوں نہ ڈروں گی جو کہا ہے وہی کہوں گی
 بیوی بس اپنے دل کی ہوس سرٹے دھرو دم بھرا رام کرو مزاج بنھالو اپنے غصہ کو ٹالو کھیا
 جائیگا کل تم سب کا بل کون جیتے کون مارے کون مرے کون مارے بندی تو سوچتی ہے
 کھٹولی پر دراز ہوتی ہے اپنا جی ہے تو جہان ہے سونا تدرستی کا نشان ہے لوبی میرا سلام ہو چکا کلمہ
 کلام یہ کہہ کر نہیں اوٹھ چلی ذکیہ کے سر سے بلا ٹلی رضیہ بیگم کی بیٹی ذکیہ بھی پلنگ پر جالیٹی پونچھالیہ
 اب رات باقی ہے کے ہات جمیلہ نے کہا باقی کیا رہا بیوی پچھلا ہے صبح کا تارا نکلا ہے سُن لو
 مرغابو لاٹلائے حلق کھولا ذرا سو جاؤ دراز ہو جاؤ رات جاتی ہے صبح ہوتی آتی ہے کہو تو پاؤں
 دباؤں دو چار گلیاں لگاؤں شاید آنکھ لگ جائے دم بھر لپک جھپک جائے وہاں کیسا ناتوا
 نیند کا پھلے ہی رذا تھا نیند سو سو کوں تھی پاس تھی نہ پڑوس تھی آنکھوں میں نیند کے لائے سینہ
 میں غم کے بھلے بے بسی سی بسی تھی ذکیہ آفت میں بھنسی تھی سنسی قیامت ہوگئی دل لگی آفت
 ہوگئی اب اور کھٹکا لگا بے طور کھٹکا لگا ذکیہ ہر اکہتی تھی پکار پکار کہتی تھی آج نیند کیا ہوگئی بیوی

ہو گئی جمیلہ نہ کیونکر آئیگی بیگم خیال کرو آجائیگی بیوی آج ساری نیند ہماری تمھاری نیند سب قصہ
 میں گئی نانی کے حصہ میں گئی مونی جاتے ہی سو گئی دنیا سے خفا ہو گئی پسرے دیر نہ ہوئی مرتے
 دیر نہ ہوئی بیگم سونا موقوف کرو دالان میں قدم دھرو دیکھو مسجد میں ہماری ضد میں مٹا بھی ڈر آیا
 مرغابھی کرکڑا یا بس اب نیند کہاں گیا نیند کا سامان اٹھو رات بسر ہو گئی اب بیوی فخر ہو گئی اچھا جمیلہ
 جاتی ہوں حرمین کو جگاتی ہوں ذکیہ نیر اربنیر اڑھی غمگین چارنا چار اڑھی اگڑا نیاں لیتی ہوئی جمایا
 لیتی ہوئی اپنے مکان میں گئی بڑے دالان میں گئی جمیلہ نے منہ ڈھلایا زعفران نے پان کھلایا حواس نہ
 ہوئے اوسان چپت ہوئے دلیر قابو پایا ماما حرمین کو بلایا اوجھیں اوجھیں امان کی باوچن کچھ کام
 کرتی ہے کیا تو حقہ بھرتی ہے ذریاں آبات سن جا حرمین بولی بیگم مجھے لینے دودم میں ابھی جا گئی
 باوچن اذکو بجا گئی ہوں صبر کرو آتی ہوں آگ دگ سلگاتی ہوں تمھاری اما جان کو بیوی ضعیف سلطان
 ذرا حقہ بھر دوں اون کا کام کر دوں ٹھہر چھٹی پالون بھاڑو دے دلاوون پھر آؤن گی سن جاؤنگی
 آج بیشکل ہو رہی ہے زمین گل در گل ہو رہی ہے آگ جلائی ٹھین جلتی دیا سلائی ٹھین جلتی برسات کی
 سیلی ہولے چوہا جدا گیلہ ہو رہا ہے موئے اوپے بھی گیلے ہن گلوٹے بالکل تیریلے ہن جلاتی ہوں
 سلگاتی ہوں پھون پھون کرتی ہوں ہوا میں باہر دہرتی ہوں آگ لگتی ٹھین کسب طرح لگتی ٹھین پو
 ذکیہ سلطان میں تمھارے قربان تم تنے پان وان کھاؤ سرگند ہوا تیل ڈلو او اوپون میں آگ لگ جائے
 حقہ جوگی سلگ جائے حقہ بھر کر بیوی کے آگے لگا کر میں آؤن گی سن جاؤنگی بیگم گھبراؤ ٹھین
 مجھ کو بلاؤ ٹھین فارغ ہو لوں بات دہو لوں ذرا صبر کرو دلچرہ کرو ٹھین ٹھین جروا پھیلے میری
 سن جا اوپون کو آگ لگا صبح صبح رگ دگا ایسے کام کی ادھوڑے اناٹام کی اناٹاپ ٹاپ کر لین گی
 حقہ وہ آپ بھر لین گی تو کام کاج سے اندج دناج سے عورت بات اٹھا کام پراو کرسی کو ٹھیا
 فہمیں کو جگائے کام کو بلا لے پڑی کیا کرتی ہے دن بھر پرتی ہے کھانا تو کتنا ریگا تجھے کون بچتا

ریگا چل کام چھوڑ چلی آ میرا کام بھگتالا اودھن میں بیدار تھی کچھ سوئی کچھ ہشیار تھی ذکیہ کی بات
 بات سے بات چنی کہنے لگی واہ واہ کیا خوب سبحان اللہ دیکھنا زمانہ کا رنگ نئی امت کا ڈھنگ
 بڑی صاحبزادی آج کل کی باندی کیا فرماتی ہیں اما سے حقہ بھرواتی ہیں وہی مثل ہے چاکر کے آگے
 نوکر نوکر کے آگے کوکر وفا پوری ہوئی حیا پوری ہوئی مواخدر کیا ہوا زمانہ نیا ہوا جہان اور ہو گیا
 آسمان اور ہو گیا کوئی انسان نہ کسی کا ایمان نہ مروت اودھ گئی آدمیت اودھ گئی چھوٹے بڑوں
 بچے بزرگوں پر بیٹھے حکومت کریں بڑے خدمت کریں لحاظ نہ ادب وفا اودھ گئی سب رشتہ
 سلطان بیگم خدا باہر نکالو قدیم بیٹی کی گفتگو سنو ذرا اپنی آبرو سنو اری نہیں تو نہ بن دشمن تجھے کیا
 کام کسی سے نہ کلام تیری زبان ہلائی کوئی نہ سمجھے بد زبانی لوگ تیرے پھر ہوں گے تیرے پھر سر ہونگے
 آج کل یہی سلامتی ہے تیرا کہنا نادانی ہے حیا اسی کا نام ہے وفا کلام ہی انجام ہے جمیلہ بولی دھڑپا
 بک بک بک بک بک صبح صبح کل کل بکھر اپنے حلق میں خاک بھر مراد لاؤ کو تمام خبردار کسی کا لیا نام گانچا
 صبح ہوتے ہوتے موٹی سوتے سوتے اودھی تو کیا اودھی فتنہ جاگا بلا اودھی کرکڑا قاتی اودھی بڑبڑاتی اودھی
 اللہ کا نام نہ بنی کا کلمہ کہنے لگی وفا کا دل نہ رکھ کا خیال نہ نماز کا فکر موٹی کورات دن ہی ذکر نوکر
 وقت ظہور کے وقت اس بڑیل کو موٹی پڑیل کو کیا لطف سوچا غیبت کا وظیفہ سوچا پڑی پڑی کجی
 باؤلی کتیا بھکتی ہے شیطان کے حوالے ہو قبرستان کے حوالے ہو اس بھوتی نے اس ادنیٰ نے
 ہماری نیند کھودی پیاری نیند کھودی اللہ اس کو ایسا کھوئے جانور بھی اس کو نہ روئے الہی یہ جلدی چرکے
 گہر کو پال کر کچلے ینگوڑی جسدن یہ بھگوڑی جسدن میری ایڑی چوٹی پر سے میری بوٹی بوٹی پر سے
 موٹی قربان ہوگی دفع دفان ہوگی حضرت بیوی کی نیاز کی اپنی بندہ نواز کی دو کوڑیاں دون کی
 دوڑیاں دون کی آخر جمیلہ نے اتنا پتا رضیہ بیگم نے بھی نا جمیلہ پر جھٹلائی انکھیں دکھائیں کہیں
 خبردار اگر زبان چلائی مراد تو نہیں کو دیکھ اپنے لچپن کو دیکھ وہ تیری مافی ہے توئی وہ پرائی ہے

لڑھکے
 زبان

۱۱
 حضرت ہودہ
 یعنی خاتون
 جنت نبی
 کی صاحب
 زادی

نہیں جلی یعنی بولی کر دی کیلی سی بولی بیگم قصیدہ صاف میں بھی صاف صاف اب سنا تی ہوں اسکے جو
 لگاتی ہوں یہ مرغی کی جی ہندی مسلمان بنی دیکھو صاف سنا ہی ہے بے غلاف سنا ہی ہے میں
 کہوں گی نہ سنوں گی سو لگا کر ایک گنوں گی اٹھا کر پیار بے گنتی بے شمار سر پرارنگی بھڑا رنگی وہ
 مثل ہوگی کھار گے سنوار جوتی سے سیدھا ہوا گنوار جمیلہ بولی اچھا خبر لوں گی رہ جا دم لے صبر کر چار پہر اور تھیں
 ہوں اور تو رات کو بچاؤ آبرو ذرا ہونے دے رات تیرا سر ہوگا میل رات ذکیہ نے منع کیا قضیہ کو
 رفع کیا جمیلہ کو لکھارا نہیں کچھ پکارا دونوں کو اسی کو نانی نواسی کو بلایا گلے ملایا رحیم کو کھیر ملایا
 کہا دُونی رحیم یہ تیرا سٹاپن اللہ ری عورت تیری شرارت کان پر جون نہیں چلتی منہ سے ہو
 نہیں نکلتی کب سے بلاتی ہوں کب سے چلاتی ہوں سنتی ہے ملتی نہیں درگور باہر نکلتی نہیں باورچی
 میں حق کے بہانے میں ایسی رم گئی ہے چولے سے جم گئی ہے چوتھیں کہہ سکتی قدم نہیں اڑھاتی
 اسے ہے ذکیہ بیگم کہیں لو میر دم دُونی بیوی جلاو دگہی تم تو ذکیہ بیگم اللہ کی قسم جان کو اگلیں کا
 کھا گلیں بے اوسان کر دیا پریشان کر دیا ڈال دی دہائی لوبی میں آنی کہو کیا کہتی ہو کیا دعا تیری
 کہہ دو جلدی مجھے مہینی ہے ہلدی آبا باری تم آئیں ڈر کی ماری تم آئیں مجھ پر احسان کیا بڑا میرا کیا
 بنی ذکیہ نہ بڑا و قضیہ تم باتیں نہ بناؤ ٹھٹھون میں نہ اڑاؤ جو بات ہو بتا دو جو کہنا ہو سنا دو چھا
 ناما تو یہ کر تھوڑی مصیبت بھر چھوٹے دریا جا آقا تم کو لا انا کی طرف سے دعا کہنا مزارچ پوچھنا
 خیر لا کہنا ذرا تو میٹھ نہ رہو جا کر یہ پیغام کہو تمھاری ذکیہ بہن نے پیاری ذکیہ بہن نے رت جگا ہڑ
 ہے بیگم تم کو بلایا ہے پھراؤ کی ساس کے پاس خالا بدھو اس کے پاس کوٹھے پر جانا آداب کہتی آنا
 ذرا یہ بھی کہہ دینا جی میں رکھ نہ لینا خالا مہینوں ہوئے اب تو برسوں ہوئے تم نے اما نہیں سمجھائی اپنی
 نہیں سمجھائی وہ لگا لگا تھا ہر آن لگا لگا تھا خالا کبھی یاں آؤ اپنی صورت دکھاؤ دیکھے کبھی ترنگیا ایتھ
 بھی برنگیا خالا آج آؤ مجھے ملجاؤ میں نے رت جگا کیا ہے تم سب کو بلا دیا ہے خالا سے پوچھ کر آؤ میری

قمرالسا کو اپنے آگے تیار کرنا ڈولی میں سوار کرنا آپا کی ساسن حتی شناس میں جانتی ہوں مزاج پتی
 ہوں وہ یہاں نہیں آئیں گی سہتی کی ہاں جائیں گی نیاز میں شریک ہوں گی نماز میں شریک
 ہوں گی کیا بگم وہاں نینک ہے ہاں بی ہاں سینک ہے خیر تو ادن سے کہیو جو یہ گفتگو کہیو
 ہاں نان کا جواب لیکر ادن کو بلاو ادیکر چاندنی چوک جانا منجھلی مانی کو لانا اگر وہ حیلے بٹاؤں
 کچھ ڈالے بالے بتائیں خبر دار نہ نینو زہار نہ نینو تو ذرا خیال کیجو ڈولی میں بٹھا دیجو وہاں سے
 ہو کر اپنا روز مارو کر شاہ تارا کی گلی جایو میری بہن انوری سے ملتی آیو میری طرف سے بلاؤں لیجو
 بیایو کچھ دعائیں دیجو رحیم انوری کو میری سنگھری کو رت جلے کی نایو خوشخبری پھر پچائیو یہ بھی
 جتنا بنو سویری آنا وہ تو سنکر پھول جائیگی سینا پر زنا بھول جائیگی اس کے گھر تو عید ہوگی تمام پڑھنی پڑھ
 ہوگی وہاں سے فرصت پا کر تھوڑی دور آگے جا کر رنگ محل ہے رتبے محل ہے پیسے ڈولی کا
 پلہ ہے رحیم مشہور محلہ ہے محلہ سے چار قدم پر خالانہ ہو بگم کا گھر ادن کے گھر کے آگے بس قدم کے
 آگے چچی خورشید کا گھر ہے بارہ درہی کے برابر ہے وہ تو نشان کا ہاتی بہن ہر سال دُعا قربانی کرتی ہیں
 ہر مہینے ڈھول بجواتی ہیں ہر برس نوروز مناتی ہیں ہاں بی ہاں معلوم ہے انکی تو شہر میں دوہم
 بیوی سید پوتا ہے برج میں مینڈا بند ہے مین اکثر پھیرا کرتی ہوں روزا دہر سے گزرتی ہوں
 مچھلی والا دروازہ ہے میرا دیکھا بھالا دروازہ ہے جہاں سورج مل کی مولے سڑے پاگل کی
 بارہ درہی بڑی ہے مدت سے خالی پڑی ہے ہاں ہاں تو جان گئی ٹھیک پتا پچان گئی اچھا تو
 اودہر سے پھرے چچی کے گھر سے پھرے پھر کالے محل جایو سویدا خانم کو لائیو اونکا وہی مقام ہے
 جنکے گھر میں حمام ہے ہاں ہاں بی میں گئی ہوں وہاں بھی وہی سیدی عنبر کی جو رو ہاں رحیم
 پچان گئی تو جو چاند گہن کو سات لیکر بہن کو ہمارے ہاں آئی تھیں مومیائی حیسے لائی تھیں ماما تو
 خود جانتی ہے ایک ایک کو پہچانتی ہے اونکو پیغام دیکر وہاں سے جواب لیکر لال چھتے میں جانا

اُتانی پہرہی کو لانا دیکھ حین اُتانی کو لقمان کی مانی کو بلاوا دیجو تاکہ کبھی کبھو اُتانی فرار کی جڑی ہن
 طوطا چشم کھل کھری ہن ٹال جاتی ہن روکھی سناقی ہن خیر وہ ائیں نہ ائیں آج اغاض کرجائیں
 وہ جائیں اون کام تو پہنچا دینا پیغام چھڑا دتا رقی آنا اذکوا و بھارتی آنا حین دیکھنا ابکی بار پہرہی
 خانم کرین تھرار میرے گھر ڈاکین حذر کرجائیں مین نکال دون کی سخرہ پھر حصہ لون کی نہ بخو راہ
 رسم وٹھا دون کی بالکل قسم کھالون کی اون کے ہن نواسا ہوگا میرے بغیر اواسا ہوگا نولے سے کھٹی
 کرین کی نیاز کے طباق بھرتیگی مجھے لینے کو آئیں گی کس نہ سے بلائیں گی آخر کنبہ والیون کو سب
 لڑکی بالیون کو شادی مین بٹھائیں گی رت جگا بھی منائیں گی میرے دم مین دم ہے میرا دم دیکھ سیکم
 اپنی جان کی قسم دیدن کی دم سیخ رہو جاؤں گی صاف جواب ناؤں گی بس حین تو چن چکر پیغام
 کہہ سنکر پھر کھاری باؤلی جانیو سودا سلف لیتی آئیو کوئی چیز بھولیو نہیں ذرا بے تیز بھولیو نہیں جھٹ
 پھر آنا رستہ مین زگھر جانا ہت ہلاتی جانا پانوں ہلاتی آنا دیر نہ لگا دینا دن دگنو دینا کہیں بانوں
 نہ گھٹنا قصبے جگڑے نہ بھگتنا بس عورت اب توجان سن رکھ کھو لکر کان مین نے سادیا ہے تجکو
 جتا دیا ہے تو کہیں بٹھے سگی اماکی خفگی ہیگی تیری شامت آگئی جھپ آرت آگئی اما جان بھلائیگی
 مجھے بھی خفا ہو جائیں گی مے ہے حین آج میرے دشمن ایسے گھر گئے ایسے بولا گئے سارکائی
 کہہ گئی جو بات تھی وہ رگئی تیری تقریر مین اُتانی کی توقیر مین بات زبان پر رہی اور سب کچھ کہ گئی
 میرے دیہان کو کیا ہو گیا آج اوسان کو کیا ہو گیا حین آنا اور کبھو انوری کو سنا دیجو بنود پھر پختے
 ہی دن کے ڈہٹے ہی ڈولی منگنا شام سے پھلے آجانا دوالی کا مہینہ ہے آئیکام ہی قرینہ ہے
 دھہرہ کا دن ہے تمھارا چھوٹا سا سن ہے آن گیا مہینا لگا ہے وقت قریب آگیا ہے مجھے ہم آ
 رہہ کہہ تم آتا ہے اللہ کھرے اللہ کھرے تمھاری جان سے پرے تمھارے دشمنوں کی تھکاک
 دشمنوں کی کل سیکل نہو کہیں وہ مثل نہو کھلا لے کا نام نہیں ملائے کاہن مین مہیون کی

بالیو ہن
 دوس جاتی
 لئے نام
 زین

بن آئے دستون پر بنجائے انوری بیگم دیرنگاں میرا کانٹھ نہ کرانا حرمین جلدی جا سارے کام بھگلا
 جاشام ہوتی ہے کیون دن کھوتی ہے اب حرمین بن سند خوب چادر موزہ کر دو قدم گھر سے نکلتی
 ابھی اندر سے نکلتی تھی کالی بلی کھڑی دیکھی دہیزمین ارٹھی دیکھی حرمین کو ہل س آیا حرمین دسواس آیا
 دیکھ کر جی ڈرا قدم آگے نہ بڑھا اولی گھر میں چلی آئی بلی کی نحوست مٹائی ذکیہ بیگم نے کہا حرمین تجھے
 کیا ہوا کچھ خیسے یہ کیا سیر ہے تو اٹھی کیون آئی ہے منہ پر مرنی چھائی ہے دوئی تجھے کیا ہو گیا
 تیرا دل کیون ہوا ہو گیا بیچو چھو ذکیہ بیگم میرا نکل گیا دم بچو خاموش آنے دم ہوش دل بچڑا ہوا ہے
 سانس اکٹھا ہوا ہے اسے عورت کچھ کہہ حقیقت کچھ کہہ مجھ کو بھان ہے جی پریشان ہے بیوی کیا
 بتاؤں تمہیں کیا سناؤں اوٹنی نہیں پھرتی کیا کرتی آگے قدم کس طرح دہرتی کوڑا کے پٹ کے پاس
 بڑی چوٹ کے پاس کالی بلی کھڑی تھی موٹی کتیا سے بڑی تھی مجھے ہول آیا قدم آگے نہ بڑھایا آو
 دیکھ کر ڈر گئی بیوی میں تو مر گئی اندر چلی آئی جان بچائی نہیں بولی بوا یہ تو خوب ہوا میری تقدیر نے
 پھیرا جی نے تجھے گھیرا بوا حرمین یاں آدم بھر نک جا میں کہوں وہ نہتی جا پان زردہ پیسے کا لیتی آتی
 کے کرارے کرارے پان بڑے بڑے سارے پان میرے لئے لانا ذکا نہ جانا پیسہ کے کتنے لاتی
 آخر تو بھی پان کھاتی ہے سستے دیکھ کر لائیو بوا چا کر نہ کھائیو پچاس چالیس آئین گے ہم تم رات
 کھائینگے اب بچا دیلا اللہ اور کا تو یہ لا دھری میں چھوٹی الا پچیمان موٹی سے موٹی الا پچیمان
 چو گھر لائیو باقی کا زردہ لائیو دیکھو حرمین تیرا گھر پن کیسی خیر لاتی ہے! تیرا لاتی ہے حرمین میرے
 قربان میری شکل کر آسان چارہ دکان پھر کر لیجو چیز کو دیکھ کر پیسہ دجو تو آپ سجدہ ہے ہر کام میں
 ہشیا ہے سودا کفایت سے لائیگی بھت کھائیگی تو دیلا کھائیگی جار حرمین جا میرا کام کر لا تیرا بھرا
 ہوگا جا گئے کا سامان کا حرمین بولی چل چٹخ نگوڑی بط: یہ ہوش ہوش میں آ عقل کے ناخن لیا تجھے
 سودا ہوا ہے جنون پیدا ہوا ہے مجھے چو بناتی ہے حرام خوری سکھاتی ہے میں چوری کروں گی خیلا

وہ بھی پیسہ میں ہیلہ بڑیا خیران کہان میں اوسان و مری میں الا پچیان منگاتی ہے تو مجھے پاگل بناتی
 ہے خدا کی شان بڑیا کھانے پان اور ڈالکر الا پچی چوگھڑا یہ مصالح یہ نہ سٹرا جروا فصد کھلا ہوش میں
 تو بلا اپنی کنیرن پیسہ میں منگانو چیرن تیرا شعر کھان ہے غصہ منغور کہان ہے اوسکو بلا سودا منگا تو
 امتق بناتی ہے مجھے عقل بتاتی ہے خدا کی دہائی میں کام سے باز آئی میں تو جاتی ہوں پیغام بھونچتی
 ہوں یہ کہکر چین دوبارہ بن ہٹن چلتی پھرتی نظر آئی ہوا تھی اودہر گئی اودہر آئی سارے کام بھگتا لائی
 پھر پھر اگر گھر میں آئی ذکیہ کو جواب سنایا پھر جا کر چولا جلایا لتے میں ڈولی آئی کہا نے آواز سنائی
 کوئی آؤ کوئی آؤ سواری اترداؤ ذکیہ کا کان لگا تھا آواز پر دھیان لگا تھا بے اختیار بولی کوئی
 ڈولی اللہ کرے انوری ہو چھو کر دیا میں کہو اری کوئی جانا سواری اتروانا ذرا دیکھو کون آیا ہے یہ تو
 روشن کہاں چلا آیا ہے اسیکی آواز ہے جو ایسی لمبی دراز ہے وہی مواچلا آتا ہے اپنی آواز سنا ہے
 اودردانہ اودفرزانہ ذرا کان کھولو جواب دو منہ سے بولو دیکھو کس کی ڈولی ہے یہ تو سنی شانی بولی
 ہو نہ ہو انوری ہو وہی ہری بھری ہو جمیلہ بولی بیگم اپنی جان کی قسم روشن کی آواز ہے یہ اوسیکا انداز
 انوری بیگم آئی ہیں وہی جم جم آئی ہیں اچھا زعفران تو بتا ذرا حق کو دوڑا کون ہے کس کی ڈولی ہے
 یہ تو جانی پچانی بولی ہے چین گھر کر بولی اوغین کی ہے ڈولی چھوٹی بیگم آئی ہیں اپنے قدم لائی ہیں
 میں کپڑے نکالتی سر کو نکالتی چھوڑ آئی تھی ڈولی منگاتی تھی نہانے کا ارادہ کیا تھا مجھے یہ جواب دیتا تھا
 چین تو چل میں آئی دولوٹے ڈالے اب نہائی بان بان چین وہی ہے دلہن روشن کی ڈولی ہے
 گلہری بھی بولی ہے اومردار دردوانہ اودہری فرزانہ اری سنتی ہو لیتی غین کوئی گھر سے نکلتی غین مٹھو
 دولون جاؤ زعفران کو سات لیجاؤ پردہ کرواؤ لڑکی کو لاؤ ہشیاری سے لانا خبر داری سے لانا سنبھا
 اوتا نا دیکھ بھال کر انا مجھے بڑا ہول ہے چوکھٹ بے ڈول ہے دیکھو دینر بری ہے پور دونوں
 انوری ہے تم دائین بائیں رہنا انوری سے کہدینا ذرا ہولے ہولے آئیں ہلکے ہلکے پاناوٹھائیں

ترچہ پاؤ نہ پڑے ٹیڑا قدم نہ دہرے یسنگر چو کریاں وہ ناکہ پھیریاں جب جب چاہی پھینچیں قدم بڑا چاہی پھینچیں آئین آئین کرتی قدم پر قدم دہرتی بیوی کو گھرتی لائیں انوری چمچم کرتی آئین ذکیہ
 کہا میرا کھڑا آٹا انوری آئی برلق پری آئی اللہ کی پناہ ماشاء اللہ میرا پارہ آسمان کا آڑ چا
 کا کھڑا سورج کا کھڑا چمکتا آتا ہے دکتا آتا ہے اللہ کی امان میں تیرے قربان حسین نے سچ کھی تھی
 میرے دل پر جم رہی تھی بائیں آنکھیں پیہم دائیں پسلی دم دم برابر بچھرتی تھی رہ رہ بچھرتی تھی فال کا طر
 نیک تھا ٹکون بھی ایک تھا میں ہی کہتی تھی چپ ہو تھی تھی پھلے انوری آئیگی اپنا کھڑا دکھائیگی
 آخر وہی ہوا ظاہر وہی ہوا انوری جان آئی میری جہان آئی لے بی آتا میری آتا سر اٹھاؤ دیکھو
 یا ہر آؤ دیکھو لے بی جلدی اٹھو بیوی جلدی اٹھو خدا کے لئے آؤ بیٹی سے لجاؤ دیکھو انوری آئی گھرتی
 پری آئی گھرتی تھی آئی ہے کیسی ہنستی کھلتی آئی ہے گلزار باغ آیا ہنستا چراغ آیا لے ہے اما جان بی
 رضیہ سلطان جم گین تاتی بخین بیٹی کو گلے لگاتی بخین نئی دہن آئی ہے یہ ہاگن آئی ہے آئیں تیری
 میں تیری داری یا اللہ یا اللہ بسم اللہ بسم اللہ میرا دست ہاتی جھوٹا آتا ہے تھان کی بو نہ گھٹتا آتا ہے
 ہف میری نظر جا جمیل دم کر پاؤ کی خاک لا چلے میں جلا اوٹکی جا کالی دانی لا اپنے بات میں لے
 بھی کو دہوتی رے گوشت بھی منگواؤ بدن سے چھواؤ کوٹھے پر لیجاؤ کوڑو کو کھلاؤ اتنے میں انوری گم
 ہلکے ہلکے دہرتی قدم ٹہلتی ٹہلاتی ہنستی مسکراتی بہن کے پاس آئی ایسی بدحواس آئی پیسے نہیں لگائی
 گر خیر سلا سے آگئی پھلے بہن کو سلام کیا سانس ٹھیرا تو کلام کیا آپا نے گلے لگایا چھاتی سے چٹایا پھر کہنے
 لگی ابہن تجھے دنیا کا چین ذکیہ سلطان تجھ پر قربان میرے سینہ سے لپٹ جا کیسے سے چپٹ جا میرا
 دل ٹھنڈا کر آکر مل ٹھنڈا کر میں تجھ پر رات اور دن اوداس رہتی تھی بلائے کو کہتی تھی جب لگی گھٹنا
 کچھ ابر بٹا پٹنا برستا تھا جی رستا تھا انوری یہاں ہوتی مجھے میضہ میں بھگوتی جھولا ڈلاتی مجھے ستا
 جھلاتی آخر انوری بیگم ذالیکر دم پھلے آپا سے ملی پھر لئی آتا ہے ملی اما جان کو رضیہ سلطان کو

مجھ کو سلام کیا امانے گلے لگالیا خوب پیار کیا اتھا چوم لیا پھونکھائی کو اپنی دود پلائی کو
 جا کر سلام کیا فرزند کی کا نام کیا نہیں نے گلے لگا کر ددوں ہات پھیلا کر دعائیں دین بلائیں
 کہنے لگی حسین بویاں آیو ذرا ایک پیسے لے گجک لادے تو بجائے نخرو تائے کسی اور سے
 منگادے نوکر کو بھجوادے میں نیاز دلاؤں گی تجھے بھی کھلاؤں گی بواجین بہن بجا دیر نہ لگا
 جلدی لیکر آتل شکری نہ لانا گر کی گجک منگنا بہت سی آئیگی چکی چکی بٹ جاگی ذرا آب دابوگی
 آج کل تیار ہوگی حین تو ہی جانا نوکر سے نہ منگا مواچرا لے گا آدھی کھا لیکا کیوں حین بویاں مجھے
 یہ تو بتا پیسہ میں کس قدر آئیگی گر کی تو سیو بھائیگی حین نے کہا تیرا ایمان کہاں رہا پیسہ میں سیو
 واہ رسی تیری لپک لوبی اور دیکھو بڑیا کا طور دیکھو آج ذرا دل چلا گرہ سے پیسہ کھلا پیرن
 منانے بیٹی جو داگر پھیلانے بیٹی درگہ بڑیا تیری خت خداوند دکھائے تیری صورت پیسہ کی
 گجک سیر و سیر تک بڑیا منگاتی ہے چوری جدا لگاتی ہے خوشی میں آئی بیجاری گجک
 گزاری اری منہ بنوا پھر گجک کہا یگفتگو ہو رہی تھی بڑیا کی آبرو ہو رہی تھی ذکیہ نے بہن کو بلایا
 دوبارہ گلے سے لگالیا کہنے لگی واہ انوری میری پیاری پری تنے بڑی دیر لگائی آنے میں رہا
 دکھائی میں دروازہ کو تھی تھی بیٹی بکیتی تھی اب آتی ہوا آتی ہو دیکھئے کب آتی ہو جون
 جون شام ہوتی تھی میں دم میں تمام ہوتی تھی ہول پہول آتا تھا جی اڑا جاتا تھا میں تباہ کیتی
 ہوں دن ڈلہتا دیکھتی ہوں کہتی ہوں یا اللہ انوری کو تیری پناہ سلامتی سے لایو خیر سلاکچو بچاؤ
 آہٹ آہٹ کو دیر کو چھٹ کو تکتی رہی یہی بکیتی رہی کہیں انوری آپکے مجھے شکل دکھا چکے
 بو اگڑی گھڑی دو بھر تھی ڈوڑی پر میری نظر تھی اب کوئی آیا اب کہاں چلایا اودہر کٹڈی کڑی
 میری پسی بھڑکی پھراو داس ہو کر بے آس ہو کر میں رہ جاتی تھی صبر نہ جاتی تھی انوری نہ چوچہ جراتی
 میرے ہی کی پریشانی جتنی دیر ہوتی تھی دنیا اندھیر ہوتی تھی بی آپا کھوں کس کی خطا کہوں میں تو

نہاد ہو آنے کو مستعد ہو تیار بھی تھی ہشیار بھی تھی چڑی والی کا موٹی زالی کا مجھے انتظار تھا
 یہ کام دشوار تھا اجڑی نے دیر لگائی آپ آئی نہ چڑیاں لائی جب بٹل بچا گھر سے سائیکو کا نام پر گئی
 گئے ہاٹھکرا گئی تمھارا دیکھا جبر دیکر کیا آپا خفا نہ ہو جائیں برا بھلا نہ سنائیں آخر کو وہی ہوا جو
 دڑتھا مالا بی جاؤ باتیں نہ بناؤ موٹی چڑی والی کو اجڑی زالی کو اب ایسی بھاگ گئے
 اوسکے منہ کو آگ لگے تم بلاؤ نہ آئے موٹی پانچھیلائے اے جین ادھر آ ذرا ڈیوڑھی چار کوئی نہ
 بیٹھا ہو پناہ الماس کا بیٹھا ہو جاکو دوڑا د چڑی والی کو بلو لے کیا ذکیہ گیم لورتن کو ہان گینسی کی
 وہ کچھ سانگ لائے اوس سے میرا جڑا مانگ لائے جو فیروزوں کا بنا ہے اوسکے ہان تیار ہو کر
 میں آپ پہنا دوں گی اوس کی پردا سنیں کروں گی ابھی آدمی ہیں تھا کوئی گیا سنیں تھا
 اتنے میں لورتن دکھائی باکپن بے بلائی آئی چڑیاں سات لائی کہنے لگی چھوٹی بی تم نے
 ذرا جلدی کی میں آتی رہی جوڑہ بناقی رہی تم بقرار ہو کر نہ نہاد ہو کر تیار ہو گئیں سوار ہو گئیں
 ذکیہ نے کہا جرو راگ دکھا بیٹھ جا پھلے یہ تو بتا سیدھے منہ سے میرا جڑا بھی لائی یا خالی ہات
 چلی آئی ہے ہان بیوی حاضر ہے چھوٹی بی کی خاطر ہے میں تو ہاتوں ہات اس جلدی کے ستا
 بنا کر لائی خالی سنیں آئی اچھا لورتن دیکھا تھا لا سچا پن یہ کہو پاگل جو آج بنایا گل ذکیہ گیم
 خدا کی قسم کل نہ برسوں ہشیلی پر برسوں جا کر لائی ہوں آگاکر لائی ہوں تم آپ کہو گی کچھ
 خوش ہو گی دیکھوں انعام دیتی ہو یا کچھ الزام دیتی ہو ذکیہ سلطان گیم نکالو دام دم پتے فیروز
 لگائے ہیں میں نے ڈھونڈا کر دنگائے ہیں وہ جوڑا بنا دیا ہے انعام کا کام کیا ہے تم چڑی کو
 دیکھو جہاں گیر یوں کو دیکھو کتنی خوبصورت ہیں بیگم سندھ موصت ہیں لوہن کو پہناؤ اشرفی انعام
 دلاؤ پرے ہٹ عورت دیکھی تیری شرارت ذرا خوش ہو لے پھلے منہ دھو لے پیچھے بات کیجیو
 پھر انعام کیجیو بڑی بیچاری قرض خواہ ہاری اشرفی انعام کیجیو چڑیوں کے دالم کیجیو لونی اما جان

اسکی سنوستان پہ چڑی والی آج ہو گئی زالی بیجاری ضرورت دیکھ کر انوری کی صورت دیکھ کر
 اتر گئی بولا گئی انعام مانگتی ہے دام مانگتی ہے عورت خنجر چھوڑ اپنا سر بیٹھ چڑیاں پہنا
 سن لیا کرنا زیادہ اترتے تھین پانہ پھیلاتے تھین ہاں جب مجھے پہنا لگی تو میرے لئے بنا کر لگی
 پھر تعاضل کجہ مجھے انعام لہجہ یہ تو بہن کو پہنا دے اسکے ہات کا بنا دے واہ بیگم تم تو خوب ہو ذرا
 جی میں محبوب ہو حکم کے سات کام لو روکھے منہ جواب دو آپ دو دیکسی کو دینے دو بہن سے بھی
 انعام لینے دو نورتن غریب کو ادس بد نصیب کو گھر میں بلا کر سر پہلا کر چپکے چپکے لوٹو دام
 مانگے تو کوٹو میں بات سمجھ گئی تمھاری گھات سمجھ گئی خدائی محنت بھربائی میں انعام پناؤ
 چڑیاں پہناؤں گی اچھی بڑی بیگم تم مٹاؤ اودھم ذرا باہر آؤ بیٹی کو سہاؤ میرا انعام لاؤ یا اس سے
 دلاؤ یہاں تو جواب ہوا انعام گیا عتاب ہوا بس بی میرا سلام اب کلمہ ہے نہ کلام نورتن گھر جاتی
 ہے اسے عورت کہہ جاتی ہے بیٹھ جڑہ پہنا تیجے لپکا گھنا اوداس نہو بد حواس نہو دو چار
 دن صبر کر جان پر جبر کر میری انوری کے ہاں سلطان پری کے ہاں لڑکا بالا ہوگا تیرا بول بالا ہوگا
 چمچی کی تقریب ہوگی دو تھین قریب ہوگی دھوم سے شادی ہوگی بڑی مبارکبادی ہوگی خنجر
 میں آئیو پلاؤ زورہ کھائیو انوری دلہن کو رتچہ ہاگن کو چڑہ پہناؤ انعام پائیو جو تو لگی دی وہ
 صبر سے ہر گئی تو وہی ہوگی اچھی چڑیاں بنائیو میری رتچہ کو پہناؤ پھر انعام کا مزا ہے آج یہاں کیا
 دہا ہے جروا گھر تھین صبر کر دلا تھین تیجے میں راضی کر دوں گی پنجہ جی سے منہ بھر دوں گی چل چلا
 پہنا اب باتیں نہنا کلام کر شام ہوتی ہے لڑکی بے آرام ہوتی ہے واہ ذکیہ بیگم چمچی کر جسم جم
 خوب دم بتایا دیکھا کر پھیلا یا مجھے اچھا لالا جب ہو گا لڑکا بالا کام کیو انعام لہجہ یوں راضی ہوگی
 پنجہ جی نہ پین صبروں گی واہ بیگم اچھی تقریر کی برباد میری تعزیر کی تو چمچی بیگم آؤ آؤ آپا کے ہاتھ
 چٹھیاں پہناؤں غللی ہات گھر جاؤں آخر نورتن نے ادس جلاتن نے چڑیاں پہناؤں انوری

پنجہ جی میری قلم
 ہر چہ خاویں
 بتا ہے

پسندائیں ذکیر بولی اتابی تقدیر کھلی چڑیوں کی میرا جڑا فیروزوں کا بنا ہوا کتنے روزوں کا
 تیار دہرا تھا بیکار دہرا تھا انوری کے نیک لگا پیارے ہاتھوں میں سجا رضیہ بیگم نے کہا بیٹی بھگتا
 سے رہا چھوٹی بہن کو پہنایا خوب ہوا کام آیا تم اور منگا لینا دوسرا بنو لینا ابھی موسم باقی ہے بیٹی
 میرا دم باقی ہے اور بنو ادون گی تنجو پہنا دون گی ابھی تک ساون موجود ہے بھادون کی
 برن موجود ہے گھبراؤ نہیں بولاؤ نہیں ہاں اتاجان اور بھی سامان قطع کیا دہرا ہے بے سیا
 دہرا ہے انوری سنکر بولی آپا خوب گرہ کھولی تم نے یاد دلایا مجھے اب خیال آیا اما سے پوچھتی ہوں
 ذرا دن کو نوچتی ہوں واہ وا اتاجان تمھاری بات کے قربان شاید میں دہیان سے اتر گئی تمھارے
 اوسان سے اتر گئی ماہ بی اما تم تو خوب ہو ذرا شرماؤ محبوب ہو اقرار کرو دھول جاؤ بے دودھ کے کو
 پہلاؤ آفرین تمھاری زبان کو کیا ہوا اوسان کو اما تم کو سلام خدا نہ ڈالے تم سے کام کیون جی کچھ
 یاد ہے اتابی کچھ یاد ہے ذرا دھریا ل کرو اقرار کا اقبال کرو کیا اقرار کیا تھا دو تین بار کیا تھا
 اوسکا ذکر بھی نہیں جی پر نکر بھی نہیں لے ہے اتاجان بی رنیر سلطان تمھارا وعدہ موابے اندازہ
 قیامت کہے آفت کا ہے بوستان خیال کا خیال کے جنجال کا گویا قسم ہے جھوٹ کا حقد
 کالج کا دن ہے برہما کا سن ہے حمزہ کی کہانی ہے بے تکی طوفانی ہے بدغوا انسان ہے جو شہو
 زمانہ ہے آج ختم ہونے کا بے ڈول غیر سلسل عمر بھر ہو پھر دہر رکھو کبھی تمام نہ ہو کبھی اختتام نہ ہو
 ایسا تھا اقرار ہے تو یہ جان کا آزار ہے وعدہ نہیں دیا ہے اتور نہیں جنجال ہے میری دوا
 سچی ہے وفا دار کی سچی ہے عورت کو یونہی کہتی ہے اما لگو گویا کہتی ہے لواب بتاؤ گردن اٹھاؤ
 شرماؤ نہیں مسکراؤ نہیں ذرا زبان ہلاؤ ہنسی میں نہ اڑاؤ کچھ دینے کو کہا ہے کہدو یا دسکوڑا
 کسی نے کہا ہوگا کسی نے سنا ہوگا رضیہ سلطان بولیں ہو کر بے اوسان بولیں و دلی بیٹی تو برک لڑکی
 خالصہ ڈر وہ کون سی چیز تھی جو تجھ سے عزیز تھی تجھے نہیں دی میں نے آپ گل لی انوری بیگم

اٹکی قسم مجھے ذرا خیال بخین آج کل کا حال بخین جو یاد ہو کیا تھا کیا کہا تھا تو پھر تیرا وہ چیز کا
 نام سنا دے میں سن لوں تجھے دیدوں واہ وا اما جان خدا رکھے یہ اوسان میں نے پھلے ہی کہا
 کہ بددگی یا دغین رہا میں تم کو خوب جانتی ہوں خستہ کو بھی پہچانتی ہوں میری اما جیسی بہن مجھے کسی
 بہن اپنی جان کی قسم بیوی رضیہ گیم تم میری صورت سے میری سیرت سے ہمیشہ نیرا ہو مگر لاچا ہو
 کچھ زمانہ کی شرم ہے سہہ پانے کی شرم ہے منہ دیکھی آبرو کرتی ہو ظاہر گفتگو کرتی ہو اوپری دل کا ڈ
 بھی شکل کا تھا رات لہے پھر کام کیوں نکلتا ہے آخر یہ بھی جاتا رہیگا کیا رہے کیا رہیگا اما تم کو
 محبت نہ رہی پہلی سی الفت نہ رہی تم مجھے غیر ہو گئیں میری طرف سے سو گئیں رضیہ نے کہا بس بیٹی
 اور کہہ لے باتیں دس زیادہ زبان پہلا تو میرے دل کو نہ جلا وہ اقرار کیا تھا مجھے یاد دلا کیا تھا
 کیونکہ تم نے ابانی تم نے یہ وعدہ بخین کیا تھا یہ بھروسہ بخین دیا تھا میں تجھے لال جوڑا دوں گی
 جھولا بھی ڈلوادوں گی ذرا سون آجائے برس برسا جلے تجھے مہمان بلاؤں گی لال جوڑا پہناؤں گی
 دو چار دن پہان رہو میری نیو اپنی کہو جوڑا پہنکر جھولا جھولیو پکوان لینیو نیو بولیو بس یہ اقرار تھا
 جو تم کو دوا تھا مجھے اس آرزو میں کپڑوں کی جستجو میں سارا برس گزرا وہ جوڑا نہ جڑا اسارہ سا
 برسا کیا کیا میری ترسا دونوں مہینے مکمل گئے برسے برس کر کھل گئے لوند کا خراب مہینا موبے حسا
 مہینا گنتی میں نہ بڑھتا امید میں بھادوں بھی بڑھا آسوج کی گھٹا وہ اوج کی گھٹا رات دن برستی
 امین نامزد رستی تمہارا کیا جاتا میرا دعا جاتا موسم گر جاتا میرا جی مر جاتا ہاں ہاں بیٹی تو سچی ہے
 صادق طہخان کی سچی ہے لڑکی یہ تو یہی حال ہے بات یاد نہی محال ہے میرا حفظہ اچھا بخین
 یہ اقول سچا بخین بس اما جان تمہارے قربان یہ سب کہنے کی باتیں ہیں دوسرے کی گھاتیں ہیں
 میں کب نہی ہوں مائے بالے پہچانتی ہوں اکثر لوگ شل کہتے ہیں دور پڑے کب یاد رہتے ہیں ہاں
 جی تم مجھ کو ابانی تم مجھ کو کیوں یاد کر دوں گی پاس رہوں کو بھروں گی آپا خوش نصیب ہیں ہر دم تم سے

قریب ہیں مین گنہگار ہوں مین قصور وار ہوں مین آخوند چھٹ تھی گھر کا کوڑا کرکٹ تھی گھر سے نکال دیا سر سے ٹال دیا آج آپا کے ہاں رت جگے کا سامان ہوتا نہ مین آتی ترس ترس کر مر جاتی تھم کو ذرا خیال نہ ہوتا کچھ میل لال نہ ہوتا تھم کو اتنا بھی امان نہ سوچا بیٹی کا خیال نہ تھا نہ سوچا کوئی مرنی جیتی ہے کچھ کھاتی پتی ہے ذرا دیان نہ آیا تھم کو ارمان نہ آیا بیٹی کو گھر بلاؤں ذرا اپنا جی پہلاؤ وہ تو آپا کو محبت کا ذرا میری لغت کا کچھ جوش آیا آپا نے مجھے بلایا رضیہ نے کہا ہوا خیر ہوا سو ہوا اب بیٹی معاف کر اپنا دل صاف کر جانے دے مجھے پن چکی تو کہہ چکی مین سن چکی گلا نہ کر طعنہ نہ جو لینا ہو وہ لے آگے نہ بول زبان نہ کھول خدا کیلئے پیچھا چھوڑ خفا نہ ہوا پاس نہ بیٹھ تو جوڑا بھی گھوڑا بھی لے گلے کا ہار نہ ہو راضی رہ بیزار نہ ہو اچھی اما جان تھم کو اتنی امان سچ کہو کب ددگی اگلے برس یا اب ددگی اتنا قرار وہ بھلا منہ سے کہا پورا کیا وفا سی کا نام ہے وفادار کا یہ کام ہے درگزر وہ وعدہ کیا جسکی ابتدا نہ تھا شیطان کی آنت ہے شرط بچ کی مات ہے کبھی تمام نہ ہو کام کا انجام نہ ہو وعدہ وہ اچھا اقرار وہ سچا دینا ہوا دیا جو کہا پورا کیا ملا کر جھکا کر دیا پھر کیا آج کا کام کل کیا پھر کیا وہ شل ہوئی حید کے چھپے ٹر باسی سنگار دہر نہ آدھر اچھا یہ بتاؤ ذرا مجھے یہ سننا جب ساون بھادون برساتی مینے دو دن تمام ہو گئے گمنام ہو گئے برسات گز گئی وہ باگڑ گئی ارمان بھگلیا موسم بگلیا پھر کہاں ارمان رہا تمہارا کیا احسان رہا تمہارا دینا بیگا میرا لیا بیگا جو دینا ہوا بد جو کہا ہے سب دو مین پہنکر گنگھار دکھاؤں برسات کی بہار دکھاؤں اتنا تھم کو منظور اگر دینا ضرور ہو ایک دو درزی بلا کر دو تین مغلانیان بٹھا کر جوڑا سلوا دو مجھے کھڑے کھڑے بنوا تھم کو دعائیں دوں گی اتا کی بلائیں لوں گی جب مین لال جوڑا اپنا بیٹھاں جوڑا مین پہنا کر کہیں بن بنا کر بٹھارے آگے آؤں گی اپنا بناؤ دکھاؤں گی جھولا جھولوں گی ہنسوں گی بولوں گی تھم دیکھنا جو بن کپڑوں کی پھین مین ہی مین ہوں گی زمین سے اوپر رہوں گی پوری انوری بن جاؤ

لال پری بن جاؤں گی اتاجب انوری یہ انوکھی پری پہنکر جوڑا گوند بکھڑا جاکر لاکھا کھلکی تھکا
دل سے دھاکے لگی تم ماشا اللہ کہو گی قل ہوا اللہ پڑ ہو گی کیا کیا خوش ہو گی پکار پکار یہ کہو گی سیری
بیٹی دلنواز برخودا عمر دراز اللہ کی امان اتاجہ پسر قرآن دومی انوری بیگم تیری باتیں میں ستم
کیون انوری جان تیرا اللہ گھبران تو یہ بتا دے ذرا مجھے سچا دے تو میری بلا میں لگی شاید یہ
دعا میں دیگی اتاحشر تک جیا کرین تیرے لئے جوٹے سیا کرین خضر کی طرح اپانچ ٹھٹھین عاقبت کے
برائے سمیٹیں لڑکی تو بلا ہے تہرے تیری بات بات نہ رہے بیٹی وہ بات کرتی ہے دن کو رات کو
انوری تیرا جوڑا میرے دل کا جوڑا کچھ نہ کھانا لا انھیں کشمیر کا دو شا انھیں جو نکل لیا جائے ابھی
جائے دو چار دن صبر کر میری جان پر جب کہ جوڑا بنوا دوں گی جلدی سلوا دوں گی گھبرا اچھا انھیں
ستنا اچھا انھیں سچین اتا یاد رکھو اپنے دل کو تاد رکھو میں سنوں گی نہ کہوں گی تم سے جوڑا لیکر پڑو
مجھے آج بنوا دو آج نہ ہو کل سلوا دو بیوی رضیہ سلطان خوب کر دو یہاں اس کان سنو یا اس کان
اتانا رض ہو یا مہربان جوڑا میرا نہ سلا کل تک مجھے نہ ملا پھر میں ہوں اور تم دیکھنا میرا دہم پھر
خوشامد کر دو گی جوڑا سامنے دہر دو گی میں نہیں لون گی چولے میں دہرون گی انوری تو جوڑا لے گی
یا مجھے طعنے دیگی میری پیاری میری جان جلدی نہ کہنا مان گھبرا انھیں بولا انھیں جوڑہ لیجو دیا بیجو
اب کچھ نہ کہہ صبر سے بیٹھی رہ تو کیسی مہی کروں گی جو مصیبت ہو گی بھرون گی جوڑا بھاری بنوا دوں گی
پیاری کل ہی سلوا دوں گی بس بی سن لی دو نہ اختیار ہے جوڑہ تو تیار ہے حوصلہ نہیں چلتا دے
نہیں نکلتا اچھا بیٹی اب سنا دل کا مطلب سنا کیسا جوڑہ لیگی آپا کا سا جوڑہ لیگی ان اتاجان
تھا واسر قرآن ہو ہو دیسا ہی لون گی فرق ہوا تو پھر دون گی انوری پھر تادے یا انھیں جتا دے
وہ کیسا جوڑا تھا کس وضع کا گھوڑا تھا اے بی ہکا ہکا جیسا نہ بھلی آپا کا جالدار گاج کا دو ٹپہ
اوپر سونت کی توئی ٹھپہ مہی نقیشی آپنل لپو مہی گنگا جنی آپنل لپو گنگا رطلس کا پا جاسو ہو لپو

اطلس کا باجامہ ہو آما یہ ضرور خیال ہو گو کھرو کا پشت ماہی جال ہو کلی کلی چھڑیاں ہوں گو کھرو کی
 لڑیاں ہوں دونوں پانچوں پر پاس پاس برابر برابر اگوری یل دوپٹہ کا میل پٹانے کی گر
 پچنگ ہر چلنے کی گوٹ پچنگ ہو بس زیادہ دام نہ لگاؤ انا نقصان سواڑ اٹھاؤ انگیا کرتی بھی
 سلوادو جتنا مقدور ہو بنواد چھوٹی چیز کا کیا ہے وہ تو کرتی انگیا ہے اپنی پسند کی سلوادو کیسی بڑی
 بھلی بنوادو زیادہ تکلیف نہیں دیتی جبر سے چیز نہیں لیتی رضیہ بیگم نے کہا میٹھی باقی کیا رہا جسکی تکلیف
 دیگی مجھے اور سوا لگی تو نے سنا نہیں کیا کہتی ہے دلہن تیری انوری بڑی کھری لڑکی دہرے
 تیری پروردہ کیا سناتی ہے کیا فرماتی ہے سارا جوڑا اپنی ضرور پر انگیا کرتی میرے مقدر پر حنا
 زاد می سلواتی ہے لڑکی مجھے بناتی ہے ہاں بیوی تم تو جانتی ہو اوسے سچن سے سچانتی ہو میری انوری
 ہشتیار ہے اللہ کے سمجھا رہے سچی بے لیاقت نہیں زیادہ گوئی کی عادت نہیں تم سے تکرار نہیں
 کرتی تم کو زیر بانہیں کرتی زمانہ کو دکھیتی ہے کارخانہ کو دکھتی ہے بیوی تم آج کل ذرا سنبھل چکی
 زمین پر قدم دھرتی ہو سیتے میں دم بھرتی ہو حیرت انگیز باتیں انوریں بگماتاں انوری کیا کرے تم پر بار کو
 دہرے بیوی بڑی شغل ہے تمہارا دل کاہل ہے تم دو دو روئے اپنی بات بھی کھوئے اسکی
 وہ کہتی نہیں تمہارے ہاں تہی نہیں انوری یہ باتیں سنکر ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھر کر بے
 اختیار رونے لگی زار قطار رونے لگی بسوز بسوز کر بولی بس ہونی تھی وہ ہولی دوا خدا کے شام
 سے پرے مجھے جوڑا ملے دو چتر تک نہ ملے پھر امین اور انوری بیگم دوا دیکھو میرا دھم اپنا
 لہو پانی کر دنگی حرام دانہ پانی کر دنگی جوڑہ لیکر ہوں گی کچھ سنوں گی نہ کہوں گی دیکھو آما
 کیا کرین گی میرے پانوں پر دھریں گی دوئی بڑی بیگم میٹھی پرتا ستم تم اسکو رلاتی ہو سچی کا جی
 کڑھاتی ہو اسکا دل دکھے گا مانگنے سے جی رکے گا اسکی تشفی کر دو دلاسا دے گی کر دو جوڑہ بھلاؤ
 جھٹ پٹ سلوادو بیوی بات نہ بھولو تم صندوق کو کھولو جوڑا تیار دہر ہے ادھر سٹاپا ہے

ابھی یانڈیوں کو ان مال زاد یوں کو پاس بٹھا کر ذرا دھکا کر توئی اور ٹھپہ ٹکوا دو باتوں ہات سلوا
 بیوی تم یہ تو بتاؤ خدا کے لئے مجھے سمجھاؤ تم نے وہ ٹھپہ بھی بنایا مال مصلح بھی لگایا پا جا رہی تیا
 کیا کرتی اگیا کو کہدیا ساری پوشاک بنائی جوتی بناؤ کی ناک نہ پھنائی بڑی بیگم یہ کیسا تم سب
 کام بے ڈھنگے رہے بچی کے پانوں گئے رہے بیوی شراؤ ابھی جوتی منگاؤ جوتی بھی وہ جوتی چہر
 ٹکے ہوئے موتی اس موسم کے لائق ہو انوری بیگم کے لائق ہو ستر ستارے کی بیلار ہو سب کھیت
 کی دانہ وار ہو جو انوری کو بھائے اوسکا جی خوش ہو جائے ابھی بڑی بیگم تم کو اللہ کی قسم جوتی
 ضرور منگا، جوڑیکے سات پہننا جب سامان پورا ہوگا پھر احسان پورا ہوگا ٹھین بڑی بیوی میری
 سچی کامی جوتی کوئل چائیکا خون چکر کھائیکا اگر کپڑے جوتی بغیر ہونگے اوپری غیر مہون گے
 جرم ہوش بنحال مجھ پر بوجھ ڈال یہی مجھے ٹھین بھاتی اب جوتی ووتی ٹھین آتی تو کچھ دیوانی
 ہے آج کل بے سامانی ہے پیسہ پاس ٹھین درست حساس ٹھین نہیں تیری دیوانی بات ہے
 جوتی کپڑوں کا کیا سات ہے ٹھین ٹھین بڑی بیگم برسات کا ہے موسم کچھ دیوانی ہے سچی کھیا
 ہے مہندی پچی پانوں ننگی ننگی پانوں جوتی ہری ہری میری دلہن انوری پہنکر پھر گی اور مہر
 پھر گی تم کو کسی کھلیگی انوری سونے میں تلگی مہی بیگم نے جواب دیا اچھا نہیں سن لیا جوتی بھی
 منگا دین گی جیسی کہی پینا دون گی یہی خدا کا دیا اب مجھ پر سب جوتی پیرا مجھ پر ذکیہ بیگم نے لاچار
 یہ سنکر کرا انوری کو بلایا اپنے پاس بٹھا لیا پوچھا کیوں پی یہ تو کو انوری تمہاری ساس
 کیسی ہیں ابھی ہیں یا دیوی ہیں آج کل کیا احوال ہے مرض کو کچھ زوال ہے میں کیا کہوں آبا
 ساس تو سدا مرض میں گرفتار رہتی ہیں آئے دن بیمار رہتی ہیں تم یہ مجھ کو آبا جسکا پورا ہوا بڑا ہوا سو
 برس کا سن ہو آخر وقت آخری دلچ اوسکا کیا حال ہوا آج نہ موکل موا آبا اونکا جینا کوئی ایک
 دو مہینا باقی چھو اتفاقی چھو کوئی دن کی مہاں ہیں لیون پر دہرے ان میں یہ گفتگو ہونے لگی تھی

روزانہ پہنچتی تھی کیا رنے دی دہائی ایک ڈولی اور آئی ڈولین کا رنہا کہا رن کا تانتا لگا
 سب کے قمران بیگم آئین جب چھپ رہی تھی آئین اون کے پیچھے ناسید بیگم پھر بڑی خالا زہرا بیگم
 اون کے پیچھے خورشید پہنچے ہوئے کپڑے سفید بڑی آب تاب سے آئین رعب و داب سے آئین
 پھر بی بہرائی بڑی نامی گڑی شام ہوتے ہوتے آئین دن تمام ہوتے آئین پھر کھوا کہا رولا آئی بی
 سریدا کا ڈولا کوئی بان آؤ ڈولی اُتر واؤ شامون شام بیوان تمام آگے پیچھے آتی رہیں ذکیہ کو
 نئے لگاتی رہیں ناکیر بیگم نے کہا کیوں بی خالا سویدا پہلے کہو تم بھی تو ہو مجھے تھارے پکی
 یہاں تشریف لائی آں ڈٹ گئی تھی امید چھوٹ گئی تھی میں تمھاری خصلت کو خالا تمھاری
 مروت کو جانتی ہوں پہچانتی ہوں تم جیسی ہو مجھے کیسی ہو محبوقین تھا دلنشین تھا تم نغین
 آؤ گی بیوفائی تباؤ گی اور اگر آئین بھی کچھ شرمائیں بھی شام کے لگ بھگ سب سے الگ تنگ
 دم بھر کو آؤ گی وفاداری دکھاؤ گی پھر بھی جی نہ چاہا میرا پاس نہ آیا سنکر آل دوگی غز نکال دیا
 بارے خیال آیا موقع بھی پایا اما کا دبیاں کیا بھیل حسان کیا خفگی کو سوچیں بھڑکی کو سوچیں خیر سے
 آئین تشریف لائیں نغین ذکیہ سلطان واری تو برج جان میں آنے کو تیار بیٹھی تھی سواری کی امید
 بیٹھی تھی یہ مجھے کب ہوتا عذربے سبب ہوتا میں نہ آتی تیرا گلا اٹھاتی تیرا لانا ہمارا پھر تیرا یہ الزام پھر
 رہتا میرا جان سمجھ ذکیہ سلطان سمجھ تو بلائے میں نہ آؤں پیغام سنکر آل جاؤں میں تو سویرے
 آجاتی کھانا بھی نہیں کھاتی اُجڑے کہا رنہ بڑے آدمی گئے وہ بھی دمڑے میں راہ دکھائی میرا بھلا
 بکا کی میرے دروازہ سے ٹھیک اندازہ سے بازار اتنی دور ہے جتنا ہلی سے صیور ہے میرے
 گھر سے تمھارا گھر نپا ہوا ہے کوس بھر ڈولی میں بیٹھی بیٹھی منجھولی میں بیٹھی بیٹھی میں تنگ جاتی ہوں
 آنے سے جی چرائی ہوں اُجڑے کہا رنہ وہ نابکار بھی چلتے چلتے نکلتے ہیں یہاں کے نام نہ کہتے
 ہیں ہمارے نغین آنے مارو نغین آنے منت کرو نغین ہتے لعنت کرو نغین ہتے ہوا رستے کی روٹی

کہاروں کی مجبوری نے مجھے لاچار کیا آنا دشوار کیا قرن نے کہا خالا اب گا نرہ تم جو نذر کر دیا ہے
 زبان کے آگے کیا ہے تم کو اچھا نذر ملا اب نیکوہ نہ گلا شمع مردہ نہ مین بیویوں کو نہ کچھہ کاروبار
 ملے کو جی نہ چاہے تو باتیں نہ رہیں بہ خالا یہ کہنے کی باتیں ہیں ساری نہ ملنے کی گھاتیں ہیں خالا نکل
 دل دنیا سے نہ لاد دل کسی ملا نہیں کسی تم سے گلا نہیں سنو خالا سویدا خانم اپنے ایمان کی قسم
 یہ تو ضرور ہے دنیا کا دستور ہے جب کسی گناہ کا اپنے خواہیگا نے کا کوئی دیکھنا چاہتا ہے
 بے بلائے چلا آتا ہے ہاں اس زمانہ میں اپنے اور بیگانے میں مروت نہیں رہی محبت نہیں ہی
 ہمارا تو اب تک یہی حال ہے بغیر بے چین ہو کیا مجال ہے ایک ایک کے لئے بد اور نیک کیلئے
 جی پھر کتا رہتا ہے دل ٹر پتا رہتا ہے سنو سویدا خالا جھوٹے کامنہ کالا میرا قصود معاف تم کو
 انصاف یہ کسی سے ہو سکتا ہے دل سے محبت دہو سکتا ہے کوئی ہم کو بلائے اپنی محبت بتائے
 ہم ملنے نہ جائیں بیجا پہانے بتائیں بیوفانین مردوانین ہم کچھ نہیں نہیں وفا کے دشمن نہیں
 جبے مروتی کرین آنکھوں پھیکری دہرین ایسے تو نہیں والے مولے بیوفا زلے مرد وہیں
 رہی مولے ہیں بواذ کی بیگم اشکی قسم جسوقت ماچین تمھاری بادچن میرے پاس آئی ہیں
 ڈولی سنگائی میرا جی اچٹ گیا سا خیال ہٹ گیا چلنے کی لوگی یہی تک و دو لگی جلدی کہار میں
 اٹھ کر لیجائیں میرا دل ہوا ہو گیا پوچھو کیا ہو گیا مولے کہار نہ آئے ڈھونڈا ڈھونڈا نہ پائے آدمیوں
 نے دیر گائی کہار پائے نہ ڈولی آئی پھر گاڑی سنگائی وہ ہیں ات نہ آئی آخر پا لکی سنگا کام چٹھ
 چٹرا میں نے نگہی کی نہ چوٹی پکی پکائی چھڑی روٹی شہدہ ہوا نہ میں نہانی سبھاڑ منہ پھاڑ چلی آئی
 ذکیو نے پوچھا آپاجان تمھارے سر پر ہے قرآن تم سے ایک بات پوچھتی ہوں قسم کے سات
 پوچھتی ہوں آپا سچ بتانا فرما پھانا ہاں ان بوا پوچھو وہ کیا ہے نا پوچھو میں بتاؤں گی ضرور
 ناموں کی آپاجان وفا کا جھگڑا نہیں بد بلا کا جھگڑا جو تمھاری زبان پر آگیا خالا کے بیان آگیا

تمہارے کان تک تمہارے مکان تک کہو کیونکر پہنچا کیا ہوا پر پہنچا تو گھر ہی گھر میں ڈر
 تم سے کس نے جا کر کہا کل رات کو آپس میں ہم آٹھ دس میں واکا بھڑا تھا ہنسنے داکو چھڑا تھا
 وہ ذکر چلتے چلتے منہ سے نکلے نکلتے اس قدر ہوا پھیلا گھر سے باہر جا پھیلا سب کھل گیا گھر
 گھر کھل گیا بواذکیہ مجھ تک قضیہ اس طرح آیا حسین نے سنایا وہ میرے پاس آتی نہ مجھ تک
 خبر جاتی مجھے اتنا حسین نے کہا کچھ ہیگیم کو نہیں نے کہا رات بھر بڑی گفتگو رہی باندیوں سے
 دو بدو رہی خوب تکرار ہوئی نہیں نیرا ہوئی حسین نے قصہ دہرایا تھا اول سے آخر تک سنایا
 اب تو بد مزاج ذکیہ سنتے ہی قمرن سے قضیہ بھوت ہو گئی باروت ہو گئی کتابے میں آگ لگ گئی
 تن بدن میں سلگ گئی چہرہ لال ہو گیا رنگ گلال ہو گیا ذکیہ کا عجب حال تھا بدن پر کھڑا
 بال بال تھا بیتاب ہو کر زبان کھولی غصے سے جھجکا کر بولی اوجھیں اوجھیں اوہ تو آتشہدن
 اب ہیگیم حیران نہ کرو ذرا بھڑو بے اوسان نہ کرو گھڑی گھڑی باقی ہو کام کتنی کو اٹھاتی ہو کام
 کیونکر دھکے گا کہانا کیونکر کپکے گا نھیں نھیں عورت چھوڑے ضرورت یہاں چلی آبات
 سن جا اچھا ذکیہ ہیگیم ٹھہرو ایک دم چانول پسالون دم پر لگا لون میں آئی گھبراؤ نھیں دم
 بولاؤ نھیں نھیں بی چھوڑ چانول باو چھینا نہ سے نکل اے ہے بیوی جلوادو گئی واہری
 عورت درگور تیری صورت بڑی بے پردہ ہے تجھے بڑا غور دہو ہے بلاتی ہوں آتی نھیں با
 سن جاتی نھیں دوئی بی کھالیا جی لو کہو میں آئی نڈالو دباؤ پوچھو کیا پوچھتی ہو کس کا گلا پوچھتی
 واہ عورت تو تو خوب ہے بیجاری ہر دل مرغوب ہے عورت ہے بلا ہے ہر ایک کی شہنا
 ہے واقف سے انجان سے بھولے سے نادان سے گھل مل جاتی ہے کہنے کو پل جاتی ہے
 آگ لگے تیرے کتر پے کو جرو نہ حال اپنے آپے کو مجھے خبر ہوئی کچھ بھی اگر ہوئی تیرے سینے
 تو نہ کے لپٹ میں کوئی بات نھیں ہوتی میں تجھ سے ہرگز نہ کہتی دوئی حسین تیرا لہجہ میں سنا

بجاتی تھی جیسے اتنا تر بجاتی تھی تو گلے بھانے میں سکھانے پہکانے میں عورت طاق ہے
 ایسی مشاق ہے ادھر سنی ادھر کھدی ہر کیلے منہ پر کھدی درگو کیسی عادت ہے اسی نے
 مجھے نفرت ہے اسے عورت میں تھے بضرورت میں تھے آپا کے بلانے کو بھیجا تھا یا نہ تھا
 کو بھیجا تھا وہ تو خاص کام تھا فقط پیغام سلام تھا تو نے جا کر سب اڈ گل دیا چھپائے کا یہ بدل کیا
 عورت صبر نہ کر سکی دو گھڑی جبر نہ کر سکی لوگ گھر میں آجائیں پھر سب کو قصہ سنائیں تو سب جانتی تھی
 بے نسب جانتی تھی آج رت جگا ہوگا یہی چرچا ہوگا عورت برامان یا بھلا تیری بات سے میرا جی جدا
 ماں تجھے ہر بات چھپانی تیرے آگے زبان ہلائی ہمیں دشوار ہے تجھے برا آزار ہے آگے کو نصیحت
 ہوئی تیری ظاہر لافقت ہوئی میں کہہ کر مونی پشیمان آگے کو ہونے کان رحمن بولی ہوا سو ہوا میری
 معاف کر دے عطا بیوی نوکر کو پیغام بر کو حکم ماننا ضرور ہے نہ مانے اور کا قصہ دور ہے میں جیسا نہیں کیا
 کام برا نہیں کیا تمہاری آپا نے بی قمر النساء نے کہو کہو در پوچھا قسم دیکر برابر پوچھا میری زبان سے
 میرے وہ بیان سے اتنا نکل گیا یہ ذکر چل گیا میں نے اتنا ضرور کہا کل ددا سے جھگڑا ددا ہمیں رات
 ذکیہ بیگم کی بات سے اویسی اویسی ہے کچھ خفا خفا ہے کہٹولا پھلے منھاوند ہائے پڑی سوئی
 صبح سے روتی ہے نہیں بولی پرے ہٹ جبر و جیسے دلپٹ مونی بے آبرو شوے بہا تو بڑی بھاری
 گنوازی بازار سی باتیں سنانے والی ہنستوں کو لانے والی بس بی ذکیہ ہو چکا قصہ ہوتی تھی وہ تو
 اعلیٰ تری کی چوری کیون کھولی رحمن کا چہرہ نہ کرو اوپر الزام نہ دہرو اوسنے کہہ دیا کیا ہوا اوس سے
 نہ کہو سوا جا رحمن بجا انگلیاں نہ بجا اپنا کام کر کام کو تمام کر تو نے کہہ دیا اچھلکا چوری چھانے کی بات
 نہ تھی کچھ پچھڑ دلائے کی بات نہ تھی جو گلیاں میں گڑ پھوٹا کسی کی آبرو کا رشتہ ٹوٹا بیگم اتنا تو سہو تم
 ذرا تو سہو بیوفائی کا ذکر تھا پھر کہنے میں کیا لکھ تھا تم نے رحمن کو عقل کی ڈن کو پھلے سہا دیا تو ذرا
 دھمکا دیا ہوتا رحمن خبردار نہ ہار نہ ہار کسی کے آگے کٹی علی میری باگلی گلی زبان سے ڈکا لکھو

نہ اچھا لہو دشمنوں کی بدنامی ہو پھر وفا کی خامی ہو بیوی ٹھکرو اوپر الزام نہ دہرو خیر مونی جینے
 باورچن لے مردوں سے نہ کہا پردہ دکھارنا مخینہ شکل بنتی کون برائی میں منتی گلی گلی چرچا ہوتا پھر
 کون ریا ہوتا اب تم شام ہونے دو دن کو تمام ہونے دو جو ہونا ہے وہ ہو ہے گا ایک ایک اپنی
 کہیں گے میں جو کہہ چکی ہوں جدہ کو رو چکی ہوں اب بھی وہی کہوں گی کبھی باز نہیں رہوں گی توں
 مخینہ پھروں گی نظر سے مخینہ گردنگی منجہلی بیگم خواہ تم یا کوئی عورت کی دم زبان بے وہ جانے
 ایمان بے وہ جانے سنبھری دیکھ یہ دفا کا ہے قضیہ تم بات کا پاس ہی کرنا عورتوں کا ناسی
 کرنا دنیا تہ والا ہو دشمنوں کا منہ کالا ہو بات کی طرح ہی کرنا جھوٹ کو سچ ہی کرنا زہرہ بیگم نے کہا
 یان فیہین دوا کچھ ہم بھی مخینہ خورشید بیگم بھی مخینہ کیا اسرار ہے کیا قصہ کیا قضیہ ہے
 میرا بی بی دیکھ ہے سب کو کیوں بلایا ہے کیا فساد پھیلایا ہے تو وہ قصہ سننا ہم کو بھی جتا نہیں بی بی
 زہرہ بیگم مجھ پر تہہ ہے اور تم میرا کیا کہیں دم ہے بانڈیوں کا اور ہم ہے چھو کر یان جدا بیگم اور
 سے سو مجھ سے جھگڑتی ہیں ناحق ناحق لڑتی ہیں کوئی قصہ ہے قضیہ سرمونی ہیں بی دیکھ رات
 میری زبان سے ٹہرا ہے کے اوسان سے چھو کر یوں کے آگے ان چھو کر یوں کے آگے ناؤنی سے
 کھل گیا اسخانی سے ذکر چل گیا اسی تم کیوں لڑتی ہو آپس میں جھگڑتی ہو بات جانو یہ پہچانو تم ففا کو
 کہ جانو دفا کیا چیز ہے تم کو اتنی تمیز ہے بس زہرہ بیگم اللہ کی قسم میرا بولنا تھا منع کھولنا تھا
 ایک قیامت آگئی میری شامت آگئی مجھے لڑائی ٹھن گئی ایک ایک رستم بن گئی میرے پیڑھو کا
 تیرے نشانوں کا منہ بڑا دیا غضب ڈا دیا آپس میں مل گئیں۔ چھہ اڑی پریل گئیں آخر
 بیگم کو مجھ سے بڑا دیا بیگم نے بھی پاؤں اڑا دیا مجھ سے دھچکا مٹتی کی بانڈیوں کی بشتی لی وہ مثل ہوئی
 جوتی کو ٹھہرتی کا بہانہ لگانے والی جھیلہ اور فرزانہ رات بھر مجھ سے جھوٹا رات بھر مجھے بتایا دم بھر
 سنے نہ دیا دراز ہونے نہ دیا اپنی ضد کرتی رہیں مجھ پر الزام دھرتی رہیں چھو کر یوں چھوڑا منظر

بیگم کو ستانا منظور تھا قصہ کا بہانا تھا اپنا غصہ کرنا تھا کسی بات پر بڑبڑا بولے ذرا اپنا منہ کھولے پھر
 اسکی خبروں ناک میں دم کر دوں رات کو موقع پایا خوب مجھے بھونکایا پنجے جھاڑ کر پیچھے پرگٹین ڈک
 بیگم بگڑ گئیں بس بی رات بھر بات بات پر میرے کان کھائے وفا کے دریا بھائے میں بات
 شا کر زبان ہلا کر گناہگار ہو گئی تقصیر وار ہو گئی مجھے اکیلا پالیا میرا بھیا کھالیا آخر میں مجبور ہوئی
 جان بچانی ضرور ہوئی مجھے بھی سچ آگئی دل پر ضد چھا گئی پھر تو میں مردوں کو بیگم نے عورتوں کو
 با وفا بنایا کیا کیا بنایا ساری رات یہی داستان رہی بیگم نشان میں پریشان رہی آپ سوئیں نہ سونے
 دیا بیگم نے میرا لہو پیا اتنے دیر بیگم تمھاری جان کی تتمہ بچھا چھڑانا شکل ہوا جان کا بچا شکل ہوا
 بیگم جان کو گئیں بانڈیان مغرکھ گئیں تم دیکھو غضب بانڈیان سب کی سب جھوٹ کو سچ کرتی ہیں
 بات کی پنج کرتی ہیں ہماری بیگم کے نزدیک پیاری بیگم کے نزدیک میل کا تیل بنانا عورت کے
 چرل بنانا اونے بات ہے یہ کرامات ہے بانڈیوں کے سات تھی ہیں بکری کو انڈا کہتی ہیں
 تم کو پنج بنایا ہے فیصلہ کر بلا یا ہے تم تقصیر طے کرو وفا کی قے کر دو تکرار کی یہ بات ہے انصاف
 پنچوں کے بات ہے پورا انصاف کر دین مجھ کو انصاف کر دین بیوی و جوات کہو ایمان کے سات کہو
 خورشاد نہ ہونہ طرفداری وہ کہو دل کو لگے پیاری فہمین کی بات سنکر بڑبڑا کی خرافات سنکر پنچ وق
 ہو گئے سب تغق ہو گئے ہنر مان ہو کر ایک بیان ہو کر صاف صاف جواب دیا بڑبڑا کو آگے پہلے
 پنچوں نے زبان کھولی ایک ایک بگڑ کر بولی عورت اپنا علاج کر کل کی کرتی آج کر جنون نہ
 بڑبڑائے خون نہ بگڑ جائے فصد کہلو جو کین لگوا لو بی اور ہوئی جواب دو کوئی سوہن کی
 بڑبڑا نے روئی کی گزبانے ہم کو چھپو پرا بنایا ہے خوشامد خور بنایا ہے کس کو یہ مرض ہے کس کو
 یہ غرض ہے جو کسی کی خوشامد کرے تیری میری برا مکرے جھوٹ بولے عیب کھولے گوین
 کانٹے بولے بیوفا بنے بدنام ہو دنیا کا ہم پر الزام ہو ہم تو سید ہی نادینگے کھرا کھوٹا دکھا دینگے

بڑھیا ترخیال خام ہے یہ تم لوگوں کا کام ہے سرسلا بھجاکھاؤ بیویوں کو پھسلادو دم دیکر قسم دیکر
 چراچر کر چھپا چھپا کر مال تال اڑاؤ کھاؤ اور غراؤ ہم تو صاف ہیں ذات کی انفرادیت ہیں جو
 کہیں گے کھری کہیں گے کھرے میں کھرے ہیں گے کون اپنا ایمان بگاڑے جہنم میں جہنم لگاڑے ایمان
 ہے تو جہان ہے جان کے سات ایمان ہے تو مانے زمانے پاؤش سے جانے جانے پاؤش سے
 ذکیہ سلطان بگڑیں انکی اما جان بگڑیں جو بگڑے ہماری تقریر سے وہ خٹکا کھائے پیر سے مثل ہے
 راجہ روٹھے گا اپنی نگری لیکا جو کچھ دیتا تھا ذکیہ سن دہن میں تجھے دیتے ہیں بچن ہم بے حمایت
 بے رو رعایت سچا فیصلہ کر دیں گے قصدا لگ دھروینگے جو قل میں آینگا جو ذہن میں ہمارے گا
 صاف صاف سناینگے بے غلاف سناینگے کسی کو دباینگے کسی کو دھکاینگے روٹھے کو ذکیہ
 جھگڑا چکاینگے آخر بک بک میں اسی جھک جھک میں دن تمام ہوا اور ہی سرانجام ہوا شام ٹپک
 آئی آسمان پر سیاہی چائی ذکیہ سلطان نے دل پریشان نے بارہ دری کو جھڑوایا خوش
 بھڑوایا گا ذکیہ لگائے جھاڑ فائوس جلانے سب ہاں جا کر بیٹھے قرینے قرینے آکر بیٹھے سب کے
 آگے دو دفین بغل میں جمیلہ دشمن برابر آکر بیٹھی کولا ملا کر بیٹھی موحین کو تاؤ دیتی تھی بڑھیا کے
 چٹکیاں لیتی تھی مردار کو حین ذرا نہ تھا چڑ کر کہیں بکنا نہ تھا سیتا رہتی بیتاب تھی آگ پر سیاہ تھی
 ہنسن دیکھ کر گہرائی بغلین جھانکی بولائی کہنے لگی خدا کی دہائی میری شامت نہیں آئی جو اس کا
 چڑیل کلو کو بغل میں بٹھالوں آستین میں سانپ پالوں بندہ کو دوست بناؤں بچھو سے بے
 بساؤں نہیں نہیں سیکم گریزے تقریر سے ہم محکوم آبرو عزیز ہے یہ چھو کر ہی بے تیر ہے بیوی
 اپنی عزت پیوی اپنی حرمت اپنے اپنے ہات ہے میرا اسکا کیا سات ہے دشمن کے سایہ
 بڑے ہمسایہ سے دور رہنا بہتر ہے ضرور رہنا بہتر ہے سیکم تم بندہ سبست کروو اسکا حوصلہ پست
 آکھو یہاں سے اوٹھالو اپنے پاس بٹھالو ذکیہ سیکم نے کہا بڑھیا پوش میں آ تو اپنا غسل کر لو

کدال سے فصد کھلوا ابھی اوس غریب نے چھو کر ہی بھیسب نے زبان پلائی بھین مہنسی مہنسی بھنسی
 تو نے داویلا مچائی دینے لگی دہائی وہ مثل ہوئی ابی تم تو مجھے چھڑو گئی آگاکا اگر گھیرو گئی بڑھیا
 تیرا وہ حال ہے کانڑے گننے کی مثال ہے ایک گنجا کہین جاتا تھا کانڑا سامنے سے آتا تھا حرام خود
 گنجا دل میں سوچا کانڑا مجھے برا کہیگا چیکا بھین ریگا تو پھلے ہی دیکھا دے گالی اسکو نادے اڈر
 کانڑے نے سوچ کر ذرا سر کھجا کر فون کر گئے کو گالی سنائی گئے نے دہول بھائی گالی گفتار ہونے لگی
 جوتی پتیرا ہونے لگی وہی عقلندی وہی پیش بندی فہمین تو کرتی ہے یہ ہو گئے ٹکڑو کرتی ہے درگور
 عورت ہے بلا ہے موٹی آندھی ہے ہوا ہے ایک ایک کے سر ہوتی ہے اپنے نصیبیوں کو روتی ہے
 آتے جاتوں سے چپ چپاؤن سے لڑتی ہے جھگرتی ہے وہ مثل ہے آیل تو مجھے مار بھین
 مازا تب بھی مار بھین بولی بگیم تم خوجیم جم ذرا میری بات سمجھو بانڈی کی اوقات سمجھو سنو ذکیہ
 سلطان میری داستان میں کیا کہتی ہوں کیوں الگ رہتی ہوں میں نادان بھین تم جیسی
 انجان بھین دوست کو دشمن کو اشارت کو کولکن کو در سے پاس سے شعور سے قیاس سے
 زجانوں پہ چھانڈن مجھ کو عقل ہے شعور ہے مہنیں بقدر سے مجھو ہے بیوی بڑا پا گیا ہے غم مجھے
 کھا گیا ہے مگر پھر جوانوں سے تم نئی پڑاؤن سے ہر طرح اچھی ہوں وفادار کی سچی ہوں ایک
 ہوش بجا ہیں حواس بھی سوا ہیں عقل میں تیزی ہے بات میں دلا دیزی ہے بشرہ دیکھ لیتی ہوں
 چہرہ دیکھ لیتی ہوں صورت سے بھلائی تیرے بڑائی جان جاتی ہوں پہچان جاتی ہوں
 بتو طاہر تو بیوقوف ہوں مگر بڑی فیاسوت ہوں لوٹم کو نقل آدمی کی عقل میں شاؤن تماشا
 دکھاؤن گزری ہوئی نقل ہے اصل کی اصل ہے نقل ایک بار مجھ پر ایسی گزری دیا کہ اند
 ایسی گزری میں کلکتے سے آتی تھی اور لکھنؤ کو جاتی تھی برسات کا موسم میرا کیلا دم دیا کاچو
 تھا پانی ہاتی دیا تھا سون بہار پر آئی قہار دیا پر آئی دیکھا کنارہ پر اوسافر اکثر کچھ پڑے

ہن کچھ کھڑے ہن بل بھی تھے جانور کھڑے تھے ناؤ کا انتظار تھا ایک ایک اسید وار تھا ناؤ کی
 آئے ہم سب کو لیجائے اتنے میں ناؤ آئی دھڑے بھی بہائی کنارہ پر لگائی لڑنے دی مانی
 مسافر و جلدی آؤ تیار ہوا لوگ تیار ہوئے ناؤ میں سوار ہوئے لڑنے جو اگلا دیا اڑنے
 غضب کیا بل ٹوٹ بھی بھڑے جانور کھڑے بھی بھڑے ابو ٹیٹھنے کی جگہ نہی چڑھنے کی جگہ نہی
 ابھی وہ لڑنے موابے صلاح ناؤ چھوڑے کو تھا لنگر توڑے کو تھا ایک موابت ہوا بندر والا
 گنوار زرالا صورت دیوانی اچانک ناگہانی کہیں سے پیدا ہو گیا زمین سے پیدا ہو گیا ملاح کو کچھ بچہ
 اپنے بندر کو لیکر ناؤ پر جا بیٹھا سب کے برابر بیٹھا جمیل بولی صبی تو بے تیز بے آبرو محفل میں بھر
 بیٹھی میرے برابر بیٹھی بیوی ذکیہ سلطان رو کو باندی کی زبان دیکھوین کچھ تھی اس سے الگ تھی
 تھی یفتہ انگیز لگی بات میں نہر گھولے گی چوکر ہی خین ہے بلا ہے شیطان سے سوا ہے
 ذکیہ نے کہا دوا تو خیال نہ کرنا اپنا کام کر بات تمام کر جمیل کو دگھور معاف کر قصور دوا بند کرنا
 شروع کر داستان تو چپ ہو رہ بند کی نقل کہہ بس بیگم جب ناؤ پر بیٹھے سب وہ بندر والا مولانا
 ناؤ کے اندر آ گیا بندر کو لیکر آ گیا اتنے میں ایک آدمی کوئی بڑا نیک آدمی مسافر صورت شایعہ
 دود کا چلا دیا پر آیا ملاح نے اوس کو بھی بلایا کہا تم بھی آؤ جگہ ہے میٹھ جاؤ دھنچھ قلعہ تھا قلعہ
 فرزند تھا بندر کو دیکھ کر مچھندر کو دیکھ کر بھت گھبرا ناؤ پر نہ آیا کھڑا رہا ملاح سے کہا خین خین
 میری قضا خین آئی ناؤ پر سوار ہون اہل سے دھار ہون مجھے ایسے جانے سے اپنی جان گنہگار
 کیا حاصل اسے جاہل تو نے بندر کو بٹھایا ہے شیر خانہ کو بٹھایا ہے تو پریشان ہو گا دیکھ پشیمان
 ملاح چھٹا کر بولا چھڑاؤ کا لنگر کھولا دوبارہ پکارا مسافر کو لکارا آتا ہے تو آؤ باتیں نہ ناؤ دیکھو چھٹا
 دیکھتے رہ جاؤ گے جب رات ہو جائیگی ناؤ بچ کر دانیگی افسوس کرو گے سرفی میں مگر سپر
 نے کہا خبر لے قافلہ بہا ہم سب جانتے ہیں تیری کب مانتے ہیں اسے ملاح ہوش میں آ پنے اپنا

تو گوار ہے جان سے بڑا ہے مجھے جان عزیز ہے تو جاہل بے تمیز ہے مین دیوانہ نہیں نادان ستانہ
 نہیں تیرے دم فریب میں آؤں اہل کے دلم میں بھنس جاؤں اسے نادان ملح ہماری مان صلا
 تو اللہ سے دعا مانگ راہ میں بند نہ لائے سانگ ناؤ میں گھاگم ہے مجھے بندر سے دہم ہے اگر یہ
 بندر ناچا پھر دیکھو یہ کھانچا ڈوب جائیگا تو چٹائیگا ملح نے قہقہا مارا پھر مسافر کو لکڑا اوسیان
 جوان بنے ہوئے لقمان یہ تم نے کیونکر جانا کیا علم غیب سے پہچانا وہ مسافر بولا عقل کا بولالہ
 ہمیں اللہ سے علم کی راہ سے عقل عنایت ہوئی ہے عقل سے ہدایت ہوئی ہے مین وہ انسان نہیں
 کچھ تجھسا نادان نہیں دیکھ بھال کر انجام کو خیال کر بے قضا بے رضا دریا میں گردن حرام
 موت مروں تو نے ناخین تو نے پڑناخین حکیموں نے کہا ہے عالموں نے لکھا ہے جس
 ناؤ میں جس گانوں میں جس بڑے میں جس کھڑے میں پانی رو سیاہ ہوگا وہ کھڑا تباہ ہوگا
 تیری ناؤ میں بندر ہے شیطان شریر جانور ہے میری کیا شاست آئی ہے مجھ پر کیا مصیبت آئی
 ہے ناؤ کے اندر ناؤں اپنی جان گواؤں تو نے بندر کو بد جانور کو ناؤ میں بٹھالیا بے گنا ہونچا
 خون کیا اب ناؤ کا بہاؤ پر پانی کے چڑاؤ پر دو قدم پہنا شکل ہے سلامت رہنا شکل ہے تو
 زندگی سے ات دہو اپنی ناؤ سے ایوس ہو سن رے ملح اب یہی ہے ملح تو اپنا جینا چاہے
 دانہ پانی پینا چاہے بندر کو آوارے دریا کا کنارہ لے نرل آسان ہو جائیگی مشکل آسان ہو جائیگی
 اگر مرنا منظور ہے موت کتنی دور ہے بسم اللہ اپنی راہ لے مسافروں کو ڈوبوے تو نے شاید نہین
 تو کچھ پڑا ناخین مثل ہے گرہ سے مال جائے آدمی قتل دگنوائے جو ہمیشہ افسوس آئے
 آدمی عمر بھر پتائے ہکو ہوش ہے حواس ہے آج سے کل پاس ہے ہم اس وقت مل جائیں گے
 آج نہیں کل جائیں گے بس بی وہ عقل مند خدا کی سوگند یہ کبکرا موش ہو گیا پھر روپوش ہو گیا
 ملح نے لکڑا دٹھایا ناؤ کو مدار پر بہایا ناؤ کنارے سے ٹٹی تھی پانی کے نور سے چلی تھی بندر کو

ہو لگی مچھندر کو ہوا لگی موجوں کا تماشہ نظر آیا۔ موئے وحشی کا دل لہرایا اپنی والیوں پر اترا بدلتا
 پر اترا خوش فعلیاں کرنے لگا۔ ذقین بھرنے لگا پھروس پانی میں موج کی طغیانی میں اپنی
 صورت دیکھ کر مسخری صورت دیکھ کر نگوڑا اچھلتا تھا کیا کیا مچھلتا تھا غلطکین لگانے لگا بھپکین
 بتانے لگا ناؤ میں غوغا ہو گیا بندر کا تماشہ ہو گیا مواندر کدکنا تھا گھوڑا ٹوبدکنا تھا اجڑا بندر والا
 اور کا منہ کالا بندر چھٹلاتا تھا ڈنڈے سے سہماتا تھا بیگم وہ بندر شیر جانور اس وقت کسکا یا رہتا
 اور پشیمان سوار تھا اپنے مالک سے دڑا کسی غیر ذالک سے دڑا دھمکیاں دینے لگا بھپکین
 دینے لگا پھر تو وہ جانور بد ذات بندر اور بھی زیادہ ہو گیا کودنے پر آمادہ ہو گیا پھلانگنے لگا
 پھلانگنے لگانے لگا اب اس موئے نے شیر فرات ہوئے نے کوہ کو دکر یہ حال کر دیا ناؤ میں
 بھونچال کر دیا کبھی ٹٹو کو نوچا کبھی بیل کو دبوچا کسی کا منہ چٹا کسی کا گال کا کسی کا دھن چٹا
 کسی کا مال اُجاڑا بٹلا اور دم کر دیا ناک میں دم کر دیا سر کی ٹوپیاں لے گیا بدن کی بوٹیاں لے گیا
 ٹٹو کدکنا لگے بیل بدکنے لگے کیا حیوان کیا انسان مسافر بجارے ڈر کے مارے کوئے کوئے بچو
 بچو نے چپتے پھرنے لگتے پھرنے آخر بند نے بدلا مچھندر نے اچھل کو دے یہ نوبت کی بھری ناو لگی
 یہ صورت کی ٹیری سیدی ہونے لگی لوگوں کو ڈوبنے لگی ایک بار ایسی جھلکی طالع سے بھی بدکی
 قابو سے نکل گئی ٹٹو کر ٹوٹ گئی بندر چاند چھندا وحشی تیرا موگناں ہو گیا سب کا کام تمام ہو گیا
 کوئی داد کو بچو نہ فریاد کو بچو نہ خچا لوگ عدم کو گئے سیدہ ارم کو گئے غریبوں کی جان نصیب
 کی جان بندر پر قربان ہوئی کہنے کو داستان ہوئی میں ہی بہشت جینے سے کلفت دریا میں جا
 گرمی اللہ کے گھر سے پھری آخرا ایمان تھی بڑی سخت جان تھی دیکھیاں کھاتی غوطے لگاتی خیر
 لگی کنا سے جا لگی عمر بھی باقی تھی زندگی اتھاتی تھی جیتی رہی بچ گئی اجل کے حملے ہوئے لگی سیر
 پانی ڈھیروں پانی حلق میں اتر گیا پیٹ میں بھر گیا غٹ غٹ پیٹنی گئی تقدیر سے جی گئی جیتی جاتی

لکھنؤ آئی کہو بیگم کیسی سنائی یاں مہی بات ہے باندی جھوکا سات ہے یہ بندر سے کم نہیں بنو چہن
 دم نہیں تم اپنی باندی کو مول ساڈی کو بھان سے اٹھاو اپنے پہلو میں بٹھاو یہ آخر حرام خور
 کچھ نہ کچھ سنائی نا حق مجھے تائیگی ذکیہ بیگم نے کہا جمیلہ یہاں چلی آ میرے پاس بیٹھ جا باؤلی ہو گئی
 ہے دوا اسپر سایہ نہ ڈال بڑھاپا ہے وصال تو بھر کھل کھری سے جمیلہ پنج یو فابری سے یہ طو
 چشم ہے اسکے سفید چشم ہے جمیلہ حل کرولی آپ سے نکل کرولی بیگم کچھ کہو چکی ہو ہو میں
 جواب نہ اداون گی اسکو فراموش کیا دون گی اسکے پاس بیٹھے شیطان میں بیٹھ کر ہوئی پشیمان اپنے
 سر کی قسم میرا گھر گیا دم اسکا برا بیٹھنا خلا ملا ہو کر بیٹھنا کسو بند اسکو نکلتا نہ گزری پاگل ہے اسکی
 وہ مثل ہے تن پر کپڑا نہ بدن پر لٹہ پھرات کر دن البتہ بیوی رضیہ سلطان نے تمھاری اما جان
 اسکو منہ لگایا ہے ذرا سر چڑھایا ہے سوئی نہیں بن گئی ہماری دشمن نگئی ایک ایک کو دھکائی ہے
 بندر یا کائے کھاتی ہے قمرائے کہا یہ وہاں بندر پر رہا اب جمیلہ جانے دے سکودل
 بہلانے دے رات جاتی ہے بات جاتی ہے لودا آؤ بھادری دکھاؤ میدان صاف وفا کا
 انصاف ہے کچھ کہو کچھ سنو دل کھول کر ہم کو تو اچھا سوئی قمرائے ابورات آئی سوا آج قضیہ کو
 گورہنے دو جمیلہ کو اور کہنے دو باندی بخار نکال لے دل کا بخار نکال لے یہ پیاسی کی جو رو ہے
 اسکو لڑائی کی آرزو ہے تم آج نہ بولو بدفرج نہ بولو کل بات سوبات لولاؤ بات سے بات مجھ
 نیند آنے لگی طبیعت مر جانے لگی کل ساری رات پیچون کے سات جھگڑا چھڑنا وقتہ کو بیٹھا یہ
 بات بکو پند آئی فہمین نے خصت پانی کھولنے پر چالیٹی پانوں پھیلا کر چالیٹی جہان بھی سو گئے
 چپ چاپ ہو گئے جب صبح نمودار ہوئی پھلے انڈی بیدار ہوئی سوئی سوتی جگلی اتانے کے پاس بھاگی
 دیکھا با دل گر جتا ہے لگتا نہ بیخبرستا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ہے آج جھولنے کا مزہ ہے جا کر آتا
 کو اٹھا یا بیخبر سوئی کو جگایا کہنے لگی اما جان بیوی رضیہ سلطان تمھیں کچھ نہیں دہسان تم بیوی

بے اوسان مجھے رات سے فاقہ ہے اما بھوک کا تراقہ ہے لاؤ کچھ کھلاؤ کوئی چیز ہوتاؤ دھری ہو رکھی ہو
 مجھے کچھ کھلاؤ نہو بازار سے منگا دو بھوک نے بیتاب کر دیا سوتی کو بد خواب کر دیا کلیجا کھر چاچا
 اما جی بچا جاتا ہے اٹھو حال غیر ہے اٹھو منہ کی سیڑی رضیہ بیگم برہم برہم اٹھیں جواب دیا اے
 انوری کیا کیا سوتی کو جگا دیا میرا بھی کھالیا کوٹھری میں جا کچھ دہرا ہونکال لا جو چیز ملے کھا جا
 طبیعت کو پہلا کچھ نہ ملے مجھے گل کہیں بھان سے ٹل لڑکی آدمی رات میں طوفانی برسات میں آنکھیں
 ملتی پیٹ مسلتی دوڑی آئی یہ مژدہ لائی اما کچھ لاؤ بھوک کو کھلاؤ لڑکی کچھ غیر ہے تجھے مجھے بھر
 نیند میں ستاتی ہے سوتی کو جگاتی ہے میں تجھے کیا کھلاؤں کہا نا اما کہاں سے لاؤں منہ کا
 طوفان ہے عالم سنان ہے دیکھتی ہے کیا سامان ہے سویا پڑا جہان ہے اسوقت سروسٹ کوئی چیز
 لڑکی صبح ہونے دے مجھے بھی سونے دے خاموش ہو رہا تو بھی سورہ ذرا بھوک کو مار اتنی نہ ہو بقدر
 یہ جھوٹی بھوک ہے یہ کوئی بھوک ہے یہ بھوک کا وقت نہیں بازار میں آمد رفت نہیں دیکھ منہ لگا مار
 بہشتا ہے تل دہار اوپر دہار بہشتا ہے منہ کی وہ طغیانی ہے جہان میں پانی پانی ہے منہ ہے
 خدا کا قہر ہے گھر میں لنگا جھنکاں نہر ہے آدمی بازار کیونکر جائے سودا سلف کیونکر لائے تو ذرا صبر کر
 جی پر جبر کر اسوقت کچھ پک سکتا ہے باور خیانت تک ٹپکتا ہے میٹھی ضد کی بات ہے ابھی دو گھڑی رات
 اور ہے صبح ہو منہ کھلے پکالو جو گلے اے ہے اما جان بھوک نے کھو دئے اوسان جی نکلا جاتا
 دل پگلا جاتا ہے اما جو کچھ ہو دو میری بھوک کھو دو سمجھو دو کباب دو نہیں صاف جواب دو بھوک کا
 علاج کرو درست مزاج کرو انوری بیگم خیر مان درست کر اوسان منہ کا طوفان کھلنے دے
 کوئی دوکان کھلنے کوئی قصائی نان بانی لے کوئی بنیا کوئی حلوائی لے باقر خانیان کو الینا گرم
 کچوریاں منگو الینا تازہ تازہ میٹھی لائی کھانا گھر کی چیزیں بالائی کھانا پاڑیہ خواجہ بھوک کو پہلاؤ نہیں
 اما جان یہ پھیکا خالیں سمجھو کہے جاتا ہے برسات میں کون کھاتا ہے میں تو ابھی آج دور پیچھے

پھینیان منگاؤن گی جلیبیان منگاؤن گی یہ نہو کچہ اور منگاؤ مجھے باتونین نہ ہلاؤ میٹی مجھے لٹاؤ
ہر طرح روپیہ اٹھاوے اچھا جانگالے کچہ نہ لے مجھے کھالے بی اتا تم کو کیا ہوا ہے مجھ سے دل
پھل ہوا ہے تم تو ہرات میں بات کے سات میں جواب بنا دیتی تھی اُنک شادی ہو بس اتا میں
تم حیوہو برس اب تم سے نہیں کہوں گی تمہارے گھر نہیں رہوں گی لوبی ضیہ سلطان اللہ حافظ اللہ
میں جاتی ہوں ڈولی منگاتی ہوں اچھا انوری یان آ میرے پاس ملک جا میں تجھے تدبیر بتاؤں تیری
دل کسی سناؤں جا چھو کروں کو جگا کچہ سامان گھر سے نکلا کھاٹے میدہ لے سین لے میرا بنے کا
بڑا لگن لے ابھی تینوں کو سب چیزوں کو اچھی طرح تل دل خوب گوند سل گلگلے چھلکیان تل۔
جتنے نکلے جائیں نکل پورا پکوان ہو جائیگا بھوک کا سامان ہو جائیگا آج پکوان کی بہار ہے آگے تجھے
اختیار ہے آتا آجان تمہارے قریب خوب ڈھب بتا دیا اچھا سامان بنا دیا آبی جوڑہ بھی دینا
ہاں ہاں وہ بھی لینا جا آپا کو اٹھا سامان تیار کر اچھا اچھی جاتی ہوں آپا کو جگاتی ہوں آپا بی آپا بی
اچھی میری باجی ذرا کھکھ کھلو ہشیار ہو بولو آپا کروٹ لو جھٹ پٹ لو ذرا دیکھو آپا میرا سکھڑا پیٹنے
آپا کو جا کر خوب ہلا چھلا کر اٹھایا رہی کیل ہے قابو میں لیا ہے اٹھو نند کو چلاؤ زیادہ پانڈ پھیلاؤ
لو ہشیار ہو جاؤ خراٹے دلو پکوان تلو مینھ کا تار دیکھو ابر کی بہار دیکھو آپا کسی بہار ہے کم کم ہوار ہے
ٹھنڈی ٹھنڈی ہو رہے کم ہے نہ سولے ستھرا آسمان ہے جو لے کا سامان ہے دُونی آپا بی گھبرا گیا
جی تم ایسی غیر سوئی ہو گویا گھٹے بیکر سوئی ہو آج اوتی ہونگل دن یوں ہی جائیگا نکل بڑا
اٹھو پلنگ سے چھٹو ہاتھ نہمد ہو ڈالو ذرا نند کا خاٹالو اے ہے آپا اٹھی نہیں تم سے پنگڑی چپتی
نہیں دُونی انوری بیگم گوٹ دے میرا دم تو نے خدا کی قسم پیچہ وہ کیا تم ناک میں دم کر دیا صبح
صبح اودھم کر دیا نیند بھر لے نہیں دیتی مجھے مرنے نہیں دیتی پتلا چلا کر جگا دیا جمع چم کر اٹھایا عقیقہ
جان آگئی لڑکی میرے کان کھا گئی ابھی اکھ بھکی تھی میں محافدین دکی تھی دم جوڑے نڈا غافل

ہونے دنیا رات کو پھر غفل ہوگی مجھے کیسی مشکل ہوگی دن کو میں کام میں مہانوں کے اہتمام میں آؤ
 آدھرا گونگی ساری رات جا گونگی میرا کیا حال ہوگا جاگنا دباں ہوگا بس آپا کھڑی ہو جاؤ ذرا
 تھلو نیند کو بہلاؤ تم باتیں نہ بناؤ مجھہ جلی کو نہ جلاؤ تم بھت سوچکین آرام سے ہو چسکین لو
 اوسان میں آؤ باہر نکلو دالان میں آؤ مینھہ برستا ہے میرا جی ترستا ہے جلدی اٹھو جی میں
 نہ گھٹو وقت نکلتا ہے میرا جی جلتا ہے اچھا انوری بیگن کہاں چلتی ہے چل میں اٹھی بات کہہ
 تر پھرنہ ہو راضی رہ آخر ذکیہ گیم کچہہ برہم برہم انگریاں لیتی جہاں لیتی اوسان میں آئی دالا
 میں آئی سب سامان تیار کیا مہانوں کو بیدار کیا پکوان تلنے لگی نہیں بھی بھگنے لگی جمیلہ کھکر
 بڑبڑائی مرغی کی طرح کڑکڑائی کہنے لگی مسخری دیکھو بی انوری یہ کیا کی لگی چوٹی باس آگلی گیم
 خروار رہنا ذرا ہشیار رہنا چھوڑ آئی ہے گھی کی بو پائی ہے آنکھ بچا کر لیا لگی میا نے میں پھرتی
 ایک دو گلگے میں کے ہات آئے تھے نہیں کے نہ بیا اٹھانے پائی تھی ابھی کھانے نہ پائی تھی طعنہ
 سکر چلی آئی جل جھن کر چلی آئی بد نصیب بکتی رہ گئی کڑ پائی کوکتی رہ گئی ذکیہ پکانے میں مشغول ہوئی
 انوری نہانے میں مشغول ہوئی لال لال جوڑا پہنا اوسپر ہنا گھنا بن بنا کر باہر آئی مہانوں کو سات
 لائی جھولے پڑھایا ایک ایک کو بھلایا ایک طرف مہان ایک طرف انوری جان پکوان کھاتے
 گئے گیت گاتے جمیلہ گلگے لاکر نہیں کو دکھا دکھا کر مردار کھاتی تھی دوا کو جلاتی تھی کہتی تھی نانی
 پگلا تو بھی نہیں پلپلا آخر وہ دن سارا مہنسی ٹھٹھون میں گزارا مہان کھاتے رہے گاتے بجاتے
 رہے جب شام ہو گئی روشنی تمام ہو گئی بارہ درمی تیار تھی روشنی کی بہار تھی مہان فرصت پا
 بیٹھے موقع موقع سے آکر بیٹھے دوا نہیں کو بلایا سوتے فتنہ کو جگایا نہیں جلی پھنی کڑدی سیلی
 سنی جمیلہ کی بات سے اوس ہذات سے تنگ ہوئی پڑی تھی تنگ ہوئی پڑی تھی بڑبڑاتی
 مسکراتی کہہ گردن کو ہلاتی آئی آکر بیٹھی جم جاکر بیٹھی قمرن بولی کہو نہیں ذکیہ سے کیا ہوئی آن

بیوی قمرن کچھ ان نہ بن ذکیہ بیگم ساقی ہیں باندیوں سے چھڑواتی ہیں آپ جھوٹی بات کہتی ہیں۔
 باندیاں سات کہتی ہیں مجھے بیہودہ جانا ہے ہڈی کا گودا جانا ہے بیگم کھالے جاتی ہیں اٹوٹے
 جاتی ہیں گالیوں کی بھرا ہے مجھے جوتی پیرا ہے مجھ موٹی کو غارت ہوئی کو ذرا بولنے نہیں
 یونین منہ کھولنے نہیں دیتیں میں کچھ کہ نہیں سکتی چکی بھی رہ نہیں سکتی غضب میں جان ہے یون تو میں
 امان ہے اچھا دوا یہ تو بتا وہ جھگڑا کیا ہے وہ رگڑا کیا ہے بکھو بھی سنا بکھو بھی بھابی قمرن کیا ہے
 نہیں بیوی جھگڑا ہے نہ تکرار نہ جھگڑا ہے سے سروکار بیگم مجھ سے نہ لڑیں میرے درپے آزار ہیں
 مجھے بولنا دشوار کر دیا منہ کھولنا دشوار کر دیا بیگم کا غضب دیکھو تم سب کے سب دیکھو ذرا خیال کرو
 نہیں سوال کرو میرے داغ میں فتور ہے یا اون کی عقل کا قصور ہے بیگم کو مندا لگئی ہے خبر نہیں
 کیا سا لگئی ہے بار بار یہی فراتی ہیں مجھے یہی سناتی ہیں عورتیں پارسا ہیں مردوے بیوفا ہیں میں
 کیا جواب دوں کسا صبر لون کہتی ہیں عورت جسکے ذکر سے نفرت بڑی حائل ہے ہنر مند فاضل ہے
 تم یہ اندھیر دیکھو سچہ کا پھیر دیکھو سچ کو جھوٹ کرنا بھیر کو اوٹ کرنا یہ اون کی عقل ہے تکرار کی یہ سہل
 مردو بیوفا بناتی ہیں عورت کو مردو بانا تی ہیں بیگم اٹھی عقل کی ہیں پیدا ہوئی آج کل کی ہیں میری
 جڑی بات یہی کیسی خرافات یہی وہ غور سے سنیں ذرا طور سے سنیں پھر قائل ہوں ادھر قائل ہوں
 میری جرات ہے حکمت کے سات ہے صاف ہے سیدہ ہے جو نہ ہے وہ گیدی ہے بونو سچی
 اور اچھی ذات چھپائے سے کب چھپتی ہے وہ آنکھوں میں کھپتی ہے بیوی مشک کو ترک نہ کھکے سو
 ڈیوں میں دباؤ تو قفلوں میں چھپاؤ نہیں چھپے گا اپنی بودیگا بس میری بات اچھی یا واپس بات
 جان لو ایسی ہے مان لو ایسی ہے بیگم کچھ جانتی نہیں سہاؤ تو ناتی نہیں زبان چلا دیتی ہیں۔
 نگ ملادیتی ہیں پھر کہتی ہیں عقلمند ہوں اشرف کی فرزند ہوں سنو قمر النساء بیگم کیا کہہ رہے
 عالم دنیا کی بھلائی زمانہ کی پارسائی مردوں میں موجود ہے عورت عالم کی مردود قمرن

تم ہی کہو حق کے سات رہو مرد کی خوبیوں کو مرد کی نیکیوں کو کوئی مٹا سکتا ہے مرتبہ گھٹا سکتا
 تم کو باور نہ ہو یقین اگر نہ ہو کسی فاضل سے پوچھ لو کسی کامل سے پوچھ لو سنو وہ کیا کہتا ہے کھن
 دیتا تم سب مردوں کو میرے مردوں کو ایک زبان پاؤ گی ایک بیان پاؤ گی جو کہیگا یہی کہیگا فہمین کی طرف ہر گ
 مرد میں مردت ہے مرد میں محبت ہے سب سے سوا عقل ہے جو وفا کی اصل ہے اب اور کیا تعریف
 کروں کیوں کسی کو خیف نہ کروں بھین دوا اور کہہ طوبیے طور کہہ بس بی تم آپ دیکھو ہر چیز کو ناپ دیکھو
 مجھے نہ پوچھو میرا منہ نہ نوچو مرد کی سخاوت مرد کی شجاعت مرد کی جرأت مرد کی بہت اکٹھے سے
 دیکھو پھر اوپر چھینکو سب سے بڑھ کر مرد کا جوہر اس کی لیاقت ہے جو وفا کی علامت ہے
 بیوی قمرن مرد کا اچھا پن کہا تک سناؤں کہا تک بتاؤں مرد کا دل کڑا دل سے حوصلہ بڑا
 طبیعت کا گرم اکٹھے میں شرم تقریر بھی تقدیر بھی پھر آگے تیز کہوں کیا کیا چیز کہوں بس واہ
 واہ کہوں ماشاء اللہ کہوں اچھا دوا عورت کو ہماری ہم صورت کو تو کیا کہے گی کیا بڑا کہے گی
 بی پرے پھینکو اور سکو تم ہی دیکھو خدائی کی برائی ان جہان کی ہوفائیاں تم ایمین پاؤ گی پھر میرے یقین
 لاؤ گی کس میں جہالت ہے کس میں لیاقت ہے ہاری ذکیہ بیگم کرتی ہیں ہم ہم مجھے ناحق
 ساگ لاتی ہیں مرغی کی ایک ٹانگ بتاتی ہیں عورتوں کی طرفدار میں مجھ کو ٹوڑی سے بیزار
 بات کی کج کرتی ہیں جھوٹ کو سچ کرتی ہیں اون کی جرات ہے نادانی کے سات ہے بات کا
 سر نہ پاؤ اُبڑا ہوا گانو دھری جلے نہ اوٹھائی پھونڈ لگی ٹھائی اوپر غیضب باندیاں سب
 اون کا سات کرتی ہیں ظلم بد ذات کرتی ہیں مجھ سے اقرار کر داتی ہیں بدنامی میں سنو اتی ہیں میں
 انکار کر دن ذرا انکار کروں میری شامت آئے اون کی بات بن جائے خدا کی شان
 بی ذکیہ سلطان ایسی بیوفا کو عورت سی بھیا کو وفادار بتائیں مرد و بانائیں اس ضد کا کیا
 ٹھکانا جھوٹ پر ابھہر جانا ذرے کو ستارہ بنانا جھوٹا بہتان اٹھانا بیگم کو یہ آتا ہے میرا جی جلنا

میں کیونکہ نہ بولوں کیونکہ نہ کھولوں مرد کو برا کہتی ہیں مجھ کو سنا سنا کہتی ہیں میرا ناک میں دم ہے
 بیگم کا یہ قسم ہے دن کو رات کہیں باندیاں سات کہیں بیوی قمرن سچی ہے نہیں بیگم کچھ بات
 بنائیں جو چاہیں فرمائیں او کی بن آئی ہے نہیں بات آئی ہے بنو خدا کی دہائی ہے کل سے
 مجھ پر چڑھائی ہے قمرن تم سجدار ہو سب طرح ہشیار ہو نیلی بدی جاتی ہو برائی بھلائی بھچتی
 تم نے سارا جہان کل فرنگستان کھونڈ ڈالا ہے دیکھا بھالا ہے تم سمجھ لو گی آپ کہنگی مرد
 اچھا یا عورت کیسکو کفر فضیلت انصاف سے کہو کسی کی طرف نہ رہو میرا قول جھوٹ ہو سکتا
 اکبر انڈ ہوسکتا ہے قمرن سنا بیگم تم کو خدا کی قسم کسی کی حمایت نہ ہونا دیکھو اپنا ایمان نہ کھو میرا
 جھوٹا قول نہیں بات بیڈول نہیں میں جو بات کہتی ہوں عقل کے سات کہتی ہوں عام عورتیں
 تمام عورتیں بد خو ہیں بری ہیں اکہل کھری ہیں مرد سے اچھے قول کے سچے جو کہیں کر دکھائیں
 قول نہ بدین مر جائیں غیرت کا پاس کریں مروت کا پاس کریں ہاں یہ ضرور کہوں گی بے کہ نہیں
 رہوں گی مرد نہ رار با وفا عورتیں چار با وفا وہ بھی مشکل سے شاید چاہہاں سے کوئی قابل بکلی
 مرد کے مقابل بکلی جسکو پارسا کہیں بی غیرت سنا کہیں سو میں ایک ہو گی اتنی کوئی خدائی خوار
 جیسے آئے میں نمک پھر بھی مجھے ہے شک کوئی کچھ کہو کہیں ہو یا نہ ہو میں تو نہ مانوں گی بیوفا
 جالوں گی سنو قمرن میرا سچا سخن بات کو خیال کرو پھر مجھ سے سوال کرو تم نے اس ہتھوڑی
 جہالت کی کان کی کیسی کیسی خود پسند بے غیرت نادہند عورتیں دیکھی ہیں خود ہوتیں دیکھی ہیں
 بیوی بتاؤ کیسی ہیں کہہ دو ایسی تیری ہیں تم کو خوب معلوم ہے دنیا میں دھوم ہے کسی کا عقیدہ
 اچھا نہ کسی کا سلیقہ اچھا کسی کا دین نہ ایمان ہوش درست نہ اوسان عقل کی کم ہل کی کم کھان
 میں جیت کمانے میں سست جسکو دیکھو جاہل موٹی بھٹی کاہل ذات کا بھروسا نبات کا پتھر
 بیکار بے اعتبار زمانہ عادت سے بنیاد خراب چلن خراب رسم سب کی سب بے شرم با کہیں کچھ

۹
 یہ تھا
 یا

چلن وہ کچھ جسے عالم ہے جہاں آوازہ کسے اپنا بیگانہ برا کہے پڑوسی بیوفا کہے اسپر کرین آن تن
 مرد بڑا خدا کی شان مقابلہ پر آمادہ لڑائی کا ارادہ مردوں سے زور آزمائی شیر سے لومڑی کی لٹائی
 وہ مثل ہوئی دریا میں رہنا گرسے پیر دوستدار کو بھیجے غیر تم غضب دیکھو ایک خین سب
 دیکھو بی ذکیہ بیگم کرتی ہیں ستم مرو کو حریف بناتی ہیں اپنی تعریف کراتی ہیں قمرن بولین دوا
 ہم جا میں ہمارا خدا ذکیہ کی غلط بات خین تیری سی خرافات خین ذکیہ کا قلعہ ہے رعایت
 ہے نہ بچ ہے ہم تو کھری کھری کہینگے پری کو پری کہینگے اچھی کو نیکی نام غلام کو غلام بیوفا کو بیو
 بیحا کو بیحا صاف کہینگے با انصاف کہینگے سن نہیں عقل کی دشمن جو کوئی کیسی بدی گنگا
 گورین انکارے بھرے گا مثل ہے آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے بدگوہی کی سزا پاتا ہے تیری
 عقل کا قصور ہے یہ بات تو مشہور ہے خاک سے چاند خین چھپتا ابر سے زرخین نکلتا تو بھی ماہر ہے
 تجھ پر ظاہر ہے پیاری عورت کیسی ہے خدا کی قدرت کیسی ہے ارسی بڑھیا دیوانی دوا خین بنانی
 ذرا سوچ کر کہہ بیگم کے سات رہ ارسی وفادار کی سچی کہدے عورت اچھی دواہ بی قمرن تم بھی
 بنیں دشمن ذیل سے نکل گئیں اودھڑی کو پھسل گئیں قمرن باغی ہو گئیں واری داغی ہو گئیں
 خین کچھ ہی کہہ بوا مرد بڑا اور بڑا اچھا دوا ہم جب جانیں دوا مرد کا لقب ماہن تو مردوں
 ان بیدردوں میں ہماری سی وفادار کھا ہماری حیا دکھا دوئی بی قمرن چھی ہوئی دشمن ابھی سے
 پھر گئیں میری نظر سے گر گئیں قرانسا آفرین مرچا آفرین کا پاس کیا اذکا ونا س کیا میں
 تم کو کیا سچھاؤں کہا تک مغر پھاؤں بتو میں نے کیا خین کہی کونسی خوبی باقی رہی دفا
 حیا جتا دی اب بھی نہ انو اب بھی نہ جانو دوبارہ سنو تم بھی جکو پتو لویوی قمرن مرد کا
 جو بن مرو کی نیکیاں مرو کی خوبیاں عالم میں آشکار ہیں سورج جیسے نمودار میں اکٹھے
 آپ دیکھو ہر سپہ کو زاپ دیکھو عورت مرو کی محتاج ہے زمانہ میں ہی رواج ہے ساری عمر

عورت ضرورت بے ضرورت مرد کا ہاتھ پکیتی ہے مرد کا سات بھتی ہے اپنی جان سمجھتی ہے اپنا ایمان سمجھتی ہے مرد کا کرنا لے عورت فاقے مرجائے عورت تو نام کی ہے فقط اس کام کی ہے گھر گھسیٹھی رہے بچوں کے دکھ درد سے چکی پیسے چولا جلانے مرد کو پکا پکا کر کھلانے مرد کا حکم اٹھانے مرد کو دیکھے شرانے ابا دادا دو خوب کہا بس ہو گیا معلوم مرد کو نام مقسوم تو نے مردوں کو اپنے ہمدردوں کو آخر بنایا حلال خوب بنایا اچھی کھی سچی کھی کیون دوا تو یہ تو بتا کیا مردوں کے ماتے ہیں جھاڑو ٹوکرا اٹھاتے ہیں بی قنن کہیانی نہ ہو زیادہ بدزبانی نہ ہو ذرا شکر چلو جھک جاؤ دیکھو مرد کیسے ہیں میرے ہمدرد کیسے ہیں عورت کے ناز اس کے انداز کیا کیا اٹھاتے ہیں اوسپر شرانے ہیں کیسی محنت کیسی مشقت و فادار کرتے ہیں عورت کو بھرتے ہیں بیگم تم مردوں کا دفا پروردوں کا کما کر لانا دیکھو عورت کو کہلانا دیکھو پھر بوجھ غم و بھیا عورت مرد کی رفیقہ نہیں اوسکو اتنی توفیق نہیں ہنرین کامل نبی علم میں حامل نبی وہی جابل کی جابل کام کج کامل ہن کوئی پڑھ پڑھا کر تھوڑا بھت سیکھ سکا کر حافل ہوئی تو اتنی قابل ہوئی تو اتنی کوئی کتاب دیکھ لی بطور ثواب دیکھ لی تحصیل حاصل کی مسئلہ مسائل کی کتنی زیادہ پڑا کمال کیا بھت بڑا اردو گلستان پڑھ پڑھالی کہیں کہیں دیکھ دکھالی وہ بھی اتنا ہوئی مدرسین خراب ہوئی عورت نے تیرا علم کا جھنڈا گاڑا اتنا کام کیا بڑا نام کیا کچا پکا پکا پڑا ظاہری ایمان پڑا فضیلت کی گڑھی باندھی لیاقت کی خندق چھاندی کوئی بھی ایسی کوئی ایک ایسی تھی نہ ہوئی جسے پیشہ یاد کیا ہو کوئی نہ کوئی ایجاد کیا ہو سب کی سب موئی نے سب خصم کی کمائی پر روٹی ہات اٹھائی پر ایسی چولی ہیں انعام کو بھولی ہیں کوئی اپنے مفت کی کوئی مادر پدر کی فقط بھروسہ پر ہے غلط بھروسہ پر ہے بتا بیگم کھا کر قسم کیسا اچھا ڈنگ ہے کوئی مرد کی پانگ ہے طریقوں کا یہ حال سلیقوں کا یہ حال اپنی پرانی کمائی جو مفت ہوتی

دل کھول کر اوستھانی بے مددی سے لٹانی چلن یہ نوابی پھر وفا کی کامیابی کسی کو تخی نہیں برے
 انجام کا خطر نہیں اس آمدنی کا یہ ہودہ پنی کا کیا یقین کیا اعتبار زبان کی نوک پر مدار آج لگی کل
 گئی نوابی کل گئی کل روزگار کی بنیاد ایسے ناپاؤدار کی بنیاد ایک خواب ہے پانی کا حباب ہے کہو
 قمرن سچی ہے نہیں عورتوں کا بے غیرتوں کا یہ وقوف ہے اون پر زوف ہے تم اسی بات
 اسی اوقات پر وفا کا نام حیا کا نام بدر کرتی ہو پھر کہہ کرتی ہو کسی کا درست حال نہیں کسی کو
 یاد کمال نہیں جسکو دیکھو دیاد دل افلاس کی شکیں اوسپر چلن ایسا چٹور پن ایسا جرات نہ
 اپنا پرایا کھایا اور کھلایا حاتم کا نام مٹایا اسپر ترہ روز قرہ بدخونی کی ضد ستاری کی بد نصیحت
 نہ انین پیسہ رکھ نہ جانین عیب کو نہ سمجھیں ہنر کو بدتر سمجھیں ان نادہندوں کو خود پسندوں کو
 کچھ آیا تو یہ آیا بری سمون کو اٹرایا آرام میں پڑ گئیں الزام سے اڑ گئیں کسی نے کوئی کام نہ کیا
 دنیا میں نام نہ کیا یگم فرا شراؤ لو او بات ملاؤ کہو بات سچی ہے کوئی عورت اچھی ہے جو ہے
 بزم گھڑی بد لگام باتیں بے مزا زبان دم گرا گلا دبانے کو مستعد منہ چڑانے کو مستعد چھاپی
 قمرن یہ تباؤ دشمن پیشہ کو ہنر کو مزدور کو سوداگر کو کسی نے رزیل سچا قوم غل نے ذیل سچا رویہ
 ہنرجانا ایرانیوں نے ہنرجانا ہنر مندوستان میں اچھا انگلستان میں اچھا تبت اور چین میں
 ہنر زمین میں ہنر کی آرزو ہے پیشہ سے آبرو ہے عربوں نے پیشہ کیا ترکوں نے پیشہ کیا انگریزوں
 کو دیکھو پڑیگزوں کو دیکھو پیشہ کرتے ہیں اپنا گھر بھرتے ہیں جس ولایت میں جاؤ ہنر والوں کو پاؤ
 جو دستکار ہوگا وہی مال دار ہوگا ایک ایک کو بد اونیک کو خرسند پاؤ دولت مند پاؤ جو سودا
 دیکھو گے بادشاہ سے بہتر دیکھو گے ایک تم ہو گم صم ہو ہنر سے نیاز محتاج قمرندار دھیلے دھڑکی
 کوڑی کوڑی کو بیٹھی ترستی ہو ذات سے بستی ہو بس لوگو شراؤ مجھے منہ نہ دکھاؤ میں اسلئے مرد ہو
 اپنے ہمدردوں کو اچھا کہتی ہوں سچا کہتی ہوں تنکو بیوفا غرض ہشنا صاف شاقی ہوں عیب ہوں

ہماری ذکیہ بیگم بیوی تھیں بیگم کھیانی ہوتی ہیں نادان سیانی ہوتی ہیں اون کے سات بانڈیان۔
 موئی سٹریل بسا ندیان ہان میں ہان ملائی ہیں مجھے احمق بناتی ہیں آپ ہی آپ کھلتی ہیں بگڑ
 جھپٹتی ہیں میں کچھ کہوں تو شکل چکی رہوں تو شکل مثل ہے اندھے کے آگے رو اپنی
 آنکھیں کھولے بیوی قمرن تمہارا چلن دکھ کر روتی ہوں رنجیدہ ہوتی ہوں دل تیتاب ہوتا
 جگر کباب ہوتا ہے کیوں بی قمرن بچوں کو میرا سخن نشر سالگا ہوگا دل جگر میں چبا ہوگا دھڑ
 سے کہنا قسم سے کہنا میں نے کیسی کھری سنائی سچی سچی زرگری سنائی یہ تو میں جانتی ہوں
 تو رے پہچانتی ہوں تم آپس میں ایک ہو بدون میں نیک ہو میری طرف کون بولیگا اپنا
 پردہ ستر کھولیگا تم سب میرے ہو غیر سوانہ بڑا ڈنیر تم جانو تمہارا کام اب کلمہ ہے نہ کلام ہی
 قمرن تمہاری نہیں بات قاعدہ کی کہتی ہے تمہارے فائدہ کی کہتی ہے او کی نصیحت مان لو
 اپنی عادت پہچان لو پھر زبان ہلانا لمبی لگو چلانا نہیں بچوں کے سات ہے فیصلہ اون کے
 بات ہے انصاف بچوں پر چھوڑا ہے اون کا گھوڑا میرا کوڑا ہے اب غصہ کو خلاف کرو
 میری خطا معاف کرو لو اب زبان کا تم سب زبان کا اس مکان میں تکرار کے میدان میں
 گھوڑا کداؤ مجھے چال دکھاؤ دیکھو شکلی ہے یا سمند میری پسند ہے یا ناپسند لو گھوڑے کو
 چھیڑو وفا کے پھوڑے کو چھیڑو قمرن بولیں دو اب زبان نہ چلا مسخرہ پن نہ کر سوا آؤ تکرار
 سنو بہن ذکیہ بیگم بڑھیا کا اودھم یہ وفادار کی جی نقال چاکسوار بنی کہتی ہے لو گھوڑا کداؤ
 ذرا جھکو چال دکھاؤ ذکیہ نے کہا اب کیا رہا اسنے قوم کو پنا ہم سب نے سنا آپا تم کچھ کہو
 بس چپ ہو رہو بڑھیا کو بکنے دو اسکا حلق تھکنے دو اچھا اچھا بواذکیہ میں بڑا تاتی خضیں تھیں
 لے بڑھیا دو انگل آگے سرک بس بہت ہو چکی بک بک کیوں بہن انوری میری سلطان پری
 کچھ وفا میں سناؤں دوا کو ذرا جلاؤں نہیں آپا جان روک لو زبان آج بھین کھویا

کل سنا داستان اپنی وفاد کھاؤ جلی کو اور جلاؤ تم اپنی کہانی کہو گزری ہوئی پرانی کہو میں سن چکی ہوں وہ حال تم پر جو گزرا ہے ملال آپا قمر النسا بیگم مجھے اپنی جان کی قسم وفا تو تم پر ختم ہے وفا کی تم سے ہم ہے وفا تمہارا حصہ ہے باقی تو قصہ ہے آپا تمہاری سرگردانی خالازہرہ کی کہانی برابر برابر ہے قیاس سے باہر ہے اچھی آپا جان تم اپنا بیان سرے سے دہرانا پورا پورا سنا جو دوبھی سنے سے یوفا بھی نئے ذرا پیشان ہو کافر مسلمان ہو اچھا انوری بیگم میں زیادہ نہ کم اول سے آخر تک کہوں گی بڑھیا کی زیر مشق رہوں گی مگر انوری بیگم مجھے لینے دو دم رات ابھی سو ہے منہ برس کر کھلا ہے مجھے ادکچ کہنے دو کہانی ابھی رہنے دو میں دوا سے کروں بات بڑھیا کو دیدلومات میں دوا کو دفا جتاؤں گی وفا کا منہ اسکو دکھاؤں گی لے دوا آگے آ بیٹھ بھاگی زجا سن سچی داستان وفا کا سچا بیان پھر اپنی حقیقت سناؤں گی گزری ہوئی مصیبت سناؤں گی لے کان کھول کچھ منہ سے بول سن یہ نیا حال ہے میرا نیا سوال ہے دیکھ ایک مردوا تجھے خلاف ہوا کیا بولتا ہے وفا پوری تو لتا ہے شعر دہرین نقش وفا دھتلی نہ ہوا ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندہ معنی نہ ہوا ہے دیکھ کس غضب کا شعر بول تمہارے مطلب کا شعر ہے ذرا سمجھ اسکا مطلب خوب سوچ بے نسب مردوے نے کیا کہا ہے تعریف کر بڑا کہا ہے لے ہے قمرن کیا کیا بڑھیا کے منہ پر کہیا یہ شاعر و دفا خین ہے بڑھیا کا سنگا خین ہے یہ تو کوئی غیر ہے بڑھیا سے اسکو پیر ہے یہ کھری کھری سنا ہے دوشائین پلیٹ کر لگا ہے انوری بیگم اپنے سر کی قسم کیا صاف کہی ہے بے خلاف کہی ہے نہیں کا منہ پھر گیا مردوانظر سے گر گیا کیون دواسنی مردوے کی اس خلاف ہوئے کی کیا بولی بولا کیسا پرو کھولا کچھ خوش ہوئی دوا تو نے تعریف سنی ہوا یہ مردوا کہتا ہے واقف ہوا کہتا ہے نہیں دیوانی ہے دفا بے معنی ہے کیون دوا شرابی تو نے کچھ زک پائی تیری عقل پر ذوف ہے بڑھیا بڑی بیوقوف ہے تھہر پین عقل پر تف ہے تیری امل پر اری گنوا رسی اری بازاری تو مردو خدائی خوار کو ایسے خود

غرض گنوار کو سردار بناتی ہے دو سالہ لڑاتی ہے۔ کس کو باؤ فاقہتی ہے اولنا ما جہ کہتی ہے مرد کی تعریف کرتی ہے مرد کو خفیف کرتی ہے ارے فیلسوف ارے یوتوف جو وفاتو نے نکالی ہے وہ مردوں کو گالی ہے سچ ہے عورت خدانہ دکھانے تیری صورت بیونا ہو تو تجھی ہو بیجا ہو تو تجھی ہو جھوٹ بات پہنچ کرتی ہے پھر مردوں کی پہنچ کرتی ہے موئی بے غیرت شیطان خصلت جھوٹ بولنا عیب کھونا تیرا ہی کام ہے بس تجھے سلام ہے ہشیاری تجھ پر ختم ہے مکاری تجھ پر ختم ہے بڑیا تیرا قول او پل لڑا کیوں عورت تو نے بے غیرت تو نے خمار کا قول سنا وفا کا ڈول سنا سبھی مردوں سے تیرے کچھ ہوئے کیا کہتے ہیں بر ملا کہتے ہیں وفا ایک کہانی ہے کہانی بے معنی ہے تو انہی مردوں کو انہی مردوں کو وفادار بناتی ہے اٹھا حق بناتی ہے آگ لگے تیری عقل کو جو سچے وفا کی اصل کو لے آگے آ ذرا گولا ہلا میں تباؤں سبق پڑاؤں غمہ کھیا ل کر غلط ہو تو سوال کر دنیا میں عورت آئی انسان کی پوچھ لائی وفا عورت سے ایجاد ہوئی مردوں کو بھی یاد ہوئی جس طرح سکندر نے عقلمند بانیہ نے آئینہ بنایا سب کے کام آیا اسکا نام نکلا قوم کا کام نکلا ددا اگر عورت یہ خوب صورت چہن بین آباد نہ ہوتی پھر وفا کی بنیاد نہ ہوتی وفا عورت نے پھیلائی مرد نے عورت سے پائی اب تو بتا ہم کو صاف بتا وفا کو حیا کو کس نے فروغ دیا نام روشن کیا وہ عورت ہے کون ہے یا مرد کوئی فرعون مگر تو کب کہے گی اپنی ہٹ پر ہیگی مجھے خوب معلوم ہے تو مٹھی بوم ہے جان کنین کہتی مان کنین کہتی تو وہ کم طرف ہے سمجھو وہی حرف ہے تو عورتوں کی طرف خوبصورتوں کی طرف کہی مال نہیں ہگی وفا کی قائل نہیں ہوگی زالی عورت ہے اچی بے حرمت ہے ہلوک اچا کیگی خواہ خواہ یہ وفا کیگی تو اگر دل صاف کرے پھر کچھ انصاف کرے عورت کیا چیز ہے وہ کس کے عزیز ہے سمجھ نہیں بڑیا بلیں عورت وفادار ہے جس پر جان نثار ہے جو کہتی ہے کرتی ہے اپنی بات پر مرتی ہے تیوے مردوں جیسا بے سعدن جیسا عورت کا قول دیوار نہیں ست بھیرا

کارخانہ خین عہد کرے مگر جائے اقرار کرے پس چالے عورت کی اصل میں عورت کی قتل میں نام کو
 فتور خین بد عہدی دستور خین جو کہدیا کہدیا پورا کیا جو عہد کیا عہد سے بدلتی خین قول سے نکلتی خین
 تو ان زمانہ مگر خین جان ثابت تھی ہمارا شیوہ ہے ہٹ دہری مگر کا شیوہ ہے بس بی قمر بس عورت
 کی شش جس مجھے معلوم ہے پھوٹا ہوا مقوم ہے لو اب چپ رہو میری سنو کچھ نہ کہو کیوں بی ہٹ
 دہرم بیوی قمر النساء یگم تم جتنی عورتوں کا زمانہ کی بے عیادتوں کا نام سنایا کام سنایا بتاوا بیوی
 با وفا بغیر تین ہندستان میں کتنی ہیں «ایک خین جتنی ہیں سب آپس میں ایک ہیں وفا دار
 میں نیک ہیں ایک رنگ کی گل ایک ڈھنگ کی باگل ایک سے لاپ کی ایک مایا کی باکی
 جب سے خدائی معمور ہوئی عورت وفا پر مجبور ہوئی حیا جلتے گئی وفا بڑے گئی رقی بھرق
 نہ آیا بال برابر فرق نہ آیا وفا قانون ہو گئی عورت کا خون ہو گئی تو آپ خیال کر لے مان لے
 اقبال کر لے گل عورتوں میں ہم صدقوں میں آج وہ اتفاق ہے مردوں کو شاق ہے اگر تو دیکھ
 سے دیکھی ان نذیر دن سے کھینگی عام عورتوں میں تمام عورتوں میں وفا پائیگی حیا پائیگی وفا
 عورت کا نگہار ہے اس کے گلے کا ہار ہے اسی نادان دیکھ بے ایمان دیکھ عورت میں وفا عورت
 میں حیا کوٹ کوٹ کر بھری ہے مردوں سے لوٹ کر بھری ہے ہماری مروت کی ہماری محبت کی
 کچھ حد ہے نہ تھا مردین کہاں یہ وفا جب کوئی عورت وفا کی صورت ہم صورت کو دیکھیگی
 اپنی طرف کو کھینچیگی بے اختیار لپٹ جائیگی گلے سے چٹ جائیگی کیوں نہیں کچھ تازہ ہوں
 اب تو بتا کوئی مردوا چہاں میں ایسا ہوا جسکی ایسی ذات ہو ہماری سی بات ہو روئے زمین پہ
 دکھا آسمان پر بتا ایسا مردوا کون ہے یوں تو ہر ایک فرعون ہے کس مرد کو قول کا پاس
 کس میں وفا کی بواہ ہے یہ عورت کا دم ہے جسکو بیوفا فی قسم ہے نام کو خین نفاق
 دیکھ میرا اتفاق یہ میری حمایت یہ میری رعایت ایسی بے نظیر ہے پتھر کی لکیر ہے قوم کے ساتھ

ہو کر تجسہ مات دہو کر میٹھی جھگڑتی ہوں کلمہ بکلمہ لڑتی ہوں نہیں خدا شاہد ہے میرا اللہ واحد ہے
 مرد اس کام سے وفا کے نام سے بالکل ناواقف ہیں ہم سوا واقف ہیں افسوس تیری پیٹ سے
 بری بھلی چھیٹ سے کوئی نہ کوئی فرزند ہوتا پھر میرا قول پسند ہوتا میں تجھے پوچھتی تو دل میں
 سوچتی میں کہتی دوا مجھے یہ تو بتا تیرے فرزند کا موئے نادہند کا کیا ڈول کیا حال ہے اوکو
 اکو تھا سال ہے پھر مجھے تو کتنی قمرن ککائی کون نہیں وہ تو موادِ خیال ہے میری جان پر وبال
 ہے جتنا کما تا ہے کما کر لانا ہے قمار بازی میں یا ر بازی میں اڑتا ہے لٹاتا ہے مجھے
 اکوڑی پیسا نہیں دیتا کچھ ایسا تیا نہیں دیتا اٹاؤس کر میرا بچوس کر بگڑا لیجاؤ بڑی
 کو کہلاتا ہے وہ تو موادِ ہی ہے بندی کی روسیا ہی ہے کیون نہیں بول دشمن میرا قول سچا تو
 برا تو نہیں رہا غلط تو نہیں کہا تیرا خصم تیرا بٹیا جو قبر میں جالیٹا کوئی ایسا تیا اگر ہوتا ایسا پھر تو
 خوش ہوتی اپنے نصیبوں کو روتی تجھ پر مردوں کی ان بیداروں کی بیوفائی کا کج ادائی کا
 حال کہتا جال کہتا پھر تو پشیمان ہوتی بدین سلمان ہوتی اتنی زبان نہ چلاتی جھوٹی باتیں
 نہ بناتی عورت کی شکایت نہ کرتی مرد کی حمایت نہ کرتی لے او بھیٹن اپنے سگون کو پٹن دیا
 کان کھول شرم کر خدا لگتی بول دیکھ مرد کیا کیا بے ڈربے محابا ہے کام کرتے ہیں ہم پر نام دھڑ
 ہیں کام بھی ہو کام زائدین بدنام مردوں کو بدنام ہوؤں کو کچھ اپنی خبر نہیں فعلوں پر نظر نہیں
 ہم کیا کرتے ہیں برا کرتے ہیں سننے والے بھی مولے زلے بھی عبرت کرتے ہیں نفرت کرتے
 ہیں خدا کی شان مردوں سے تیرے مرید ہوئے دس دس نکاح کر لیں بے سرشتہ مباح کر لیں حرام
 حلال کریں فہمیں کو نہال کریں اتنی خبر نہیں دین میں ہماری شرع متین میں عورتیں چار جائز ہیں
 مگر اون کو بیشمار جائز ہیں اسکے سوا بے اتھا سیکڑوں حرم میں ہوں لوندیان گھر میں ہیں پھر بھی
 آگ نہ بچے بازار میں اسے تہجے جاسنھالا کام بھالا رنڈیوں کو جا گھرا اونپر ہات پھیر حمد کو

یون جلانا جنم مین گھرنانا ان مردون کے بیدردن کے پرکام مین پھرنیک نام مین کیون دوا
 کچھ سنا مین نے کیا وفا کچھنا بہرے کان کھلے گلہرے کان کھلے دیکھ تیرے مرد کیسے مین اب
 سمجھ لے جیسے مین لے اور دون پتا تو دور نجا اسی ہندوستان مین پورب راجستان مین نواب
 زادون کو راجہ زادون کو تو خیال کر دیکھ ڈھونڈ بھال کر دیکھ جنکے ایوانون مین دولت خانوں مین
 بشمار حرمین مین پلٹن مین مین اون کے سوا بھی ایری غیری اور ایسی ویسی ہتیری بسانیا
 بھری ہون گی ناخواندیاں بھری ہون گی اون غریبون سے پوچھ اون بھیبون سے پوچھ اون
 سن اون کی شکل وہ دکھائیں اپنا دل زندگی کی بیکو کشتی ہے سنکر چھائی مٹھتی ہے وہ غریب
 کیا کیا بھیب کیا کیا مدے اٹھاتی مین داغ کھاتی مین لیل و نہار اون کا سنگھار آزار ہوتا
 ہوگا خار ہوتا ہوگا وہ کسی کسائی سیج وہ سبھی سبھی سیج مکان کا سامان تو کر لے وہاں جیلنا
 سے بدتر ہے ویرانہ سے بدتر ہے خصم کے بغیر نگہار کی سیر زہر ہوتی ہوگی قہر ہوتی ہوگی اسپر
 بیچارے سہاگن کنواریاں وفا کو نباہتی مین خصم کو چاہتی مین اون نامراد و نجا اون ناشاد و نجا
 کیا حال ہوتا ہوگا کسپر دال ہوتا ہوگا آفرین وفادارون کو مرحبا گناہگارون کو عذاب سہین
 عتاب سہین اٹ نکرین ٹف نکرین اری بے ابرو کچھنتی ہے تو وفادار کون ہے گناہگار
 کون ہے اب کسپر الزام ہے بیوفا کسکا نام ہے بی ددا جان بے اوسان نام کی نہیں فہم کی دشن
 اکھ کھو لو تم دیکھو گدھے کی دم دیکھو ذلیل سے ذلیل رزیل سے رزیل بدتر عورت بدتر عورت
 اپنے مرد سے کی کٹ کھنے چوہے کی کیسی اطاعت کرتی ہے کس قدر رفاقت کرتی ہے بیچار
 دکھاری خصم کی تابعداری اپنی حیات جانتی ہے عقی کی نجات جانتی ہے نیچی نظر رکھتی ہے شرم
 اس قدر رکھتی ہے خصم کے سوا باحیا با وفا غیر مرد کی صورت ضرورت بے ضرورت کہی نہیں دیکھتی
 نگاہ نہیں چھینکتی اپنی کسی امید سے دروازہ کے پھید سے بھول کر بھی جھانکے غیر مرد کو تاکے کیا حال

کیا مقدس ہے یہ وفا کس کی مشہور ہے بتا دو کیا وفا ہوگی مروین کیا سوا ہوگی یہ بھی جانے دو دوسری
 فیصلے مروین جو وفا ہے تھوڑی بھت حیا ہے وہ عورت کی ہے اسی کی صحبت کی ہے مثل ہے
 تمام نایب صحبت کا اثر انسان حیوان میں برابر مرد کی وفا مرد کی حیا عورت کی صحبت کا اثر ہے عورت
 کے دود کا اثر ہے تمام مردوں کو تیرے ہمدردوں کو دود کس نے پلایا کس کا اثر کس میں آیا یہ
 جھوٹ بات نغین وفا کسی کی ذات نغین زامین شہرت ہے وفا دار عورت ہے جو سچے ہے
 ہے اوسکی سمجھ کا قصور ہے دوا دیان سے سن تو ادا سن سے سن کیا نکتہ سناقی ہوں وفا کا
 اگر بتاتی ہوں تو شیر خوار بچے کو ہوشیار بچے کو گدھے کا دود پلا بری صحبت میں بٹھا پھر دود کا
 اثر دیکھ صحبت کا اثر دیکھ کس پر کیا اثر ہوتا ہے کون اچھا برا ہوتا ہے دوا تو نے نغین سنا کیا تو
 نغین سنا فوٹ پیٹر کا مٹیا بری صحبت میں مٹیا خراب مت ہو گیا نا شائستہ ہو گیا اتنا خواہم
 باپ بیڑا پڑا آخر بد کاری ہے کو اوس خوار بیٹے کو لاچار گھر سے نکالا سر سے دال ٹالا دوسری
 روایت سن اثر کی حکایت سن وفا کی جڑ کو دیکھ میری جڑ کو دیکھ پھر تو مان لگی وفا کو جان لگی
 لے یہ نقل سن اپنے سر کو دین نقل بڑے اکبر کا ذکر ہے غریب پرورد کا ذکر ہے اکبر بادشاہ نے
 اوس عالم پناہ نے کسی سبب سے بڑے غضب سے کابل پر چڑائی کی کالیوں سے لڑائی کی
 راجہ مان کو دلیر نوجوان کو لشکر دیا حکم کیا ابھی کابل کو جا وہ ملک فتح کرا بغیر فتح کئے نہ آیا
 ذلیل نہ دکھایو راجہ مان نے شکر عرض کیا حضور پتھر پھر راجہ مان مع سامان اپنی مائے پناہ
 آیا بادشاہ کا حکم سنایا راجہ کی مانے رانی بادشاہ نے خوش ہو کر کہا بیٹا جا کر ماندہ وفا دکھا حکم
 کی تعمیل کر ترقی کی سیل کر تو راجہ پوت ہے بڑا پوت ہے بیٹا تلوار لگا بھادی دکھا باغین
 کے سر کاٹ افغانیوں کے سر کاٹ زہار لڑنے سے خبردار مرنے سے جی نہ چرایو بھاگ کر
 نہ آیاو راجہ مان سن میری جان مجھے اپنا سرخ دود دکھانا یا زہر کھا کر مر جا بیٹا تجھے نہ چو کہے

تو اپنی جان نہ کھوسکے مین جاون حکم سیالاون راجہ مان نوجوان ماکی تھری سنکر باندہ کرتوار سپر
 کابل پر چڑھ گیا فوج لیکر بڑھ گیا فوج اودھ گئی اکبر کو خبر گئی حضور لڑائی ہری ساری فوج مری
 شکست ہو گئی فوج پست ہو گئی مانگہ ایسا بھاگا پیچھا دیکھانا گا خبر نہیں کہہ گیا جیتا ہے گیا
 پھر تو بڑا اکبر سنتے ہی یہ خبر بڑا پریشان ہوا بے اوسان ہوا اوس وقت وفادار رانی خاندانی راجپوتانی
 مان سنگ کی ماکو رانی باوفا کو اپنے پاس بلایا یہ قصہ سنایا کہاتیرے پوت نے اوس کپوت نے بڑی عیبا
 کی جب ہنسائی کی جا کر شکست کھائی رسوائی اٹھائی اپنا ناس کھو یا قوم کا نام ڈوبیا جنت
 رانی نے امیر کی راجپوتانی نے بیٹے کا حال سنا اکبر کا مال سنا اپنی بزمانی سے نمک حرامی سے
 غیرت دار شرمسار کسبانی ہو گئی پانی پانی ہو گئی رانی کا عجب حال ہوا اکبر سے سوال لیا ہوا
 آفسو بھر حسین سے کچھ پرچٹ لگی کہا کیسی کوٹ لگی اب کیا ہوگا جینا بلا ہوگا مین مر جاؤں۔
 الہی کہہ مر جاؤں زمین پھٹ جائے میری عمر کٹ جائے زمین مین سما جاؤں کس منہ سے
 جواب شاؤں یا اللہ اکبر رکھ لے میری شرم تو رکھ لے بلا مین گرفتار ہوں جان سے بیزار ہوں
 آخر شبیمان نے دل پریشان نے اکبر کو جواب دیا ہات جڑ عرض کیا بادشاہ سلامت قائم رہ
 سلطنت مان سنگ گناہگار ہے حضور کا قصور وار ہے پادشاہ جو چاہیں فرمائیں سزا دین سزا
 سائیں جی مین شک نہ لائیں پھلے تحقیق فرمائیں مجھے یقین نہیں ہوتا دل نشین نہیں ہوتا میرا
 بیٹا بھاگ آیا ہو مرنے سے ہی چرایا ہو بھاگ کر نہیں آئیگا زہر کھا کر مر جائیگا کسی بطن نے کسی
 دشمن نے اوکی چٹائی کھائی ہے جھوٹی خبر لائی ہے یہ دشمن کا کام ہے اوس پر چٹا الزام ہے میرے
 دل کو لگتی نہیں بے لگائے آگ لگتی نہیں آپ بادشاہ مین ہم بگیاہ مین آپ کچھ ہی حال مین
 مگر یہ بھی خیال کریں مان سنگ مدت کا اس سلطنت کا نمک خوار ہے کفش بردار ہے وہ بھاگ
 جائیگا نمک حرام کہلائیگا کیا وہ جیتا آئیگا بیوفا منہ دکھائیگا حضور یاد رکھیں دل شاؤں

مانسنگہ ساولیر راجپوتوں میں شیر لڑائی سے بھاگ آئے قوم میں بدنامی اڑھائے وہ اہل راجپوت
 میرا بیٹا سپوت ہے میری بات سنیں کرامات مانسنگہ میرا بیٹا ہے اور اکلوتا بیٹا ہے نسلی
 سردار ہے باندھتا تو رہے وہ کبھی نہ بھاگا ہوگا فتح کر کے اب آتا ہوگا آج یا کل سوار پیدل
 فتح کی خبر ضرور لیکر شہر میں آتا ہے حضور کو سنا ہے کوئی گھڑی جاتی ہے خوشخبری آتی ہے
 بادشاہ کی عمر دوا ہو جھوٹا پتھر میں امتیاز ہو دشمنوں کی بن آتی ہے یہ جھوٹی خبر لڑائی ہے حضور
 مان نے اوس نوجوان نے جب سے جنم لیا میرا ہی دوہریا ہے کسی دانی کا نہیں یا کسی بدلی
 کا نہیں ہوا میرے دل کو تشفی ہے ہر طرح مجھ کو تسلی ہے زمین ٹلے آسمان ٹلے ممکن نہیں راجا مان
 حضور ان لین پسر جان لین مانسنگہ مجھ کا نیک حلال کر جائیگا جان تار ہے وفادار ہے فرو
 وفا کرے گا حضور وفا کرے گا وہ ایسا بدین نہیں ہے مجھے یقین نہیں ہے ہاں ایک شک ہوتا ہے وہاں
 اکلوتا ہے میں ایک بار بھی بخار میں گرفتار تھی کچھ تو موابجا تھا کچھ اوپر ہی آڑا تھا نحیف ہو گئی تھی
 ضعیف ہو گئی تھی میرا درد سوکھاتا تھا مانسنگہ بھوکا تھا اوکی کھلائی نے بیوقوف لگائی نے اوپر
 ترس کھا کر میری آنکھ بھا کر بکری کے تھن سے اپنے حق پن سے دھوا دیا بچے کو پہلا دیا جب
 میں نے سنا اپنے سر کو دینا اسی بخار میں اسی آداز میں اٹھی یہ کام کیا دودھ پیتے کو تھام لیا
 حلق میں انگوٹھا ڈالا سارا دودھ پیٹ سے نکالا شاید قطرہ اندر رہا ہو اوسکا کچھ اثر رہا ہو راجہ
 مان نے جی چڑایا ہو لڑائی سے بھاگ آیا ہو یوں تو وہ دلیر ہے شہر میں کاشیر ہے مجھے یقین ہے
 دل نشین ہے باغیوں کو انغایوں کو ضرور بھگایا ہوگا بھاگ کر نہ آیا ہوگا یہ گفتگو ہو رہی تھی
 ابھی رہی تھی ساڈنی سوار آیا فتح کی خوشخبر لایا کہا راجہ مان نے عالی خاندان نے کابل کو فتح
 کیا باغیوں کو کچل لیا دشمن چھانٹ دے سر کاٹ لے اب بادشاہ کا جہان پناہ کا کابل میں
 حکم جاری ہے راجہ مان کے آنے کی تیاری ہے اب تو اگر شکر خیسر پھولانہ سلیا دبار میں آیا

شاد ہو گیا راجہ آزاد ہو گیا نقارے بجنے لگے دھونسے گرجنے لگے بڑی خوشی سنائی کابل پر فتح پانی
 رانی کو انعام دیا خلعت حرمت کیا کیونکہ میں جانی سنی وفا کی کہانی وفا کی یہ اصل ہے ہماری یہ
 نسل ہے چل اب سر نہ کھما مجھے اور سن وفا ددا عوتین موٹی بد عوتین منہ مٹھلی نگوڑی تھی۔
 گنوا ری بہن جو بازار میں بدلیقہ بڑسریقہ اوباش بہن بے معاش بہن جکا گھر نہ گانو ہے
 دوسا دن کی چھانو اری نادان بے اوسان عالم کی بستی میں اس پرانی ہستی میں عوتین دوزخ
 بہن الگ الگ طریق میں ایک اشرف ایک رزالی صورت گوری ہو یا کالی جیسی میں اور تو
 ملا دیکھ آبرو آپ ہی تیز کر پھر دریا میں ڈوب مری بیوقوف بڑیا فیلسوف اشرف
 ساری فاضل رزالی تمام جاہل جنکو مرنے جینے کا اپنے کھانے پینے کا سلیقہ یا دھنیں طریقہ نہیں
 جیسی تو بے آبرو تہجہ جیسی عوتین ایسی تہی عوتین موٹی بچلن بد رویہ جیسا بد آواز گوہ۔
 نگوڑیاں بے تمیز بری بست بڑی خیر ودا برا غانیو محکوشن سجانو تہجہ نہیں کہا دوا وہ
 موٹی اور بہن جڈا تو رزلون میں بازار والون میں شکل نہیں ملائی اصل نہیں ملائی تو خاصی
 اشرف ہے بڑی کٹی حراف ہے وہ موٹے گنوار وہی دوچار تیری قوم والے بہن جو ب
 رزلے بہن نگوڑے جنگلی بل جنہر سرون پڑا بل ہینون نہ خائین مٹی تک نہ پھڑپڑا اشرف
 ہم میں نام کی یکم بہن صورت کی اچھی سیرت کی اچھی نیت کی صاف طبیعت کی صاف
 جو کہیں مہی کرین جیتی بہن یا میرن عہد کو نہ توڑین لکھن نہ نہ موڑین کیونکہ دوا کسی کھی پتہ
 کسی کھی بان بی ٹھیک ہے زبان نہ ہو تو بھیک ہے بی قمرن پھلے یہ تاؤ تم اپنی بات بڑاؤ اگر خدا
 سب کو ایک ماسب کو عالم میں بناتا گندگی کون اٹھاتا حلال خور نہ ہوتے چارہ خور نہ ہو کیا کوڑا
 تم اٹھاتین جھارو دینے گھر گھر جاتین جوتیان اشرف بناتے بکریان اشرف چراتے وونی پور
 اشرف کی کرے پزار نوح خدا محرمے ہماری بلا نہ کرے جوتیان نہیں بناتی تو ہی موچن بناتی

تیری پوری آبرو ہوتی تو چار کی جھوٹ ہوتی اب بیگم جلگین آپ سے نکل گئیں گالیاں دینے لگیں
 اتوبہ نے لینے لگیں دیکھا بیوی قمرن تمہارا اشراف پن چلو غصہ نہ کھاؤ اپنا منہ نہ تھتاؤ کام کی
 بات سناؤ اور مارا گنہ گار سنبوی اپنی قوم کی بیوی کہنے کی بات ہے شریف رزیل ایک
 ذات ہے دونوں کا ایک تھا ہے ان مقدر جدا جدا ہے یہی بے بسی ہے یہی بے کسی ہے یہی
 سبھد قمرن تم کو اشرافوں کا چلن میں ناقی ہوں میں دکھاتی ہوں تم لوگ ایسے اشراف ہو
 میلانیکہ اجلا خلاف ہو جیسی تمہاری ذات ہے ویسی تمہاری بات ہے دیکھو اپنا چلن جنہاں
 دہرے نہیں ذیل رداون سے بدتر بازارا وون سے بدتر حقیقت میں ہم ظاہر ہے یہ تو بیگم
 گنوار رزلے ہیں مگر پیسے والے ہیں ابھی فیض ٹوٹی ہوں شکھاروان کھولتی ہوں دو چار پیسے
 پڑے ہوں گے روپیہ بھی بے گڑے ہوں گے تمہارے پاس کیا خاک ہے نقطہ ناک ہی ناک ہے
 وہ بھی نام ہی نام کی بھری ہوئی زکام کی غیرت کھاؤ ذرا شراؤ تم سے اچھے رزلے پانچویں
 قوم والے بی ذکیہ جانتی ہیں یہ قفسیہ جانتی ہیں سب رزلے بے ناک کا بات پیر ہلاتے ہیں چا
 پیسے کما لاتے ہیں اپنی محنت سے اپنی مشقت سے پیسہ پیدا کرتے ہیں وقت کے لئے دہرے
 ہیں آخر یہ کام آتا ہے دیکھو کیا کام آتا ہے ایک تم اشراف بے رونی کا لحاف اوڑھنے کا
 نہ پہانے کا مویشی چارغاد کا تم لوگ ایسے ہو مفلس بے پیسے ہو کوڑی کوڑی کو محتاج گھن
 لگا ہوا نانج مثل ہے منع چکانا پیٹ خالی مگر ہنوں کی کوٹھا واہرے میں اشرافے میں کیا اس
 میویان ہیں دیدہ صاف بیویان ہیں اوسپریم اشراف بیگم لوگو شراؤ زبان زچلاؤ اپنی حالت
 سنبھالو گریبان میں منہ ڈالو بات کہو سبکہ کہو اچھی ہو اچھی بکر ہو شرافت نہ جتاؤ میلانہ
 نہ کھلاؤ ناحق برمانوگی مجبور شمن جانوگی سنبوی قمرن کیا کہتی ہے نہیں تم اتنا لکھ پڑ گئیں
 مولویوں سے بڑھ گئیں سب پڑ پڑایا تم نے سیکھا سکھایا خاک میں ملایا ہنر کا خاک اڑایا آخر

آخر اپنی پشیمانی پر تقدیر کی نشانی پر بیوفائی کا بیجیائی کا ٹیکالگایا پھل پایا نہیں تم پر ہنس نہ کر
نام دہرتی ہے الزام دہرتی ہے پھر کس فضیلت پر کونسی شرافت پر بھولی ہوئی پھولی ہوئی ہو چکا
کل بیکل ہے بالکل وہ مثل ہے سب گون پوری کوئی نہ کواد ہو رہی علم پڑا تو پڑا کتابوں سے
لدا گدا خواندہ گنوار تم ہو بیوقوف ہشیام ہو تمہارا کیا کہنا بیکار عالم میں رہنا تمہارا ہونا نہ ہونا برابر تھا
ہنسار و نابرابر اچھا تم تباؤ ایسی عورت دکھاؤ جس نے کوئی کام بنایا قوم کو نفع پہونچایا نہیں تم میرے
مردوں کی عالم کے ہمدون کی کارستانیان دیکھو جانفشانیان دیکھو مردوں نے ہستی میں جہان
کی بستی میں کیا کیا کام نکلے دیا پہاڑ کھوند ڈلے پھر پھر کر جان کھپا کر نئی نئی چیزیں لانے کیسے
فائدے پہونچائے پہاڑوں کو کھودا دریا کی ریت کو سٹودا پہاڑ سے جو ہر نکالا دریا سے گو ہر نکالا پت
سونا کھیت سے ہونا یا دیکھا اجماد کیا دیس دیس میں پھرے ہمیں جس میں پھرے علم کا چرچا
پھیلا یا حیوانوں کو آدم بنایا ہنر کا دیا بہادیا دین کا رستہ تبا دیا اب بھی دشراؤ تم اپنا سر کھا
ٹلے کو ب تک پڑاؤن کہا تک اپنا منہ پھاؤن جتنا خیال کرو کہہ حال کو کتے کی دم ٹھری جہا
کی ڈھیری تم سب سمجھو لو نسب بے نسب سمجھو لو ہمیں تمہاری امتانی ہے بڑا ہیالمان کی مافی ہے
جو کہتی ہے سچی یہ وفادار کی سچی بیوی قمرن چھوڑ پھین دیکھو عورت کیا نہیں کیا ہوش حواس نہ جان
ذات نہیں صفات نہیں خوبصورتی نہیں آپ کے کو گھورتی نہیں پانہیں بات نہیں کونسی بات
نہیں آگہ نہیں ناک نہیں پھر دیکھو تو خاک نہیں سب کچھ ہے گھنہیں جیسے بجز زین علم نہیں ہنر
نہیں لیاقت اس قدر نہیں کسی بات کو سمجھیں کئی لات کو سمجھیں اہل سچی سچی نسل چھی سچی عقل
نہیں پھر کیا شکل نہیں پھر کیا مرد کا سا مقوم نہیں مقدمہ کا حال معلوم نہیں یہ مرد کے حق میں
آیا عورت نے مات بڑا یا سرتی بھرتی پکا مقدمہ پایا عورت مجبور ہے کم عقل بے شعور ایسی کا
رونا ہے تمہارا کیا حال ہونا ہے بیوی سخن پرور تم ذکر میں اوپر کچھ نہ ادانی سے بے ادانی سے

یاد ہے ایک بات کہ گئی ہو کسی کی کرامات کہہ گئی ہو آئینہ کس نے بنایا عالم کو دکھایا بی قرین سچو
 حق پر سچو کس کی تعریف ہوئی مین خفیف ہوئی کیون بی وہ آئینہ دنیا کا معائنہ کسی عورت کا
 تمھاری صورت کا نکالا ہوا ایسا ہے کس کی ڈالی ہوئی بنیاد ہے وہ کون عقل مند تھا کس کا فرزند
 بنو کہنا آیا تم نے دہو کا کھایا زبان سے نکل گیا وہ بیان سے نکل گیا بیگم یہ کہنا تھا قول پر رہنا تھا
 قدیم پرانا آئینہ منہ دکھانا آئینہ بواگو ہرنے بنایا تھا آپا سکندر نے بنایا تھا غریب سکند کا مردے
 ہنر کا نام کیون لیا الزام کیون دیا شرار کو کیا کہہ گئیں بروں کو اچھا کہ گئیں کیون بی وہ سکند بنے
 کاریگر آئینہ نہ بناتا ایسا دن پھیلاتا پھر موٹی کھوڑی تمھاری جمیلہ جھونڈی گہن کھائی صورت بھٹی
 صورت کیونکہ سوارتی جو بن کھارتی مجھے تجھے دکھاتی ایک ایک کو باقی آؤ بوا تمیدہ دیکھو ہیرا
 دیدہ اونی نہیں دیکھ میرا جو بن گر کوئی تھوکتا نہیں کوئی بات پوچھتا نہیں قرالنا بیگم جا بگا
 دہم سکند کا نام نہ لو تم یہ الزام نہ لو کسی عورت کا بے بصیرت کا نام نہ لو کام نہ لو کسی سناچی
 موٹی انداری نے کانوں کے چھڑے بنائے یا پاؤں کے کڑے بنائے بات کی چوڑیاں گھڑیں بنائے
 نوگرایاں گھڑیں کوئی ایسی گھڑ بناؤ پھر نبی بات ٹہاؤ بنو قائل ہوئی ہوگی مجھ پر مال ہوئی ہوگی کہو
 سکندر نے اوس آئینہ کرنے کیسا ایجاد کیا صورتوں کو بنا دیا جوا جیویمان بدنراج بیومان مانگ
 دکالے ساگب دکالے سر دکالے پٹیاں بھانے زلفین ڈالے جو بن اچھالے کھڑی کھڑی پھرتی
 زین کھڑی کھڑی پھرتی ہین تم ہا کو چکی نہ ہو آئینہ کس کا نشان ہے تم پر کس کا احسان ہے
 بیگم نہ ماننا کچھ اور نہ جانتا تم نے مجھے وہ جواب سنایا آسمان کا تھو کا منہ پر آیا اب جو گے کہو
 جو کچھ گاکے کہو خود سے کہنا طور سے کہنا مین بھی جان جاؤں وفا کو مان جاؤں اودھر فرزا جیلہ
 ڈھونڈتی تھی جیلہ سرکھوت ہو گئی انگریزی باروت ہو گئی جلی جلی میٹھی تھی گالی سنی میٹھی تھی شیطا
 کی گئی جگر کہنے لگی منجہلی بیگم یہ عورت خد کی قسم یہ عورت ہاریگی نہ ہاری ہے یہ قوم کی کہاری ہے

تم سرکون پھراؤ کیا کو کیوں جھوٹاؤ جھگڑا کھڑا رہنے دو کیڑے پڑی کو کہنے دو اسکی طرف منہ نہ موڑو۔
 باتوں کا خزانہ چھوڑو میں اس مردار کی مردن کی یار کی ابھی گت کر دوں گی اسکو جھگڑت کر دوں گی
 پشواڑ پہناؤں گی تال سے اسکو نچاؤں گی جب یہ مانے گی پھر وفا جانے گی بیگم جانتی نہیں
 یہی تو ہے کتے کی دم ٹیڑھی کی ٹیڑھی موٹی دم گلی بہیڑی یوں ہی بیگی سیدی نہیں بیگی بیگم یہ
 بندی کی نانی ہے مگر بندی اسکی استانی ہے کوئی دم جاتا ہے وہ رقت آتا ہے میں ہوں اد
 نہیں نانی اسکی دھیان مجھے اڑانی دکیہ بیگم نے کہا آپا قصہ لڑا بک بک ہوتی بیگی ایک ایک
 اپنی بیگی تم اپنا حال سناؤ دریا کا تاشا دکھاؤ بوا میں کیا کروں کسکا کہنا کروں اپنا عذاب کہوں
 دوا کا جواب کہوں بڑیا بولے جاتی ہے زہر گھولے جاتی ہے تم دوا کو دھکاؤ جیلہ کے سکا لگاؤ۔
 جب ذرا نہیں کی اس بڑی بچن کی کچھ کھانسی تھمگی نانی تو اسی تھمگی کیوں بنی نہیں جان کی ٹھن
 اجازت دو زحمت دو میں آگے چلوں روغن قازلوں ہاں ہاں کہو خاموش نہ ہو کچھ اور کرو
 کوئی جھوٹا ذکر کرو یہ بحث بے سبب ہے تمہارا یہ طلب ہے نہیں بولے نہ کہہ کہے جو ٹی تقریر سنتی ہے
 تم خوب یاد کرو قمرن تمہیں ہار گی نہیں خدا کی قسم قمرن بیگم وہ وہ سناؤں گی تم سب کو ہراؤں گی
 اچھا نہیں دوا غصہ جی پر نہ لا فضول باتیں نامستقل باتیں بھت نہ بنا رنج نہ بڑا اپنی توقیر کو رہنے
 مجھے کچھ اور کہنے دے اچھا ہی تم کو اختیار ہے نہیں لا چار ہے جو چاہو بولی بولو جھوٹا ذکر کھولو کچھ نہ
 چھیرو قضیہ کو نیٹرو لو بی دکیہ طے ہوا قضیہ دوا رفا مند ہوئی عورت اب بند ہوئی لے دو عین
 بڑیا مارناخن لندن کا حال سن اور عورتوں کو بھی پڑن میں لندن میں گئی غیر وطن میں گئی عام عورتوں
 سے ملی تمام عورتوں سے ملی میرا دن کا مقابلہ خوب خوب معاملہ جو عورت دیکھی اپنی مشورہ دیکھی
 وفا دار پائی منسا رپائی وضع داری میں غم گساری میں سب کو ایک پایا سب کو نیک پایا محبت میں
 ایسی مروت میں یہی خصم پر ایمان دیتی ہیں اولاد پر جان دیتی ہیں جو چھوٹی بڑی ملی اچھی لکھی بڑی ملی

ہنرمین کامل علم میں فاضل حسن کی یہ صورت شمع کی سی رنگت حور کا چہرہ کافور کا چہرہ دیکھ کر مجھ کا
 شمع ماند ہو جس کے آگے گفتگو وہ جو سنے غش کرے دوا تو بھی عش عش کرے عادتیں پیاری پیاری نخصلتیں
 بھوسا ساری بات بات شیریں جیسی بات شیریں آدمی سنا کرے سرود ہنا کرے کیا تعریف کروں کیا تو
 کروں میری زبان بند ہے جسکو دیکھتا ہوں ہے ہاں پردہ کا ردی نہیں عورتیں محتاج نہیں رات دن
 کام کاج بن حیران بٹھی پین پریشان بٹھی پین کام کاج کو ترسین سیر ہمارے کو ترسین اس بات سے
 آزاد ہیں کل عورتیں شاد ہیں اب بولی نہیں واہ بیوی قمر کیا رنگین بیان ہے کیا شیریں زبان ہے
 میری بیگم تم نے خدا کی قسم تم نے وہ بات بیان کی ہے میرے دل نشان کی ہے فنا نہ کو گرد کر دیا جلی کا
 دل سرود دیا میں قربان بی قمر جان تم نے عورتوں کی حقیقت کہی میں بھی چپ ہو رہی انصاف
 کی یہ بات ہے بندی تمہارے ساتھ ہے خدا کی دہائی اچھی تعریف سنائی بیو اتنا اور بھی کہو دیکھو
 کہو بھان کی عورتیں بد صورتیں اتنی ہی ہوتیں اپنی برائی کھوتیں میں اون کے ساتھ رہتی برائی کچھ
 نہ کہتی اب بھی کچھ نہیں بگڑا صاف ہوتا ہے جھگڑا علم تحصیل کریں محکموں میں کریں علم سے لیاقت
 بڑھے لیاقت سے دولت بڑھے نہیں تو بیگم اللہ کی قسم میرا وہی قول ہے عورتوں پر لا حول ہے
 سب جاہل ہیں محمی کا ہل ہیں اون کو کیونکر چھا کہوں ریشم کا لہجہ کہوں اچھا قمر بی میں نے سنی لہجہ
 کی اب مجھ سے سنا جواب دوسرا سنا تم ذکر کی بات میں عورت کی ذات میں پہلے کیا کہتی مجھ پریشان
 لگتی ہو مجھے اس کا خیال تھا یہ سوال ہے تخم تاثیر صحبت کا اثر انسان حیوان ہیں برابر تم دو کا اثر صحبت
 شرم لبا چڑا تا لگین جتا جتا کرنا لگین مگر تخم کا اثر نہ کہا وہ گو گو ہی رہا بیٹھا جان کر چلایا مڑا تھا
 کھالیا ہاں دوا تخم کا مڑا بکری کا دم گوا اوسکو تو کھا فالقہ اوٹھا کوئی دیکھو سلا گھر تخم کو بتا دنا کی
 جڑ اچھا بیوی قمر یہ پوچھتی ہے نہیں دوا کا اثر کیا صحبت کا اثر کیا یہ فضول چیزیں ہیں بے ہول
 چیزیں ہیں اہل تخم کا اثر ہے جو دنا کا اثر ہے ذرا غور سے دیکھو سمجھو طور سے دیکھو تخم جیسا ہوتا ہے

نمرود سیا ہوتا ہے گوری کا بچہ گورا ہوگا حبشی کا کالا بھوزا ہوگا جسکے بابا آدم ہو یا سانپ بہرے
 گونگے ہون گے لنگڑے لو لے ہون گے بچہ میں ضرور اثر ہوگا وہ بچہ بابا پر ہوگا جہاں کا دستور ہے
 یہ قاعدہ مشہور ہے بہرے کے ہاں ہرا گیرے کے ہاں کیڑا ہوگا جب ہوگا نہ ہو تو غضب ہوگا خدائی
 میں بخین ہوا بتی نے جناؤ چیل نے کبوتر نکالا بخین بکری نے بندر نکالا بخین قمرن بیگم ہٹ دہم خدائی
 کا رشتہ توڑتی ہو دنیا کا رشتہ توڑتی ہو یہ قاعدہ ضرور ہے آج تک یہی دستور ہے بیٹا بابا پر جاتا
 ہے بیٹی میں ما کا اثر آتا ہے میری تقریر تخم کی تاثیر تم سچ جانو قاعدہ کو مانو مثل ہے مایہ ناپتا پر
 گھوڑا بھٹ بخین تو تھوڑا تھوڑا مین آگے اور کہوں گی کچھ بے طر کہوں گی ذکیہ بیگم قضیہ بیگم اور
 کھدائی ہون گی دشمن جانی ہون گی بڑی مشکل ہے بخین دل ہے چپ رہے بھی بخین بنتی ہے
 کہے بھی بخین بنتی طبیعت سے لاچار ہوں جھوٹ سے بیزار ہوں جھوٹی بات ضد کے سات مجھ پر بند
 بخین ہوتی زبان بند بخین ہوتی مین تو تقدیر کو تخم کی تاثیر کو ضرور مانوں گی برحق جانوں گی
 یہی کہوں گی یہیں رہوں گی عدت کا تخم ہو فنا ہے اس کی ذات میں دعا ہے نام کو مروت بخین
 رقی بھر محبت بخین جاہل سے وفا کی کاہل سے وفا کی کیا توقع کیا امید ہو جسکا لہو سفید ہو کیوں
 بی قمرن وہ کیا تھا سخن ذرا اشرف بیوی نا انصاف بیوی پھر مجھے سادو تم دوبارہ بھادو
 تمھاری زبان پر آیا تھا تم نے بانکر نایا تھا اشرف اچھی جبریل کی بچی رزالی جڑی اکھل کہی
 عقل میں بخین تالا مشکل معائنہ کھلا ذات کا اشرف کون ہے دنیا کے خلاف کون ہے دوسرا
 رزالا جو تم نے فرق نکالا دونوں کی ایک بنیاد وہی آدم کی اولاد بنوان دونوں کا اشرف رزالو
 فرق مجھے بتاؤ دلیل سے سچاؤ تم کو کہنا نہ آئے پھر مین بتائے اما مین دوا سمجھی تیرا مدعا
 رہ جاتا ہی ہوں فرق بھی سچا ہی ہوں دوا اشرف ہم خاندانی بیگم رزالی تو بے آبرو دوا جان
 سمجھیں تم بی نہیں لڑکی دم چلاؤ گے بیان کرو لو بیگم دیہان کرو مین بولتی ہوں حال کھوتی ہو

شریف کون کشف کون میل کون رنیل کون سنبوگیم کا فوری مرہم شرافت ہوئی اصالت ہوئی
وہ کسی کی ذات نہیں یہ پوشیدہ بات نہیں میرا خدا عظیم ہے جو کچھ بت تعلیم ہے یہ آدمیت کی بنیاد ہے
انسان کی اسادہ ہے عقل سکھاتی ہے فہم کو بڑھاتی ہے دل صاف بناتی ہے یہی اشرف بناتی ہے
یہ نہیں تو ناک نہیں جیسے منہ پر ناک نہیں شرافت کی یہ صورت اشرف کی یہ حقیقت ہے بیگم کوئی ہاتھ
گورا چٹا دل ہو بے تربیت بے لیاقت گنوار زلالہ ہے مگر ٹی کا جالا ہے جسکا نام شرافت ہے
نبوہ تربیت ہے تربیت وہ چیز ہے جس سے جانور غیر ہے تعلیم پایا جانور کتا ہو خواہ بندر کیسا باہمنر
ہوتا ہے ہر اعزیز ہوتا اب تم جان لو شرافت پہچان نہیں دونوں میں اشرف رزلون میں بیگم کیا فرق ہے
وہی سبلی وہی برق ہے انسان کی پہچان تعلیم تعلیم سے اوکی تعظیم عورتوں میں یہی کمال ہے عورت
برا احوال ہے موٹی عورت بے تربیت کوئی چیز نہیں جسکو تیرے کسی کام کی نہیں مجھے سلام
کی نہیں ایسی کو لیکر کیا کرے جو فریب دغا کیے شل ہے تو کو نہ موکو چوڑے میں جھونکو صورت
دیکھو گوری سیرت گندی موری دل کی میلی کالی منہ چکنا چٹا سپرد ماغ آسمان پر مزاج لامکاں
شرافت کا وہ حال حماقت کا وہ حال باتیں باندی بڑی گھر کی باندی اسپر اسقدہ بخرو مرد سے
حقہ بخرو ایک کیا ساری عورتیں نئی پرانی کنواری عورتیں بے دود کی بکریاں موٹی کرک مرغیان کس
کام کی ہیں اس روک تھام کی ہیں بچوں کو کھلائیں پالیں دود پلائیں زمانہ کی کشف اون کی کیا کشف
موٹی پتھر کا میر فرش بیٹھنے کو ناگین عرش ظاہر چکنا چٹا دیو داہلا یا مکھڑا باطن دیکھو کروا کیلا نیم چڑا
کر بلا کھٹا ام صورت حرام چکھنے کا نہ رکھنے کا صدقے کا سٹنجا چور ہے میں دہرا پھر وفا کا معا
مردوں سے مقابلہ خدا کی قدرت بیوفا بے غیرت مرد کی تقلید کریں وفا کی لید کریں چلو پرے جاؤ
بدبو نہ پھیلاؤ مثل ہے کتا اچلا ہنس کی چال اپنی بھی بھولا تیرے جلا لولا شکا تا ہو اٹولا بیگم عورتوں سے
ان بے دم عورتوں سے ہندو عورتیں اچھی دہرم کرم کی سچی گھر دن سے نکل کر ذرا پھر حکمران روٹی

کمالیتی میں بیفکر کھالیتی ہیں سب پیشہ کرتی ہیں یہی اندیشہ کرتی ہیں کچھ ہنر سیکھیں فن بقصد
 سیکھیں حشمت پیدا کریں دولت پیدا کریں مال گھومیں بڑ وقت کو دہریں کوئی رنج غم نہیں کوئی
 مغلغ نہیں تم نے کندھا ڈال دیا پیشہ میں عیب نکال دیا آرام میں پر لگتیں خیر سے اور غم
 عیشی نہیں عہدی نہیں عورتیں وفا کی نہیں بٹو شرافت گندی ہو گئی سچ نہیں بندی ہو گئی کیوں
 بی احوال سنا شرافت کا مال سنا بٹو شرافت بٹو امالت کچھ آسانی نہیں تقدیر ربانی نہیں
 اقبال میل کتابے اوبار ذلیل کرتا ہے چل پے ہٹ ہم سے نہ لپٹ غارت ہو چکی عورت
 خدانہ دکھائے تیری صورت بڑھانے مار باندھ دیا جھوٹ کا طوار باندھ دیا بس بس نہیں بس
 سنا چکی آٹھ دس گزرے عمر کے پچاس برس ہکو نہیں پیشہ کی ہوس ہم اشترا فون میں سینہ
 صافون میں پیشہ کا رواج نہیں بغیر پیشہ ہم محتاج نہیں ہم اقبال کہتے ہیں پاس مال رکھتے
 ہیں اللہ نے سوار بنایا ہے ہمیشہ کھایا کھلا ہے ہمارے پاس بے قیاس مال دہرے گھر بھرا
 نوج پیشہ سردار کرے دو بار او کی پزار کرے ہکو بچپن سے علم سے فن سے ذوق رہا ہے
 شوق رہا ہے علم کی تحصیل کریں نہیں سے دلیل کریں آہمیری دشمن خایہ یوی قرن اسی پڑو
 عقل سے معذور ہو بس بی رہو تم جھوٹ نہ کہو کیا تحصیل کرو گی کیا دلیل کرو گی تم کیا ہو
 بیوفا ہو اہلی بیوقوف ہو نسلی بیوقوف ہو ذکیہ کی بہن ہو چاند کا گہن ہو اچھائی قرن کچھ پو
 نہیں تم بتاؤ گی چال دکھاؤ گی علم کا امتحان دو گی ظاہر شے کا نشان دو گی میں تم کو دیکھتی
 ہوں فرادو ہسپنکتی ہوں دیکھوں کتنی ہو یوں تو فنی ہو کیوں بیوی قرن استعارہ کی قرن
 عالم کے سامان کو زمین اور آسمان کو جانتی ہو کیا ہے کیسا ڈھکوسلا ہے ٹھیک بتا سکتی ہو
 مجھے سمجھا سکتی ہو مان ہاں پوچھو نہ وہ سامان پوچھ میں ٹھیک بتا دوں گی آنکھ سے دکھا
 دوں گی ایسی شکل چہر نہیں جو مجھے تمیز نہیں میں اس قدر جانتی ہوں اللہ کا گھر چھائی ہو

مان بی مغرور تم ضرور ضرور اللہ کا وہ گھر جسکے دیوار اندر وہم و گمان سے باہر کیسے کوڑے
 نظر تم دیکھ آئی ہو آخر ماحول کی جانی ہو اچھا صبر کرو دم لو ہمیں کے قدم لو ذرا پان دان کھا
 گلوری نوش فراوان جان کو صبر آئے میرا جی ٹھہ جائے جمائی پر جمائی انگڑائی پر انگڑائی
 آنے لگی ستانے لگی سستی جائے چستی آئے پھر کچھ بولون گی حقیقت کھولون گی جیلہ
 بولی پان کھا موئی اپنی جان کھا پان نہ لے انکارے نکل تھکاری گھر سے نکل گھرین لگا
 تیرا منہ کالا ہو ہمیں جلکر بولی پا جامہ سے نکل کر بولی منجھلی گیم اللہ کی قسم تم منتی نہیں کچھ
 دہنتی نہیں چھوڑی کوستی ہے یہ کیسی دوستی ہے باندی کو دہم کاؤ شقل کو سبھاؤ کوئی دم جا
 مجھے غصہ آتا ہے ذکیہ گیم جمیلہ چھنبلائی کچھ منع کیا کچھ مسکرائی ہنس کر کہنے لگی او مینڈک کی لگی
 بس کرچہ رہ ہٹ جا چپ رہ دوا کو نیزہ زکرائی سے تھرا نہ کر بات کا سلسلہ تھوڑے جے پھوپھو
 نہ پھوڑ لود واپان نگلو پیٹ سے باتیں اگلو رات پوری نہ کرو تقریر ادھوری نہ کرو اچھا سنو یہی
 قرن شمس الدین خان کی دہن بتاؤ یہ سامان بے پتہ بے نشان لا جو ردی رنگ کا زمری رنگ
 میلا کچھلا زمین پھیلا کہین نیلا کہین بھورا پورا نہیں ادھورا دھندلا آسمان زمین کا سا بان -
 کیا شے ہے کیا چیز ہے بتاؤ کچھ تم کو تینر ہے اوپر جگمگاتے رات کو ٹٹماتے انگارے سے گین
 پیارے پیارے سے کیا ہیں جو برسات میں اندھیری رات میں چمکتے بہتے ہیں انکو کیا کہتے
 ہیں انکی حقیقت سناؤ میری تشفی کرو سبھاؤ دیکھو تم کو کیا شعور ہے تمھاری عقل کتنی دوسرے
 پھر ادھر پوچھون گی طوبے طوبے پوچھون گی اب قرآن سا گھبراؤں حیران ہوئیں بولائیں بغلیں
 جھانکنے لگیں ٹلین ہانکنے لگیں بولائی بولائی بولیں شرابی شرابی بولیں بولی انوری خدا کی
 شان بڑھیا لے ہارا امتحان اپنی دوا کا جواب دو اسکے دعا کا جواب دو اسنے کیا پوچھا
 نیا ماجرا پوچھا ہے اسکی بات سنو زل خرافات سنو بڑھیا پاگل ہوگئی اسکی وہ شہل ہوگئی۔

جھنسن کو دی کو دی کو یہ تاشا دیکھے کون اس عورت کو بے غیرت کو کچھ بن نہ آیا ہنر یاد نہ آیا۔
 موئی نا آئودہ بکے لگی یہودہ زمین سے فرصت پائی آسمان پر کی چڑھائی دیکھنا بڑھیا کی مینا بی۔
 جان بچاتی ہے مرغابی دوئی بڑھیا دوئی جردا یہ بات بھی ایسی ہے میری عقل کیا تجھ جیسی ہے
 جو میں تباہ سکون آسمان دکھانہ سکون نادان سے نادان انجان سے انجان گھٹنوں چلتا
 بچہ کو دتا اچھلتا بچہ تاروں کو جاتا ہے آسمان کو پہچاتا ہے یہ فیروزی آسمان یہ زردوزی
 آسمان جو زمین کے اوپر ہے اللہ کے رہنے کا گھر ہے مجھے سنا ہوا ہے اسکی جڑ ہے بنیاد
 بے ستون ادھر کھڑا ہے معلوم نہیں کیونکر کھڑا ہے اسی رنگ کے ہی ڈھنگ کے نو آسمان
 ہیں سات بے سامان ہیں آٹھویں آسمان پر گنجان برابر برابر الغاروں تاروں کا فرش
 نوین پر لودھ کرسی عرش ہے عام لوگ تمام لوگ دو ستاروں سے واقف ہیں انہی روشن
 تاروں سے واقف ہیں ایک سورج دوسرا چاند ہے جو سورج سے ذرا ماند ہے اتوسنکر
 فہمین بولی بیتاب ہو کر پرفن بولی شاہس شاہس بس بی قمرن بس قلعی کھل گئی جہالت بُلگی
 میں قائل ہوئی تکرار باطل ہوئی تم نے وہ حقیقت سنائی میری سمجھ میں نہ آئی بیوی قمرن تھا
 لکھنا پڑنا سارا آج معلوم ہو گیا ظاہر مقسوم ہو گیا بس دیکھا شعور چلوا اور چھڑو مذکورہ انوری
 بیگم نے کہا آپا کی جانے بلا جو مردوں نے لکھا ہے وہی آپا نے پڑھا ہے میری آپا یہی مسلمان
 ہیں کیا جانیں کتنے آسمان ہیں یہ ادھر ہی سامان ہے اسکا مشکل بیان ہے دوا گل رات کو
 تو اسی بات کو مجھ سے بیان کیجو شروع داستان کیجو میں جواب دون کی آپا کا ثواب لگی
 تیری تسلی ہو جائیگی خوب تشفی ہو جائیگی اچھی طرح تادون گی بچوں سے سبھا دون گی تیرے یقین
 آئیگا میرا علم بھی کھل جائیگا آج ہیں تک رہنے دے آپا کو کچھ اور کہنے دے لو آپا جان
 تم کہو داستان اتنی کہو اتنی کہو تھک کر چپ ہو ہو اب شروع کردو آفتاب طلوع کرو

قرن نے کہا ہوا ذرا چپ رہے دوا پھرین بولون زبان کھولون اپنی کہانی سنی سنائی پرانی پوری دہر
 تم کو میں سنائوں ہوا میرا غم کا قصبہ ہے بڑا الم کا قصبہ ہے کیسا کیا یقین آئیگا نہیں نہیں آئیگا میں سکر
 شاد ہوں گی دادوں کی یہ کہوں گی تم بے مثل لا جواب ہو خاصی تاریخ کی کتاب ہو جہان میں پھری
 پھرائی ہو زمانہ کو جھگتی جھگٹائی ہو جو کہو گی سچ کہو گی وہی عورتوں کی بچ ہو گی چلو باتیں کم کرو اپنی
 کہانی ختم کرو رات جا نیکو ہے صبح آئی کو ہے زبان ہلاؤ باگی دکھاؤ اچھا عورت سن میری صحبت
 سن سکر قائل ہو جاری طرف مال ہو

قمر النساء کی تباہی کا بیان

لے بڑا ہیاد گمان سن میری داستان میری رسوائی کا قصبہ تقدیر آزمائی کا قصبہ تو نے پہلے بنا لیا
 کسی نے تجھے کہا ہوگا مجھ پر کیا گزری کیا کیا بلا گزری گھر گھر میں دہو م ہے بچہ بچہ کو معلوم ہے تیرا کیم
 کے باپ ایک دن آپ ہی آپ گھبرائے دنیا سے بیزار ہوئے بستر باندہ سفر کو تیار ہوئے حج کر نیکو چلے
 گناہ دہرے کو چلے وہاں ٹھکانے تھا ایمان ٹھکانے تھا چل کھڑے ہوئے مکمل کھڑے ہوئے سات
 میں قافلہ ہوا وان یہ معاملہ ہوا جہاز پر سوار ہوئے آفت سے دوچار ہوئے دنیا میں طوفان آیا تباہی
 کا سامان آیا جہاز اختیار سے چھوٹا ٹکرا کر پہاڑ سے ٹوٹا جب یہ خبر حشت اثر ہندوستان میں آئی
 ہمارے کان میں آئی جہاز ڈوبا حاجی ڈوبے کل اشراف پاجی ڈوبے کسی نے مجھے بھی سنائی
 پس نبی خدا کی دوائی سنتے ہی رنگ ہو گئی رنگت پتنگ گئی کھا اپنا حرام ہو گیا حشر کا کھرام ہو گیا
 گھر میں بٹھا دشاوار ہوا جینے سے بھی بیزار ہوا جب جان پر بزا وہ بنی پھو جی میں یہی ٹپنی آخر ایک دن
 مزا ہے اکیلا کہہ کر کیا کرنا ہے اس ہونے سے نہ ہوا بہتر قرن اب جان کا کھونا بہتر پھر تو حشت
 میری بہت نے راہ بتائی کمر بند ہوئی قرن نخل دم نے پل میاں مرے تو بھی مر جا گھر کو چور ہوا

شریا قرن کی
 بی بی کا
 نام
 ۱۲

طبیعت کسی طرح بھی میرے دل پر ہی جی گھر سے چلون سفر کروں دیں دیں میں بھیس بھیس میں
 پھرون سیکروں بلا سے جیوں یا مروں ملک ملک کو کھودن گم ہوئے کوڈھنڈوں شاید ہات
 آنے کہیں پتہ لجائے ابھی میں دل کا منصوبہ اسی شکل کا منصوبہ پکار رہی تھی جابھی تھی سا
 جمع کرنے لگی اوسان جمع کرنے لگی اتنے میں سا گھر گھر یہی شور یہی چہا یہی خبر گلی گلی کہرام ہے
 روتے والوں کا اندام ہے جوتا ہے یہی سانا ہے زہر و گیم کے میان موئے چچی کے نصم بھی
 غرق ہوئے اسی غم میں اسی الم میں ناہید گیم میں بہری خانم ہیں اوہی سویدا ہو گئیں بوا سب
 بے سرو گئے سب بے گھر ہو گئے جہاز لٹ گیا تانڈ لٹ گیا اتنے گھر تباہ ہو گئے غرق یگینا ہو گئے
 کچھ دکھلا کیا ہوا کون جیا کون موا جیتے بچے یا مر گئے زخین کدھر گئے بس یہ خبر کان سے سکر
 اور بھی لال ہوا میرا تباہ حال ہوا خفقان نے زد کیا زندہ در گور کیا جان پر بن گئی دل ٹپٹپ
 قمرن پل جلدی نکل اتنے میں پیغام آیا بیویوں نے پچھوایا کیوں بی قمرن تم چلو گی بہن
 ہمارا سفر کاراڑ ہے تمہارا کیا ارادہ ہے اگر پکا ارادہ ہو تم بھی آمادہ ہو بوکوڑی لونہ پیا وقت
 نین ملے گا ایسا ہم سب کے پاس مال ہے ہمارا تھا لایک حال ہے ڈولی میں سوار ہو چلنے کو
 تیار ہو ہم دل اٹھائے بیٹھے ہیں سفر کی لو لگائے بیٹھے ہیں ہم ابھی بیان سے جائینگے جیتے مرنا
 پتہ لگائینگے کوئی جیتا لالے آئیگے وفا کا تاشاد کھائینگے نین نو بوا خدا نکرے جہاں وہ سب
 مرے ہم بھی دین مر جائینگے پھر کر گھر میں نہ آئیگے یسکر میں موٹی اجڑی بیدل ہوئی پھلے
 تیار تھی جان سے نیر تھی میں نے یہ جواب دیا جو تم نے قصد کیا اچھا کیا کچھ نہ کہو بسم اللہ کرو
 پتھر چاتی پردہ رو چاہیے ہات میں لو مجھے بھی سات میں لو کل کی چلتی آج چلو سوختہ دل
 سوختہ مزاج چلو بوا آخر وہاں بتیابی کے سات جون توں گزارے صبح کو نگا سوزی ہم سب
 روانہ ہو گئے کہنے کو نسا نہ ہو گئے بوا ہم عورتیں گوری عورتیں نحیف نحیف دل کی ضعیف

کبھی کسی نے سفر کی گھر کے سوا باہر کی تکلیف پائی نہ تھی مصیبت اوٹھائی نہ تھی ارادہ ٹوٹ ٹوٹ گیا
 دل چھوٹ چھوٹ گیا آخر اوس پریشانی میں اوس سرگردانی میں ارادہ کر لیا پتھر چھاتی پر دہریا خراب
 خستہ بمبئی پھونپنے دل شکستہ بمبئی پھونپنے پھر جہاز میں سوار ہوئے ہم بلا میں گرفتار ہوئے قیامت پھر
 پرائی آفت ہم پر آئی ہلکو چار دن گھڑیاں گن گن ابھی طرح گزر گئے یہ بھی نہ جانا کہ ہر گئے دن پھر
 تو ہم سوتے تھے ساری رات روتے تھے ہمارا برا حال تھا دل کو خیال تھا اللہ وہ مقام دکھاؤ
 طوفانی جگہ کا پتہ لگاؤ جہاں ہمارے مردے سب کے سب غرق ہوئے بوا سمندر بھی تھا تھا
 جہاز راہ پر لگا تھا ہمارا جہاز پانی پر بے آواز لہراتا تھا ہوا پر جاتا تھا ہر طرح چین چاں تھا بالکل
 امن امان تھا سب مسافر مسلمان کافر کام کاج میں تھے دستی مزاج میں تھے ہم دریا کے
 دیکھنے میں اپنی قضا کے دیکھنے میں کچھ ایسے محو تھے دین دنیا ہو تھے سمندر ہی سمندر تھا۔ جا
 پتا سا پانی پر تھا کیا کہوں سمندر کی لہریں وہ تلے اوپر کی لہریں عجب سیر تھی غضب سیر تھی
 میں کیا بتاؤں تم کو کیا بتاؤں وہ سمندر کا پاٹ لہروں کا ٹھاٹ چاندنی کی بہار نورانی رات گلاب
 وہ صاف صاف پانی وہ شفاف نیلا آسمانی کہیں زمین نہ پہاڑ نام کو درخت نہ جھاڑ پانی ہے یا آسمان
 برابر سطح میل میدان ہم دو جہان کے زمین آسمان کے میچون نیچ میں تھے اونچ نیچ میں تھے
 خدائی نظر آتی تھی کبریائی نظر آتی تھی بس دیکھ بوا آخر یہ ہوا وہ چار دن کی مدت وہ تکلیف کی رحمت
 ہمیں یوں تمام ہوئی صبح ہوئی شام ہوئی صبح یاس میں کٹی شام ہراس میں کٹی پانچویں شام قضا
 پیغام نگوڑی کیا آئی جہاز پر بلا آئی اے ہے نہ پوچھو حال وہ آسمانی وبال قیامت کی رات تھی
 آفت کی رات تھی جو سوتے تھے سوتے رہے جاگتے بدحواس ہوتے رہے بوا ہمارا برا حال تھا پانی
 میں بھونچال تھا کہیں طوفان تھا سان گمان تھا اچھی ہوا پانی تھا دریا سن سان صاف تہرا
 آسمان دیکھتے دیکھتے بوا ایک بار بادل ہوا ہوا چلی ابر کیا آسمان پر چھایا کچھ کالا کچھ میلا اب

آسمان پر پھیلا سامان اور ہو گیا تیز تیز بھڑا ہوا چلی جہاز میں پڑی کھل لی ہونے زور پکڑا موجوں نے
 شور مچا پھرتو ہوا ہو گئی ہماری قضا ہو گئی نوح کا طوفان ہو گیا اہل کا سامان ہو گیا لوگ
 ڈرنے لگے دعائیں کرنے لگے ناخدا بیقرار ہوا کام پر تیار ہوا پھر رے لیٹے بادبان سیٹے سٹو
 ڈال دئے لنگر نکال لئے عجب ہنگامہ تھا غضب ہنگامہ تھا دل ٹوٹ گئے چھکے چھوٹ گئے
 ادھر وہ طوفان ناخدا بے اوسان ادھر لوگ بے قرار لب پر پروردگار ادھر ہوا کا زور نیچے پانی کا
 شور الحفیظ الامان ملگے زمین آسمان جہاز طوفان سے بد بلا سامان سے پتے کے مانند بہنے لگا
 ناخدا رو رو کر کہنے لگا آفت کا طوفان ہے مسافر و اللہ گنہگار ہے یاد رکھو میری بات یہ آج
 کی رات خیر سے کٹی نہیں جان بھی سکتی نہیں جہاز چکرانے لگا ہے غوطے کھانے لگا ہے طوفان
 کام کر گیا جہاز میں پانی بھر گیا نمازین پڑ ہو اذانیں کہو اللہ سے التجا کرو نجات کی دعا کرو
 مشکل کشا اے بندوں کے کبریا آئی بلا کوٹال ہم کو بلا سے نکال مشکل کشا فی کر بے کسوں کی
 رہائی کر تیرے ہات نجات ہے تیرے ہات حیات ہے ناخدا کی تقریر غریب اور امیر سکر دے گئے
 جیسے جی مر گئے اللہ کی بارگاہ میں نبی کی درگاہ میں دعا التجا کرنے لگے خدا خدا کرنے لگے دم
 ہوا ہو گیا کیا سے کیا ہو گیا پھرتو منہ کا برسنا اور بادل کا گرنا شروع ہوا نہ پوچھو ہوا وہ ہوا
 زور وہ گھٹا گھنگھور حشر سا برپا تھا ابر برسے پرتلا تھا لگتا مبر برسے لگا موسلا دھار برسے لگا
 زمانہ میں اندھیر ہو گیا تقدیروں میں پھیر ہو گیا اوسان اڑنے لگے فرشتے کٹہنے لگے منہ پر
 مردنی چھائی ہم سمجھے اہل آئی جہاز میں غل تھا حشر بالکل تھا ایک ایک کہتا تھا بد اونیک
 کہتا تھا بے بلا لے اہل آئی دریا سے نکل آئی پھرتو ہر انسان بوڑھا اور جوان اوس وقت
 تیز تیز تھا میں تھیم تھیم پھرتا اہل چل ہو گئی کھل بل ہو گئی جان کے لائے ہوئے ہم اہل کے
 حوالے ہوئے بیٹے کو باپ کی خبر نہ اپنے کو آپ کی خبر عجب تلامذہ تھا جو تھا بید تھا بواستعد

اضطراب تھا آنکھ سے دور خواب تھا شور تھا غل تھا جینے کا چراغ گل تھا لوگ پکار رہے تھے چیخ
 پر چیخ مار رہے تھے اُلے مرے ہالے مرے خطر نہیں دتگیری کرے یہ بلا ناگہانی ہے لوگوں پر پڑنا
 ہے خطر کہاں ہوا کو ڈوبتوں کو بچاؤ کسی کی زبان پر اللہ کا نام تھا کسی کے لب پر رام رام تھا
 کوئی اضطرابی کہتا تھا دل کی بیباکی میں کہتا تھا ہالے بے آئی مرے کوئی بھونچے مدد کرے ہالے
 برا مقسوم تھا کسے یہ معلوم تھا بلانا زل ہوگی قصدا نزل ہوگی بو اسی طرح لوگ بنائے موت جنگ
 بیتاب بیقرار تھے مرنے کو تیار تھے تم وہ حال نہ چھو ہمارا لال نہ چھو میں تو سہم کر اوس گھما گھم
 ڈری جانی تھی مری جاتی تھی کہتی تھی اے اللہ معاف کر گناہ طوفان رفع کر یہ بلا دفع کر بوا کیا
 بتاؤں کیا حال سناؤں اوس وقت پانی کا شور دریائی موجوں کا زور ہوا کاشٹا دریا کا جوا
 بھاٹا خدا پھر نہ دکھائے وہ آواز نہ سنائے کیا کھلے کھلے کھلے ہو گیا جینا سر پرافت آئی
 بے خبر قیامت آئی عالم تہ وبالا ہو گیا زمین آسمان کالا ہو گیا ہر ایک دل گداختہ ہوشِ حوشت
 دکھ رہتا تھا یہی کہتا تھا دیکھئے کیا ہوا ہے اب جو جان کا رونا ہے جان بچے تو لاکھوں پائین
 بلا ہے چھین ٹوٹ گنا نہ پائین اے اللہ کیا ہو گیا سب کا نصیب سو گیا تقدیر کا مچھین آتی تیر کام
 مچھین آتی بوا ہم لوگوں کو بے ذمہ لوگوں کو بگڑے حواس دیکھ کر اُس پاس دیکھ کر بیقرار رہتے تھے
 زار زار روتے تھے بوا اوسی طوفان میں اوسی سامان میں اکثر وحشت سے مر گئے بعضے وحشت
 مر گئے کتنے نیم جان تھے کتنے مردہ انسان تھے کچھ عجب حال تھا جانوں پر زوال تھا شکر
 عالم تھا جہاز میں ماتم تھا ایک طرف ہم سب مردہ بیدم سب عورتیں گمنام وفائیں بدنام
 ناشاد نامراد زبان پر راہ و فراد منھ کو ڈھاپنے خوف سے کانپے خاموش بیٹھی تھیں بے ہوش
 بیٹھی تھیں ڈوبنے کا غم تھا نہ مرنے کا عالم تھا آپس کی جدائی کا اور اپنی تنہائی کا خیال ہوتا تھا
 ملال ہوتا تھا دیکھئے ہم ناشاد بے نصیب نامراد جیتے ہیں یا مرنے ہیں وفا کا نام کیا کرتے ہیں

ہم کو یہی رنج تھا شش و پنج تھا اس غم میں تجھ میں تھی تندرستی میں علیل تھے تن میں جان تھی
منہ میں زبان نہ تھی دعا کرین التجا کرین خدا سے فریاد کرین کچھ داؤد کرین اے قہمت
مقدم کی شامت ہماری آرزو ساری سبجو دل کی دلیں رگہ لئی وفا پانی میں گئی آخر رو کر
افسردہ ہو کر چپ ہو رہتے تھے دل میں کہتے تھے اے خدا ہم کو مشکل کشا ہم کو منزل پہنچا
ٹھکانے سے لگا۔ ڈوبے ہوؤں کی جیتے یا موؤں کی سمورت دکھاوے اون سے ملاوے
اللہ تیری قسم منے سے ہم ہرگز ڈرتے نہیں فریب کرتے نہیں راضی ہیں رضا پر قایم ہیں وفا
بواؤ کی بیگم مراد کا دم ہم اللہ سے سوال تھا ہر لحظہ ہی خیال تھا لوگ اپنے ایمان سے ہم
جان سے ہاتھ دھوئے بیٹھے تھے مقصود کھوئے بیٹھے تھے اتنے میں طوفان کا زمین اور آسمان کا
طوبے طور ہو گیا اور کچھ دور ہو گیا ہوا کا زور بڑھا موجوں کا شور بڑھا موج پر موج آنے لگی آ
جہاز سے ٹکرانے لگی دونی ایک ایک موج اور موجوں کا اوج آسمان سے باتیں کرنے لگا
نوح کے طوفان کو مات کرنے لگا دریا کا پانی تو بالا ہو گیا جہاز سے کانولا ہو گیا جہاز کی یہ شہی
دریا سے زیادہ جنبش تھی کبھی ادھر کبھی ادھر موجوں کے نیچے اوپر بوا جہاز برق ہو گیا اب ڈوبا
اب غرق ہو گیا کبھی موج اُسکے اندر کبھی یہ موج کے اوپر جہاز کو قمر تھا بچاؤ نہ تھا بوا
رات بھر یہی برابر سامان رہا طوفان رہا جہاز چکرایا کیا گھیر پان کھایا کیا ہنڈولا بنگیا جھولا
بنگیا ہم بے دل اہل کے مقابل سنبھلین تو سنبھل نہیں سکتے نکلیں تو نکل نہیں سکتے بلا میں
گرفتار تھے بالکل بے اختیار تھے آخر سحر ہوتے ہوتے بوا خمر ہوتے ہوتے وہ جہاز بے انداز
بے راہ بڑھ گیا پہاڑ پر چڑھ گیا ٹکرا کر ٹھیک گیا چکر کر ٹھیک گیا اختیار چھوٹا بڑھ پڑھ ہو کر ٹوٹا
میں تختہ پر رہ گئی کسی طرف کو گئی اتنی بات کہنے تک جہاز میں رہتے تک مجھے اپنی خبر
پھر خبر ہو کہ یہی دوسرے دن ہوش آیا اسی تختہ پر بیٹھا پایا آخر یہ ہوا میں نے دیکھا بوا

جہاز کا تختہ راہ تختہ کنارے سے لگا ہے سہارے لگا ہے کنارہ پر خلقت کا مردود عورت کا
 بڑا انہوہ کھڑ ہے ہزار ہا چھوٹا بڑا ہے بس بوا پھریہ ہوا میں نے ذرا لیا سنبھالا خبر نہیں کس نے
 مجھے نکالا میں تو پھر غافل ہو گئی مردوں کے شامل ہو گئی کسی نے پانی چوایا جب مجھے ہوش آیا
 میں نے شکوہ ادا کیا اللہ کا دو گنا ادا کیا لوگ سمجھے ہندوستانی ہے اسکی وضع مسلمان ہے طوفان
 اڑھائی ہے بہن بہا کر آئی ہے پھر بیٹے غور سے دیکھا سمجھ کے طرے دیکھا ہزار در ہزار عورت ہے
 بیشمار عورت ہے نئی نئی وضع کی کچھ عجیب قطع کی گوری صورت کا فوری رنگت قطع دبا وضع
 ہیں میرے ارد گرد جمع ہیں کچھ بھی کچھ کھڑی ہیں مجھے دیکھتی گھڑی گھڑی ہیں میں بد جو اس تھی
 پریشان اُداس تھی رفیقوں کے لئے شفیعوں کے لئے بے اختیار روتی تھی میں تحلیل ہوتی تھی
 اون کے فراق میں اون کے اشتیاق میں آنسو برابر جاری تھے نہ چھو کہ سقد رہا رہی تھے میری
 آسین تر ہو گئی ساری زمین تر ہو گئی سوختی تھی کیا کروں کس سے التجا کروں جاؤں تو کہہ جاؤں
 زہر نہیں کھا کر جاؤں بدن پر آتے زہا سر پر دوپٹہ زہا سردی سے اکڑتی ہوں شرم سے سکڑتی
 ہوں گھٹنوں میں سروئے میں گردن نیچی کئے کب تک رہوں کس سے کہوں رنگا نہیں رہا جا
 وکھ نہیں سہا جاتا الہی عذاب سے چھڑا زندگی خراب سے چھڑا تیرا ہی سہارا ہے تو مالک ہا
 ہے میں یہ کہتی تھی سردی سہتی تھی بوگردن جھکائے تن بدن چھپائے آنکھ بند کئے کپھلے
 دے خون جگر پئے ہات بعلین دے چپ بیٹی ہوئی تھی ٹھنڈے اٹھی ہوئی تھی اتنے میں کسی
 عورت نے کسی باوفا مروت نے ترس کھایا میرا کھٹکھٹایا مجھے چادر اڑا دیا ہات پکڑ
 الگ بٹھا دیا پھر تو اور عورتیں انگریزی صوفتیں جوق جوق ولایتی معشوق پاس آنے لگیں
 باتیں بنانے لگیں کوئی تشبیہ کرنے لگی کوئی تسلی کرنے لگی اون میں ایک عورت گوری گوری رت
 اسقدر کبھی تھی زبان زنجھتی تھی خواہ مخواہ کہتی تھی اور مجھے نکلتی تھی اوس نے جوابات کی مروت کے

سات کی مگر میری سمجھ میں نہ آیا اس نے کیا رنگ گایا پھر ایک اور عورت یلنسا بارموت
 میری ایسی غمخوار لگتی وہ تو گلے کا مار لگتی اس کے بعد اور جوان عورت پیاری شکل پیاری صورت
 میرے پاس آئی مجھے ملی مجھے دیکھ کر ایسی کھلی گویا کبھی کی یا تھی جیسے کوئی رشتہ دار تھی اس نے
 جوبات کی مروت کے سات کی باتوں کا دریا بھایا مجھے اردو میں بھایا ذرا میری تشفی ہوئی
 کچھ دل کو تسلی ہوئی میرے آنسو پونچھے میں نے نشیب فراز سوچے میں سنبل کر بیٹھ گئی زانو
 بدل کر بیٹھ گئی پھر اس نے میرا حال پوچھا زوال مال پوچھا میں نے چارنا چار خوب پکار پکارا جو
 مجھ پر گزرتھا کہا جہاز ٹوٹا زانہ بہا میں بھی بگئی تختہ پر پڑی رہ گئی اور نہیں مجھے جدا ہو گئیں خبر
 وہ کیا ہو گئیں تم کیا حال پوچھتی ہو ہمارا زوال پوچھتی ہو آفت کے مارے ہیں اب قیدی تمہارے
 ہیں گھر سے نہ رہے جان تھیلی پر ہے دیکھئے کیا حال ہو رہے کیا مقدر کا رونا ہے محکومانا
 الم نہیں جان کا غم نہیں رفیقوں کا بڑا غم ہے جب تک دم میں دم ہے وہ عورت شکر دے لگی
 بہت غمگین ہونے لگی ذکیہ بیگم نے کہا آپا تم کو ذرا ڈرنا وہ عورتیں غیر صورتیں کون ہیں کون ہیں
 اجنبی ملک اجنبی زمین آپا تم ڈری نہیں ڈرے مری نہیں تم نے یہ جانا اتنا پہچانا کوئی جتنیان
 نہ ہوں کوئی جتنیان نہ ہوں تم تو کھل لگئیں اون کو دیکھ کر کھل گئیں جان کا ڈر نہ ہوا خطر
 نہ ہوا آپا بڑی بڑی رستم کے برابر ہو بوا ذکیہ بیگم میں تھی فرغم اون سے بات بکرتی اگر ملا
 نکرتی بتاؤ کیا کرتی اون کو بدفر کرتی مجھ پر روقت تھا میرا بوا نہ بخت تھا برا زانہ تھا اپنا بخت
 تھا کوئی یار نہ مددگار میں جان سے بیزار نیا ملک یا شہر میرا کمانی قہر یکے پس دستگیر فرما دے
 ننگی جیسے چھلی مانگی ہر طرح مجموعہ تھی عقل کا نور تھی بوا ذکیہ بیگم اللہ کی قسم میں اون عورت
 اجنبی نئی صورتوں کو پھلے کچھ اسبھی طرح اسبھی طرح میں نے جانا صاف پہچانا یا بانی مخلوق
 کو ہستانی مخلوق ہے انکی قسم دے پر یوں کا سا طہ ہے شاید یہ پرستان ہے لباس کی بد

شان ہے پھر تو بوا یہ حال ہوا حواس جاتے رہے اندیشے آتے رہے پانوسے زمین گل گئی مین
 موم کی طرح گل گئی سبھی اب خیر نہیں چلنے کو پیر نہیں قمرن یہ تو پران ہیں مبنی عوتین یہاں ہیں۔
 تجھے اڑا کر لجا ینگے بوٹیاں نو چکر کھائیگی مین ڈرکی ماری موٹی تھکی ہاری اوکو نکلتی تھی آنکھ نہ
 جھپکتی تھی بارے اسی حال مین درخ اور ملال مین وہ عورت آئی اوسے ہمت بڑھائی پیاری
 پیاری باتیں کہیں بات بات پر عنایتیں کہیں مین اوکی محبت پر عنایت پر شفقت پر فرقت ہوئی
 شفیقت ہوئی اوسے منجھے گلے لگایا چھاتی سے چٹا! پوچھا تھا راز غم کیا ہے مین بولی شمع مین
 شرم کیا ہے میرا ارادہ ہے سپر اللہ آمادہ ہے تم کیوں پوچھو زیادہ کیا مین کیا میرا ارادہ ہاں
 کہیں اترنے کا کہیں پانودہرنے کا ٹھکانہ ہوگا آب و دانہ ہوگا رہ جاؤں گی جی بہلاؤنگی
 کچھ زور ہے نبل ہے ہماری تو وہ مثل ہے دزنی کا کیا کوپ کیا مقام منزل کی فکر پائے
 کام سے کام جدہ کو خدا لجا ینگا جہاں سینگ سما ینگا بس ہم ادھر جائیگے اہل آسگی تو مریا
 یہ کہکریں خوب روئی وہ کہنے لگی دلجوئی بس مین روڑا لاکر دو آنسو بہا کر خوب کی دہ کہنے
 لگی دل اداس نکرو تم دوسواں نکرو تھا لگد خیر سال ہے تم کو ناحق ملال ہے گم ہوئے کا
 مناشکل پھٹے دل کا سنا شکل صبر کرو بوا جو ہوا سو ہوا میرا گھر پاناکھر سچو بخونہ بخاطر سچو
 جب تک جی لگے رہنا جی گھبرائے مجھے کہنا جب تم اداس ہو طبیعت پر ہلرس ہو وطن کو چلی
 مانا میرے ذمہ ہے پھونچانا جو تم کو درکار ہوگا دم بھریں تیار ہوگا جو تم کہو گی لا دون گی جہاں
 کہو گی پھونچا دون گی آرام سے بیٹھی رہو اللہ سے دعا کہو فریاد پوری ہوگی مراد پوری ہوگی۔
 بڑا ینگا دعا نظر آ ینگا تم وفادار ہو کیوں بقیار ہو بوا اوس عورت نے اوس بامروت ایسا
 پھسلایا ایسا بھلایا غم دل سے بھلا دیا گھر کا مریدا دلایا وہ وفا جاتی تھی مین شرمائے
 جاتی تھی پھر اوس محبت والی نے نیک بہت مروت والی نے میرا ہات پکڑا اٹھایا گھبی مین

سات بٹھالیا اپنے گھر میں جاؤ مارا میرا اور کا ایسا ملتا رہا جمیلہ بولی اذانی مردوں کی حیثیت
 دیدے پھوٹی بڑھیل جھوٹی تو نے سنی کہانی اتہو وفا جانی بھری کان سے سُن عورتوں کے سُن
 اندھی آنکھیں کھول حلق تھکی اب بول و فلک کے موتی رول وفا کانٹے میں تول آگے سے دیکھ
 کان سے سُن وفا کی برتی ہوئی حُن دیکھ غیر عورت نے وفا کی مورت نے کیا کام کیا کیسا
 سات دیا مردوں کے کیا کرینگے اس سے سوا کرینگے ایسی وفا ہو سکتی ہے تو بتا دیتی ہے بو
 عورت گئی با مروت گئی نہیں بولی بٹھل موٹی پہاڑ سٹل سُن لیا بو بھگنی وہ بھی مرد
 پر مر گئی چل چپ کر مار دانی پتھر ہان بی قمرن پھر چلو لندن پوری کروات تھوڑی
 رات ہان کہو پھر کیا ہوا وہ تم کو لیکر ہو گئی ہوا بس نہیں وہ غیر وطن مجھے لیکر ایسی گئی گویا
 ہوا پر گئی میں اس کے گھر جا کر دم بھر آرام پا کر نہائی دھونی تھوڑی دیر سونی پھر اوٹھی مکان
 دیکھا سارا سامان دیکھا دوزخ کا مکان تھا بڑا عالیشان تھا اوپر کمرے نیچے دالان پچھے
 سجے سجائے مکان انگریزی قطع کے ساختھے میز کرسی سے آرات تھے اوس با وفائے ایک
 مکان مجھے مع سامان رہنے کو بتا دیا مجھے احسان کیا چینی کا لوٹا منہ دھونے کو بلا ناٹری
 پلنگ سونے کو بلا آرام سے رہنے لگی انتظام رہنے لگی رنج باز کوئی غم فقط فیقون کا الم
 چھاتی پر سوار تھا میرا جی بقرار تھا دن بھر روتی تھی رات کو نہ سوتی تھی ایک دن اوس عورت نے
 اوس عہد بامروت نے مجھے کہا بوا خیر جو ہوتا تھا ہوا اب اپنا حال سناؤ ٹھیک ارادہ پتا
 رہو گی یا گھر جاؤ گی بے پتہ کدھر جاؤ گی میں ویسی کوشش کروں تمھاری تیار پوشش کروں میں
 سنکر یہ تقریر جواب دیا میری دستگیر تم پہلے ہی جان گئی ہو صورت سے پہچان گئی ہو میں بیچا
 تقدیر کی ماری غم دیدہ ہوں آفت کشیدہ ہوں بد حالی کا بد قابلی کا جانا کیا بتانا کیا
 ہان تم مہربانی کرو دوسرے پریشانی کرو پہلے اپنا نام بتاؤ مجھے حقیقت سناؤ یہ کونسی بی بی ہے

جس محبت بستی ہے کیا یہ پرستان ہے کوئی نیا جہان ہے یہ نئی دنیا ہے دنیا سے جدا ہے
 غیر صورت کے انسان ہیں ہندو ہیں یا مسلمان ہیں وہ منکر بولی حقیقت کھولی صاف اردو
 میں سبھایا صاف گفتگو میں سبھایا مس بھلٹن میرا نام ہے یہ ملک اپنا مقام ہے اس کا نام
 لندن ہے یہ ہمارا وطن ہے ملکہ مغطہ قیصر ہیں جو اللہ کے تخت پر ہیں یہ اونکا دار السلطنت ہے
 ہندوستان اون کی رعیت ہے دو قلم کی بادشاہ ہیں ماشا اللہ شہنشاہ ہیں تم ملک کے حالات
 یہاں کے عجائبات دیکھو گی تو کہو گی بوا دیکھ کر خوش ہو گی کوئی دن رہو پھر رات پلو ہلو گون سے بھلو
 اون کی خوب دیکھو اون کی گفتگو دیکھو جو عورت پاؤ گی بامروت پاؤ گی او کی بات سے او کی تالا
 سے تم اسی رضی ہو گی پھر جانے کو نہ کہو گی میں نے پوچھا بوا تیرا بیاہ بھی ہوا او نے منہ پھیر لیا
 سکر مال دیا آخر یہ جواب دیا میں نے بیاہ نہیں کیا میں نے پوچھا کیوں نہیں کیا وہ گھر کیا حسین
 نہیں دیا تو نے بیاہ میں مرد سے ناہ میں کچھ بولی دیکھی بیو فالی دیکھی کہنے لگی بوا مرد مجھے
 بیوفا مجھے کیا ضرورت تھی میری کیا شامت تھی مال دار کہو خود مختار ہو کر کسی کی تابعدار نہ بنی
 اپنی جان کا آزار نہ بنی پھندے میں بھنستی اپنے اوپر آپ نہستی میں ناوان نہیں کچھ انجان نہیں
 روگ لگاؤں جان کو جلاؤں اکثر دہندوں نے امیروں کے فرزندوں نے بیاہ کا پیغام دیا
 مجھے دو بدو کلام کیا میں نے عذر کیا جواب دیدیا مجھے بیاہ منظور نہیں کوئی اور ڈھونڈ لو میں
 ناوان میری مہمان تم ان بیدردوں کی آج کل کے مردوں کی وفا نہیں جانتیں کیا نہیں
 جانتیں یہ کسی کے یا نہیں ان کی بات کا اعتبار نہیں میں نے کہا بوا تو سچی تیری ساری گفتگو
 سچی تو بڑی نیک ہے وفامین ایک ہے بس دیکھ بوا حب معلوم ہوا یہ انگلستان ہے مراد کی
 کان ہے دل گواہی دینے لگا بھٹکن لگای دینے لگا یہاں مراد برائیگی گم ہوئی چیز پائے گی
 قرن مبر کرو ٹھیرو دل چسپ کرو ٹھیرو ڈھونڈو بھالو سرائے نکالو ہماری ملکہ قیصر نہ شہنشاہ

انگلیسند ہماری شہنشاہ بن سترلج پشت پناہ بن یہاں قیام کرو مقصد کا اہتمام کرو شاید
 پتہ لے سرائے چلے فراق کی بلا سر سے ملے گلی گلی چکر لگاؤ غم کو یوں بہلاؤ شہر کا رنگ دیکھو لوگوں
 کے ڈہنگ دیکھو یہاں کی عورتوں سے خوبصورتوں سے بات چیت کرو نئی پیت کرو میری
 بھولی مس بولی تم یہ تو بتاؤ بوا یہ تو سناؤ تم کو ایسا کیا درد ہے جو تمہارا دل سرد ہے ہلے
 ہلے کرتی ہو ٹھنڈے سانس بھرتی ہو دل میں کسا دلغ ہے کسا لگانا سرائے ہے بوجھ ہے
 جی میں گھٹی نرہو اپنا دل بہلاؤ زیادہ غم نہ کھاؤ مجھے کہو مجھے سنو خیالی عمارت نہ چنو کچھ
 ہنسو کچھ بولو دل کی گرہ کھولو خدا کے لئے گھبراؤ بھین پریشان ہو کر جاؤ بھین ارادہ خالی
 نہ جانے گا اللہ مراد بر لایگا مطلب کی چیز یا جاتی ہے تدبیر سے بات آجاتی ہے جب تم بالکل
 ہو جاؤ مقصد کا پتہ نہ پاؤ اوسوقت مجھے کہنا تمہارا کام نہ ہو نہ ہنا تم جہاں جاؤ گی جوجگہ
 بتاؤ گی ہندوستان میں کہو گی جس مکان میں کہو گی میں پھونچا دوں گی گھر میں بٹھا دوں گی
 میں بھی ایک بار یوں ہی بیکار ہندوستان میں گئی ہوں زبان جان گئی ہوں تمہارے
 ہندوستان میں ایک بیوی کے مکان میں دو سال رہی تھی خوشحال رہی تھی اسلئے تم مجھ سے
 مجھے دلی آلفت ہے تم اتنی لاچار نہ ہو رہتے رہتے بیزار نہ ہو اللہ کو یاد کرو دل کو شاد کرو
 دیکھو کیا ہوتا ہے کیونکر مدعا ہوتا ہے لو اب اٹھو زیادہ نہ اٹھو بات نہ دھو ڈالو کلفت بدن
 کھو ڈالو کپڑے پہنو کھانا کھاؤ دم بھر سو رہو آرام پاؤ مس تو لکھ کر اُدھر گئی ہر طرح میری تشفی کر گئی
 میں بنگ سے اتری نہا کہہ ہوئی مٹھری کھیسے سے میل چڑایا گرم پانی بند نہ بہایا پلک نہ
 ہوئی مہلی شفاف ہو گئی بند بند آکر اُدھل گیا جوڑ جوڑ جکر اُدھل گیا نہا کر راحت پانی جان کو
 صحت آئی بدن سے مٹی مٹھٹی سفر کی کدورت مٹی مس لے کپڑے نہوا دئے کھڑے کھڑے
 سلوا دئے مجھے آدمی بنادیا میل سا رانم بھلا دیا اوس نے وہ دفلی آبرو ڈبو دی دوا کی منہ کی

محبت دیکھ کر اسکی عنایت دیکھ کر مرنے سے پہنچا کیا اپنا چھلا اور کوہنیا دیا سارا سبب پہنچا تھا
 نقطہ ایک چھلا لگیا تھا وہ اس کام آیا مرنے کو پہنچا مرنے سے پہلے رنچی ہوئی آپس میں بہن باجی
 ہوئی بوا کپڑے پہن پہنکر ذرا بن بنا کر میری نکت اسی کھلی مین بھی رسون مین ملی جان دوہا
 پائی آدمی کی جھون مین آئی بوا کیہ بگم خدا کی قسم اوس عورت کی لذنی عورت کی مہربانی
 کیا کہوں مہمانی کیا کہوں وہ انسان نہ تھی فرشتہ تھی میری تقدیر کا نوشتہ تھی میرے سات
 اوسنے یہی کی میرا دل جاتلے ہمیں کی کوئی غریب بھی نہ کرتا سر پہات نہ دھرتا بڑے وقت
 مصیبت سخت مین کوئی سات نہ دیتا کوئی حمایت نہ لیتا مرنے وفا کو وفا کے دعا کو حد تک
 پہنچا دیا مجھے فرما چکا دیا اللہ اوسے آباد رکھے اور کا دل شاد رکھے پھر مرنے نے کھانا منگایا مین
 چناسات کھلایا کھانا کھا کر مین تو سو گئی اسی سوئی خیر ہو گئی سوتے سوتے پہر دن آیا مرنے
 آکر مجھے جگایا کہا اٹھو بس سوچ مین چلو پھر کہ مین منہ ہات دھو ڈالو چائے پیو دل کو سنبھالو
 ناشتہ کرو کچھ کھاؤ ذرا طبیعت کو ہلاد مین اٹھی ہشیا رہی منہ دھو ڈال تیار ہوئی مرنے
 مجھے سات لیا میرا ہات مین ہات لیا اپنا مکان دکھایا سارا سامان دکھایا پہلے رخصتے دکھائے
 پھر بالا خانے دکھائے ایک کمرہ کی کڑی کھولی مین بھی اوسکے سات ہوئی اوپر جائیکا بالا خانہ
 نیا رستہ بتایا تماشا دکھایا کیا دیکھا ایک چوکی ہے چار زرخیر دن مین لٹکی ہے مرنے نے ایک
 گل دبائی وہ چوکی نیچے اتر آئی پھر مرنے آگے بڑھی اوس چوکی پر پڑھی مجھے سات بٹھایا
 پھر گل کو دبایا گل کا دبانا تھا چوکی کا اوپر جانا تھا ایک با چوکی ملی چھت سے جالی جھوٹ کے
 اندر چوکی کے بلبر دروازہ پیدا ہوا کوڑا کھل گئے بڑا ہم دونوں اندر گئے بالا خانہ مین اتر گئے
 مین نے مکان دیکھے کمرے والاں دیکھے اچھے اچھے نفیس تھے کوئی دس بیس تھے ایک بڑا
 کمرہ دکھایا اسباب سے سجا سجایا مین نے وہ کمرہ پسند کیا اوسنے وہی رہنے کو دیا کہا کہ مین

سویا کرو ٹھنڈا ہین دھو یا کرو میری مہان بیگم تم کو قیدی ہوں قسم کسی طرح کی تکلیف نہ پانا
 جو درکار ہو مجھے منگنا دیکھو شرم نہ کرنا لکھنؤ کی رسم نہ کرنا تم یہ گھرا نا گھر چھو مجھ کو بعد از کوکچو
 بواؤ کیسے بیگم وہ نامور کام ہم ایسی میری گریہ ہوئی میں شرم سے آبدیدہ ہوئی اب تک مرا ریتھا
 بواؤ اسکا پیٹ چھاپے محبت ہو تو ایسی ہو مروت ہو تو ایسی ہو وہ تو فنا جاتی تھی بواؤ مجھ کو
 حیا آتی تھی میں غیرت سے اسکی خدمت سے پانی پانی ہوتی تھی کھیا فی کھیا فی ہوتی تھی
 ایک انجان عورت نے بے جان پہچان عورت نے کیسے اکڑم دے سلوک کے کام کئے
 میں جانوں میرا دل میری غل کی مشکل بواؤ میں بس کے پاس بے ڈوبے دسواں آرام سے
 مہان رہی اسکی سنی اپنی کہی وہ جہان جاتی تھی مجھے سات لیہاتی تھی رات بھی میرے پاس تھی
 بغیر میرے اُداس رہتی مجھے کہانیاں سناتی وہ میرا جی بہلاتی مجھے میرے ہن کی تمام تہذیب کی
 ریسن سنیتی تھی اچھی باتیں سنیتی تھی روزی ہی صحبت رہتی وہ سنیتی میں کہتی میرے پہلو سے نہ کستی
 مجھے ہنسائی آپ سنیتی دھون دقت اسکی آمد رفت صبح سے لیکر تا شام اس بندنی کو یہی کام
 میرے پاس تھی تیرا لہو لکھو درد کہتی کبھی گبی منگاسو ہوتی سیر کے واسطے تیار ہوتی مجھے بھی ستا
 لیکر پھرتی روز اور ہر روز ہر پھرتی ہر گلی کو چہ دکھاتی بازار بازار پھرتی میں جب باہر نکلتی تھی کہیں
 پھرتی چلتی تھی لوگ مجھے گھبرا کر آئے آہٹا پورا کرتے میں لڑکوں میں جوانی تھی بندوں میں کوتا
 بنتی تھی بواؤ کی عورتوں کا نئی نئی صورتوں کا انہو ہوتا اڑدھم ہوتا تھا ہر طرف مجھے سلام تھا
 بچے گھروں سے نکل آئے مرد کیکھ کر جل جاتے کوئی عورت نام پوچھتی کوئی میرا مقام پوچھتی
 مس او کو تباہی انگریزی میں بھارتی ہندستانی بیوی ہے خاندانی بیوی ہے قوم کی مسلمان
 ہے میرے ہن مہان ہے اکثر عورتیں اگر ملتیں کچھ سوغات لاکر ملتیں مس کسی دن میرے
 سات بن ہرگز نہ جاتی تھی بغیر میرے نہ کھاتی تھی کبھی بازاروں میں کبھی سودا گروں میں مجھے

لیجاتی رات دن پھرتی بڑے سوداگروں کی بڑے بیاریوں کی دکانوں میں لیجاتی بھی نہ
چیزیں دکھاتی بواوہ سامان دیکھ کر مالیشان مکان دیکھ کر میرا یہ احوال ہوتا جیسے شیش محل
کتا عجب عجب سامان نظر آتا دیکھتے دیکھتے دن گزر جاتا بواوہ کیہ سلطان کیا کروں یاں۔
میری خین زبان میں نے وہ وہ سامان لاجواب دیکھا گویا خواب دیکھا تعریف سنا نہیں سکتی
منہ سے باتیں نکلتی وہم میں خین آتا فہم میں خین آتا گمان سے باہر بیان سے باہر دکان
سب دکانوں میں سرکاری کارخانوں میں عورتیں کام کاج کرتی ہیں عورتیں راج کرتی ہیں
عورتوں کو آزادی ہے اون کی زیادہ آبادی ہے میں جس کوٹھی میں جاتی پھر شام تک آنے
پاتی عورتیں جمع ہوجاتیں باتوں میں جان کھاتیں بواوہ کیہ گیم میرا بولا جاتا دم اون کی
مدارات کی اون کی ملاقات کی کیا حقیقت کہوں کیا کیفیت کہوں ایک ایک عورت
ہر نیک عورت باطن اور ظاہر میں بواوہ میری خاطر میں پہچانی جاتی تھی۔ سر پہٹھاتی تھی جہان
میں جہان جاتی پھر وہ دن داتی ساری ساری رات عورتیں میرے سات جاگتیں مجھے جگا
آپ بکتیں مجھے بکواتیں اون کا قابو تھا کوئی پہلو تھا مجھے جان بنالین کلچے میں چھپالین۔
اب حم اور ہات سنو لندن کے عجائبات سنو دکان کے بازار باغ کہوں یا گلزار ایسے
خوبصورت گویا دنیا کی جنت آدمی پہرے سیر کرے جی بھرے نہایت بہرے ہر وقت وہم
وہم خلقت کا اندام ہر جگہ اتنی کثرت رستا چلو کیا قدرت تل رکھنے کو جگہ نہ ملے ذرا کرنے
کو جگہ نہ ملے چوڑے چوڑے بازار ایک دو خین ہشمار کشادہ کشادہ سڑکیں جن پر گھوڑے کٹو
نہ بھڑکیں سڑکوں کی دو طرف پٹریاں اوپر کوٹھیاں جیسے پٹریاں کل عمارت مالیشان
دو منزلیں اور سہ منزلیں مکان ایک بات خوب تھی مجھے بھی مرغوب تھی ہزار دہار آدمی بلکہ
ہشمار آدمی دکان دن رات جو رو کو لئے سات پھرتے چلتے ہیں بازار میں نکلتے ہیں ذرا

نیشین غل نغین غل کا ہنگامہ بالکل نغین کوئی منہ کھولتا نغین کوئی چلا کر بوتا نغین چپ چا کپ سامان
 گو یا شہر خاموشان وہاں کے لوگوں میں عورتوں مردوں میں کیا اچھی بات ہے یہ انہی کے ساتھ
 ہے چیخ کر بولتے نغین پھٹا حلق کھولتے نغین ایک ہمارا شہر ہے آہستہ بولنا تہرے یہاں کے
 وہ انسان ہیں بقول انہیں حیوان ہیں دو چار جمع ہوئے گنوار جمع ہوئے آسمان سپر اٹھایا
 بات کی بھیجا کھالیا فہمین بولی بی قمرن سچ کہا عقل کی دشمن بیوی اس ہندستان کے تمہارا
 جان پہچان کے مردے تو لائے عورتوں کے طور کیسے میں مرغیوں کی طرح بکریوں کی طرح
 دس پانچ منہ موڑ کر کولے سے کولا جڑ کر نگوڑیاں بیٹھیں چوڑیاں بیٹھیں حلق کھلا بولنا شروع کیا
 عیب کھونا شروع کیا درگور درگور نگوڑیاں آنور اون پر آسمان ٹوٹے مرد و بچا بچا چھوٹے
 بی قمرن اسی بات پر اسی بری اوقات پر مردوں کو برا کہنا تمہارا کیا کہنا چلو آگے کہو بات
 بنا کے کہو فرنگستان اچھا ہے یہ بیان اچھا ہے میں بے ایمان فہمین شیطان ابلیس کی نالہ
 تیرا منہ کالا میں موافق دستور شہر میں دور دور روز پھر کرتی تھی سیر کیا کرتی تھی ایک دن
 شہر کا گلگشت لگاتی وہاں آنکلی ناگہان آنکلی جان کپڑا بٹاتا تھا سوت ریشم بٹاتا تھا وہ جیر کا
 کارخانہ دیکھا قدرت کا کارخانہ دیکھا دیکھ کر ہی ہی عقل جاتی رہی جدھر کو بوا دیکھتی ہوں میں
 کیا دیکھتی ہوں عالی شان مکان ہے کلون کا سامان ہے ہر گل میں برابر گل میں روئی ہوئی
 جاتی ہے اچھی بری چنی جاتی ہے اون ریشم کتلا ہے کل میں کپڑا بٹاتا ہے کہیں ٹلس کہیں بات
 کلون میں ہاتوں بات تیار ہو جاتی ہے میں بنا کر نکل آتی ہے بوا قسم قسم کی ٹمبل ہر طرح کی چھینٹ
 رفل کل میں آپ سے آپ مع تول مع ناپ تھان کے تھان بھت ہی آسان تیار ہوتے
 جاتے ہیں انبار ہوتے جلتے ہیں پھر دوسرے دن کچھ خیر کئے ہیں ایسا تماشا دیکھا جو سنا
 نہ عا شا دیکھا کیا کہوں فہمین میں اوڑھیں مہلٹن بڑی نکال میں آئے حیرت کے جال میں آئے

اوس کا رخانہ کے کلون کے خزانہ کے حب ہم پاس گئے دیکھ کر اس گئے اتنا بڑا کا رخانہ تھا
 اندر باہر کلدار خانہ تھا اتنا بڑا مکان دیکھا چھوٹا سا جہان دیکھا شاہی دولت خانہ کہون طلسمات کا
 خزانہ کہون میٹھا کلین کھڑی تھین ہزار و ہزار کلین کھڑی تھین برابر کام چلتا تھا یہ پیشانی ڈہلتا تھا
 چپ چاپ آپ ہی آپ بنانا لگا لٹایا ٹھپہ بھی کیلکرایا کل میں ڈہلتا ہے ڈہل کر کھلتا ہے من
 میرات پڑ کر اپنے سات پڑ کر مجھے پھرتی ہی سامان دکھاتی ہی ہم دیکھ کر حیران ہو گئے میرے کپڑے
 کان ہو گئے میں بھی یہ لوگ مقل ہیں اپنے ہنرمین کامل ہیں کیا طلسم بنائے ہیں کیسے شہید دکھائے
 میں عقل میں نہیں آتے فہم میں نہیں جاتے فہم میں نے ہنس کر سلام کیا قمرن کا بات تمام لیا کہنے لگی
 دم لو اٹھو میرے قدم لو پشیمان ہو چلو آگے کہو اور کیا کیا دیکھا طر کیا نیا دیکھا بس دوا ہم دن بھر
 کبھی اندر کبھی باہر اس مکان میں رہے اس وہیاں رہے اس بات کو سمجھیں انکی کرامات کو سمجھیں ذرا
 فہم میں نہ آیا خیال میں نہ سمایا شعبہ ہے طلسم ہے یا جادو کی قسم ہے سچ ہے میں کیا ہڈانی
 جڑوا جو میری عقل میں آتا افلاطون ذگ رہتا آخر حیران ہو کر انکی حیرت زدہ گھر گئی پھر
 دوسرے دن میں میری محسن بولی کیون بی کہیں چلوگی جہان کہو آج چلین کل تو دیکھیں کلین
 آؤ آج اور یہ دیکھو تماشے سے انکھیں سینکو آخر مجھے سات لیکر پھونچی مجاٹ گھر بواوہ مکان
 مالیشان لا جواب دیکھا انتخاب دیکھا ایسا مکان نایاب ہے ظاہر طلسم دکھایا ہے نہ حقیقت نہ
 ناد صنعت سنو ایمان کی یہ بات ہے صنعت نہیں کرامات ہے بواوہ دیکھو تو کہو دیکھ کر حیران
 واہ واہ کہو ماشا اللہ کہو فہم میں نہیں ہنس کر بولی غم مردوں کے مارو گولی وہ نیچارے کیا ہیں عتین
 بد بلا ہیں میرے مرد تو جا بل ہیں بیوقوف کو دن کامل ہیں انکا نام دلہ اپنے رستے چلو چلو آگے
 بڑھو جو دیکھا ہو کہو وہ فہم میں وہ مکان طلسم کا سامان دیکھنے کے قابل تھا فروس کے مقابل تھا
 جسکی دیوار اور وہ تمام اندر باہر شیشوں کے کپڑے تھے شیشے ہی شیشے جڑے تھے دروازے

آئینوں کے تھے کوڑھی شیشوں کے تھے صاف صاف آئینہ بلوری شفاف آئینہ باریک استعد
 کاقد کے برابر ہولے پھوٹیں نظر سے ٹوٹیں انکی جلا انکی صفا دل کو سلتی تھی نگاہ پستلی تھی من
 شیشوں پر ان آئینوں پر رات کو ماتاب کی دن کو آفتاب کی کرنیں پڑتی تھیں صفایاں بہتی
 تھیں اسوقت انکی جھلک جلا کی چمک دمک گویا آئینے آئینے میں نگینے نگینے میں چاند سورج
 پھرتا تھا جہاں عکس گزرتا تھا جب ہم مکان کے اندر دونوں برابر برابر پہنچے ہوئے سایہ میں بنی ہوئی
 دایہ سات سات داخل ہوئے خود سے غافل ہوئے آگے کیا کیفیت کہوں میں کیا حقیقت کہوں
 کیسا مکان دیکھا کیا سامان دیکھا فہم سے باہر تھا دہم سے باہر تھا میں ہر جگہ تھم تھم جاتی تھی ہر چیز پر
 نگاہ جم جاتی تھی مقام مقام میں قیام قیام میں حیران رہتی تھی جی میں کہتی تھی قمرن تیر کیا حال
 یہ خواب ہے یا خیال ہے وہم ہے گمان ہے یہ ضرور پرستان ہے یہاں کی جو عمارت ہے طلسم
 زیارت ہے ایسی لاجواب بیشال ہے شہاد کی بہشت کیا مال ہے جو جو چیز ہے دل کو غریب ہے
 قمرن یہ ضرور طلسم ہے نئی وضع ہے نئی قسم ہے طلسم بخین تو جادوگر ہے خالی بخین کچھ نہ کچھ مقرر
 قمرن عجب مکان ہے عجائبات کی کان ہے عقل حیران ہے نیا جہاں ہے میں حیران تھی بے
 اوسان تھی در دیکھوں دیوار دیکھوں نقش دیکھوں نگار دیکھوں مکانات کی سیر کروں عجائبات کی
 سیر کروں کس کس چیز کو دیکھوں لوگوں کے تیز کو دیکھوں ہزار دہرہ را کرہ ہے شمار کرہ ہے ہر کو
 طلسم کا نمونہ ہے نئی نئی قسم کا نمونہ ہے بچ کا کرہ بلاتا بالکل خالی پڑا تھا اور ب سامان تھا لوگوں کا
 بیان تھا جب کوئی بادشاہ آتا ہے وہی کرہ بجایا جاتا ہے بڑی زینت ہوتی ہے بادشاہ کی دھت
 ہوتی ہے اس کرہ کے اندر ایک لاکھ کرسی برابر بچھا کرتی ہے مہمانی ہو کرتی ہے بواذ کیہ سگم
 اللہ کی قسم لندن عجب مکان ہے عجائبات کی کان ہے لاکھوں انسان حالی خاندان زمین
 اوپر بستے ہیں اکثر زمین کھود کر بستے ہیں زمین کا آنا کال ہے گز بہ زمین ملتی محال ہے شمع کھین

آئیگا یقین وہاں چپے بھڑمین غلبہ بونے کوئین آباد ہوئیکوئین دو کوئین ہتی قضا کوئین ہتی
 آدمیوں کی یہ کثرت ہے گنتی سے باہر خلقت ہے تو گری کا یہ حال ہے مفلسی کا ڈن کا ل ہے
 فقیر نام کوئین نوکر کام کوئین مردوں کی وضع عورتوں کی قطع سیدھی سادی ہے عورتوں کو
 آزادی ہے ہماری ہی آرائش خین ہماری ہی زیبائش خین ایک ایک عورت لندن کی شکوت
 خوش ہے شاد ہے باطل آزاد ہے شادی بھی ایسی شاد آزاد بھی ایسی آزاد شرم کا نام خین مشکلف کا
 کام خین جو پادوہ کیا دل کو بھایا وہ کیا ہر عورت خود مختار ہے اپنے گھر کی سردار ہے کوئی پران
 خین عورت ہر سان خین عورتیں کہلی ڈلی مردوں میں ملی جلی بازار میں بھرتی ہیں گزاریں بھرتی
 کسی پرستم خین کسی کو کچھ غم خین مگر یہ کہوں گی چکی خین رہوں جتنی آزادی ہے حیا کی دہائی
 ہے اگر کوئی عورت نیک ہوگی تو شاید سو میں ایک ہوگی خدا کی قسم بواذکیہ بیگم نام انگلستان
 اچھا خاصا پرستان ہے جسے لندن خین دیکھا دنیا کا جو بن خین دیکھا آج کل دنیا لندن ہے
 مال دولت کا بن ہے ہنر کی دکان ہے علم کی کان ہے نہیں بولی لاؤ ڈولی میں جاتی ہوں
 سچی بن آتی ہوں ذکیہ نے کہا آپا جان سچ سچ بتاؤ باہان کیا ایسی اچھی لندن ہے جیسی سچی
 دوا نہیں ہے ہاں ذکیہ بیگم تیری جان کی قسم وہ ایسا ہی شہر تمام علم کی لہر سحر ہے استفادہ
 دلکش ہے تعریف سے سوا ہے جو جو شے ہے اعلیٰ ہے ہر آدم آفت کا پرکا لاہے خیر بنی آپا ہوگا
 تم ندو ہوگا آپا میں کیا اچھا ہے یا بڑا ہم کینکر جائیں آپا اب تو گیا بڑا پاپا وہ دل کہاں سے لائیں
 دریا کو در لندن جائیں وہاں کی سیر کریں مردوں سے سیر کریں وفا کو دہتا لگائیں بے وفا
 بنجائیں ہم جا کر کیا کریں گے یہاں ہوئے یہیں مر گئے تمھاری بہت خین تمھاری ہی جرات خین
 گرہ میں دولت خین حوصلہ خین طاقت خین ان باتوں کے سوا تم جانتی نہیں کیا مردوں کی
 اجازت خین دہندوں سے قسمت خین دوسرے خود مختار خین مرڈے روادار خین ہم

کہیں آئین جاتیں ذرا اپنا جی بہلا لیں سکھو ہر طرح شکل مرگیا ہمارا دل انوری بولی آپا تم نے
 کیوں رستانا آپا تم میری دوا سے کہو شوقین جبرو سے کہو عقل کی دشمن نہیں ابھی دیکھ آئینگی لندن
 اپنی جان بچ کر دہم ایمان بچ کر گھر سے نکل جائیگی سر کے بل جائیگی جمیلہ نے کہا چوٹی سیگم
 یہ کیا جائیگی ہینگم موٹی جہاز میں مریگی رستے ہی میں پُرسرگی پانی میں گور بنائیگی دریا کو گندا
 کر آئیگی یہ عجائب خانہ کے لائق ہے مردوں کے دکھانے کے لائق ہے قمر نے کہا اوجیلہ بس
 رات نہ کہو جمیلہ لڑائی کو رہنے دے مجھے حال کہنے دے لے دوا کان لگا ادھر وہاں لگا میری
 بات سچی کرامات سکر نہ مال جھکڑے میں نہ ڈال میں تجھے نہیں عورتوں کا چلن دیکھا ہوا
 سنا تھا ہوں اونکا دستہ بتاتی ہوں ایک ایک عورت لندن کی جان کی دشمن نہیں کی قوت
 نہاتی ہیں پران بخاتی ہیں پھر سیر کو کلتی ہیں باہر بھرتی ہیں کیوں کسی عقل مند میں وضع کی پابند
 ہیں وقت پر نیا کھانا غیر وقت باہر نہ جانا دن بھر اپنے گھر ان کو ٹھیکر سنیا پرونا وقت بیکار نہ ہونا
 سادی وضع سے رہنا زیور پہن نہ گھنا مجھے جو عورت ملی بے کدورت ملی وہ میرے پاس پہنکر
 لباس روز پانچ چار دن میں کئی بار ملنے آتی تھیں مجھے بکواتی تھیں میری دفع دیکھتی تھیں
 میری قطع دیکھتی تھیں کوئی چوٹی ٹٹو لتی کوئی مواف کو لتی ہنسی کی بات کیا کرتیں میری ضرب اٹھا
 کرتیں میں نے کوئی عورت تجھسی بے غیرت ان پڑھ نہیں دیکھی ہنر مند میں دیکھی سب کو فریم پایا
 با وفا کریم پایا مزاج کی سلیم ہیں پانی ہوئی تعلیم ہیں مان بی قمرن تھارا سچا پن مجھے بھایا
 پسند آیا حلیم ہونا سلیم ہونا علم کے سات ہے سورج نہ ہو تورات ہے میں اسی بات پر ہی
 اوقات پر تم غیر ہوں کو بذنیہ ہوں کو بدنام کرتی ہوں الزام دہرتی ہوں عورتیں سنیں مائیں
 بے غیرت منہ نہ دکھائیں بیوی قمرن تم نے دیکھی لندن جی میں شرماؤ ذرا غیرت کھاؤ غیر
 قوم تعلیم پا کر علم پڑھ پڑا کر شالستہ ہو جائے تم سے تعریف کرانے تو شرم کی بات ہے۔

غیر اپنے ہات ہے بس بی قمر کہہ چکی نہیں آگے گانا تو یہی گانا کچھ سنا تو یہی سنا ناخن چپ
ہو رہنا میرے خلاف نہ کہنا ہاں کہولڈن میں تعلیم کے بن میں بیاہ کا کیا طریق ہے کیا کوئی نیا
طریق ہے دوا یہ دستور ہے پہلے پسند کرنا ضرور ہے مرد و عورت دونوں رغبت و رغبت دونوں
آپس میں پسند کر لیتے ہیں دل سے دل پسند کر لیتے ہیں دونوں کا بیاہ ہوتا ہے بس عمر بھر
نباہ ہوتا ہے پادری آتا ہے گرجا گھر لجاتا ہے سب کو پڑھ کر سناٹا ہے براتیوں کو جاتا ہے مرد
دوسری عورت بکھرے ضرورت بے ضرورت بکھرے یہی پہلی جمود اچھی ہو یا بدو خصم کے ساتھ ہے
اختیار جو رکے ہات ہے جو رو گھر کی مالک رہے مال اور زر کی مالک رہے خصم پر حکومت کرے
خصم اور کی اطاعت کرے پادری کی نصیحت وہ مرد اور عورت دل سے مانتے ہیں اپنی نجات
جانتے ہیں براتی تالیان بجاتے ہیں سب مل کر گیت گاتے ہیں خصم جو رو بد گفتگو شاد ہوتے
ہیں آزاد ہوتے ہیں دونوں اپنا گھر سلوک سے بکھر جدا آباد کرتے ہیں خدا کو یاد کرتے ہیں دوا
سب باتیں اچھی ہیں عورتیں زبان کی سچی ہیں ایک بڑا قاعدہ ہے سرسبے فالو ہے جسکے سبب
سب کی سب عورتیں باتوں بے شرم اکثر ہیں جتنی آزادی ہے غیرت کی بربادی ہے بس لگے
کیا کہوں بغیر کے چپ رہوں لو ذکیہ بوا یہ حال ختم ہوا اب اور سنو ذرا بغیر سنو میں تم کو لندن کی
آرمیوں کے بن کی حقیقت سناؤں کیتھ جھاؤں ایک دن میں نے سامان کیا عورتوں کو
مہان کیا میرا سوال پوچھا لندن کا حال پوچھا کہنے لگی میری مہان آج سنو مجھے داستان
مگر میری زبان بڑی ہے بیوی گھر دی ہے تم نام نہ رکھنا کچھ الزام رکھنا میری سچی تقریر ہے
نئے قند کا شیر ہے بیڑہ بیان ہے ٹوٹی پھوٹی زبان ہے لومیری پیاری سنو بیان کی کہانی
باری سنو جیسا تمہارا ملک ہے ویسا ہی ہمارا ملک ہے وہ ہندستان ہے یہ انگلستان ہے
پہلے یہ ملک آباد تھا دریا تھے یا ایک دو پہاڑ تھا یہ آبادی تھی زہتی تھی مخلوق وحشی بستی تھی

صورت کے انسان تھے مگر بالکل حیوان تھے کسی کو پینے کھانے کی تمیز تھی تن ڈھانکنے کی کوئی چیز تھی کوئی کسی کو پہچانتا تھا کوئی یہ بھی جانتا تھا آدمیت کیا ہے انسانیت کیا ہے جنگلون میں بسر کرتے تھے درختوں پر گھر کرتے تھے کوئی کیس کاٹا بعد ازاں مذہب سے سروکار تھا خود مختار آزاد تھے ننگے برہنہ مادر زاد تھے ایک ایک خود سرتھا بالکل جنگلی جانور تھا کہیں گھرنے مقام غذا گوشت خام جہان ہوئی شام وہاں کیا آرام پہاڑ و نپڑیا درختوں پر بسیرا اکثریت پرست تھے شہر میں مست تھے ہزاروں تارہ پرست پاس کسی کے چیز بست ہر درخت کو سورج کعبتہ کو موجود سمجھتے تھے معبود سمجھتے تھے گوشت کا کھال کا حرام کا حلال کا کسی کو توقف تھا کوئی فیلسوف تھا جبریت کرتا نصیحت کرتا برا بھلا سمجھاتا نیک رستہ بتاتا مسیح رسول سے پہلے خدا کے مقبول سے پہلے قیصر بادشاہ ہوا وحشی قوم سے آگاہ ہوا اس سرزمین آیا اس قوم پر قبضہ پایا جنگلیوں کو ادب دیا وحشیوں کو تربیت کیا پھر بھی بت پرستی نہ گئی وحشیوں کی بدستی نہ گئی جب عیسائی روح القدس ہوئے مگر انہوں سے آگاہ ہوئے معجزے دکھائے مرنے جلانے مخلوق کو دین تیلایا نیک رستہ پر لگایا بدین ایمان لائے نیک طریق پرانے خدا کو جانی کو مانا پھر کوئی بادشاہ آیا سات لیکر پاد آیا اس ملک کو آباد کیا علم کا قانون ایجاد کیا گوگون کو پڑایا تعلیم کیا سکھایا جب جنگلی پن چھٹا اُسے بن چھٹا مخلوق ہنر کرنے لگی رہنے کو مگر کرنے لگی ہنر خیال جمایا ہنر سے رزق کمایا پھر تو ایک ایک کو بدو نیک کو ہنر ن یاد ہو گیا ہر ایک استاد ہو گیا بعضوں نے سیاحی کی بعضوں نے ملاجی کی راہ بھالی معاش کی نئی نئی بستی تلاش کی مہیاؤں کے سفر کئے کیسے کیسے خطر کئے جہان کے گرد پھرے آسمان کے گرد پھرے عالم کو دیکھا بھلا دنیا کا رستہ نکالا مقام مقام سے مشہور سے گمنام سے چیز و کاجہ لگایا ہر قسم کا سامان بنایا نئے نئے علم یاد کئے نئے نئے ایجاد کئے تمام عالم میں پھیلانے مشہور ہوئے نام پائے پہلے پہل ہم گوگون کو سہل سہل ہم لوگون کو مرنے

علم پڑایا ہمارا وقار بڑایا ہرن کی ایسی تعلیم دی گویا پرورش کی تیم کی بیچ میاں کا کل کا سوار کا ڈنگ
 بتایا طریقہ سکھایا حب سے تجارت پھیلی گھر گھر دولت پھیلی فرنگستان کے لوگوں کو بلکہ جہان کے
 لوگوں کو وہن وہ ہنریاد ہو گئے لقمان کے استاد ہو گئے ارسطو کو بیوقوف کہتے ہیں اپنے کو فیلسف
 کہتے ہیں بقراط کو جانین نہ سقراط کو انین سب کو حکمت سکھاتے ہیں سب کو سبق پڑاتے ہیں ہر
 علم میں کامل ہرن میں قابل وہ وہن یاد کرتے ہیں وہ وہ ایجاد کرتے ہیں فہم میں بھین آتے
 وہم میں بھین آتے میری مہمان قمرن جان یہاں مردی کیا عورتیں ادن سے سوا ہنر میں کاگو
 ہیں مردن سے بہتر ہیں وہ کام باقی ہیں انعام باقی ہیں کیوں نہیں دیکھی لندن سنا جو سنا کیا
 کیا کہا کس نے کہا ہان ہان بی قمرن سُن رہی ہے نہیں یہ کلڈریل سہل سفر کا کیل عورتوں
 بنایا تار برقی دوڑایا جہاز بنائے ہیں پانی پر چلائے ہیں سب عورتوں نے بد صورتوں نے
 کام ایجاد کئے شہر آباد کئے ذرا خراؤ سرٹھکاؤ پیشانی کا پسینہ پونچھو پیشانی کا پسینہ پونچھو یہ
 حال نکھو تم ایسی نہ بولو کوئی شرمائیگا خفیف ہرجائیگا یقصد چھوڑ دو مرد کا حصہ چھوڑ دو
 لندن کا اور حال کہو اپنا اور خیال کہو مِس نے کیا سنا یا انگریزی راک گایا بس نہیں دوا تجھے
 اکھوئے خدا بے شعورن مجھے دگھورن وہ لقمان کی سگی مِس مجھے کہنے لگی ہماری ملکہ معطلہ قہنہ
 کر مرہ اللہ ادن کی عمر داز رکھے قیسری پر سر فزار رکھے اس ملک کی بادشاہ ہیں رعیت کی پشت
 میں پہلے اور عورتوں نے بھی اقبال مند عورتوں نے بھی دہوم و دام سے بڑے انتظام سے
 حکومت کی ہے سلطنت کی ہے مجھے تاریخ یاد ہے لندن اب زیادہ آباد ہے پہلے اتنی خلقت
 تھی یہاں تھی دولت تھی یہ علم فین تھا شہر لندن لندن تھا جاہلون کا وہم تھا ملک بھی بہت
 کم تھا زیادہ میان کرنا فضول ہے ملک کا یہ عرض یہ طول ہے پیمائش سے معلوم ہوا آزمائش سے
 معلوم ہوا ملک آٹھ سو کوس لمبا ہے بواٹھ کہو گی آٹھ سو کوس عرض سات سو کوس ہے بہت

کم ہے افسوس ہے لندن دو حصوں میں آباد ہے بستی کی پرانی بنیاد ہے بیچ میں دریا بہتا ہے
 برف سے ٹھنڈا رہتا ہے دریا کے کنارے کنارے گھر آباد ہیں ہمارے کم سے کم تیس لاکھ آدم
 دو طرف آباد ہیں بے فکر آزاد ہیں اب شہر رونق ہے جس کو گنتی نظر ہے یہی ہوا جب ہوا چنڈ
 ہات آیا لندن کو ترقی پر چھوڑ دیا اسی ملک کی بدولت ہے جو رونق پر طفت ہے بواہاں ہے
 ہندوستان ہندوستان سے انگلستان چارٹرڈ کوس دور ہے یہ پیمائش مشہور ہے وہاں د
 بارہ بجتے ہیں یہاں رات کے گیارہ بجتے ہیں بس یہاں کی حقیقت ہے ہم لوگوں کی یہ حالت
 بواذکیہ ناقضیتہ مس کے سات ساری رات یہی ذکر ہوتا رہا یہی فکر ہوتا رہا خوب کہانی
 ہوئی گفتگو زبانی ہوئی پھر مجھے مرنے نے پوچھو کس کس نے میرا حال پوچھا دل کا مال پوچھا
 میں نے بھی رہا سہا جو کچھ گزرا تھا کہا پھر وہاں خیریت ہوئے اپنے اپنے گھر چیت ہوئے مرنے
 ہوئے میں بھی پلنگ پر سو رہی صبح کو مس سوتی اٹھی فراخوش ہوتی تھی مجھے اکراٹھایا سوتی کر
 جگایا سواری تیار کرائی اپنی جگہ لگی کہنے لگی چلو سیر کر آؤ ہوا کھا دو جی بھلاؤ دوسرا دوسرا
 آج اور کھانا کھا لاؤں کیلی ٹیپ کیا کرو گی وہی ٹھنڈے سانس بھر دو گی اٹھو دل پہلائے چلو آج
 چھاپے خانے چلو وہ بھی چھا مکان ہے طلسم کا مکان ہے تم دیکھ کر خوش ہو گی ضرور حیرت میں
 رہو گی آخر مجھے سات لیا بات میں بات لیا چھاپے خانہ میں لگئی بڑے کارخانہ میں لگئی جاگ
 دکھاتی پھری مقام مقام جھنکا تھی پھری وہ چھاپے خانہ دیکھا کلون کا کارخانہ دیکھا ہم دونوں
 بات پکڑے برابر دیکھتے بھالتے پھرے وقت کو ملتے پھرے مقام مقام دیکھا اندازہ تمام دیکھا
 دور سے ہنسنے کیا دیکھا ایک اجنبی مرد و دیکھا ایک مکان میں باہر کے والاں میں ایک آدمی دو
 بیٹھا ہے جیسے کوئی مزدور بیٹھا ہے جی لگائے سر جھکائے کوئی کام کرتا ہے کچھ اتہام کرنا جے
 اپنے مردے کا اوس ڈوبے گم ہونے کا شک شبہ ہوا صورت پر نہ رکھا ہوا مجھے گمان گزرا یہی

دیہان گزرا شاید میرے میان ہوں وہی بے نشان ہوں آخر گمان سچا نکلا میرا دیہان اچھا نکلا
 میں نے منس سے کہا بوا تماشہ تو روا میری ہیں تو جا اس مرد کے کو دیکھ آ پاس سے جا کر دیکھو
 وہ اس سے جا کر دیکھو کون ہندستانی ہے شکل پہچانی پہچانی ہے خدا کے میرے میان ہوں
 وہی آوارہ جہان ہوں وضع تو ادن کی سی ہے صورت بھی پرہیسی ہے پہلے پاس سے دیکھنا
 پھر قیاس سے دیکھنا پھر نام پوچھنا مقام پوچھنا اور کچھ نہ کہنا زیادہ کھڑی زربا منس ننگری
 اوسکے برابر گئی کچھ بات نہ کہی برابر کھڑی رہی پھر ٹھک کر سلام کیا نام پوچھا کلام کیا منس جان لیا
 نام سے پہچان لیا وہی ہندستانی ہیں ڈوبے طوفانی ہیں منس خوش ہوتی آئی کہا میں تہہ لگا لگا
 اب دو انعام بنایا تمہارا کام لو مبارک ہو چلو مبارک ہو تمہارے ہی شوہر ہیں سو روپیہ کے نوکر
 ہیں نام بھی پوچھ لیا ہے مقام بھی پوچھ لیا ہے لو آؤ گھر چلو اپنے مقام پر چلو ملنے کی تدبیر کریں
 سید ہی تقدیر کریں نہ چھوڑ دیکھ بوا میرا کیا احوال ہوا بس میں موٹی شادی مرگ ہوئی منس مجھے
 گھر میں لائی خوب مبارکباد گائی صبح کو آپ ہی آپ میرے منہ کو ڈھانپ بے کہے منے جا پونجی
 میان کا پتہ لگا پونجی میں منس کے نظار میں اپنے دل کے نظار میں راہکتی رہی کچھ کہتی ہی
 جی مٹیاب تھا مجھے اضطراب تھا کبھی دالان میں کبھی سائبان میں پھرتی چلتی تھی باہر کھلتی تھی
 دل کو بھلاؤں غم کو بھلاؤں کہتی تھی اب کیا ہوگا بڑا ہوگا یا بھلا ہوگا اپنی مراد پاؤں کیا نشاد
 جاؤں گی بلاذکیہ کیا کہوں اُسوقت یہ ہوا شکون میری دالین آنکھ پھر کئے لگی بڑشگون کی کرگ
 بھرنے لگی بقیہ را س قدر ہو گئی اختیار سے باہر ہو گئی پورا وہم ہو گیا پورا سہم ہو گیا اس چھوٹ
 گئی اسید ٹوٹ گئی کہتی ہوں سو جاؤں ذرا غافل ہو جاؤں فکر رفع ہو غم دفع ہو ایسی فکر
 تردد کے ذکر میں خواب کہاں نیند کہاں دل بہان جان دہان نظر کہیں بہان کہیں خیال
 کہیں اوسان کہیں کسا سونا غافل سہونا طبیعت بقیہ را س کھ میں انتظار عجب حیرانی تھی

عجب پریشانی تھی اتنے میں مس بھی آئی میں نے پوچھا کیا خبر لائی جلدی تا جلدی سنا تفتیش
 جائے جی کو قرار آئے کہنے لگی بوا کندھے سے ڈالو جو کیا خبر کہوں کیونکر کہوں بے قرار افسردہ
 ہو جاؤ گی دور پار مردہ ہو جاؤ گی بوا خد کے لئے کہہ جی میں نہ رکھ چکی نہ اچھا بی سنو لومو
 چٹو ذرا خوش ہو راضی رہو تمہارے میان بدیلن لئے بیٹھے میں سوکھ میں تحقیق کر آئی ہوں یہ
 سندھیالائی ہوں میں نے کہا بوا اسے یہ کیا ہوا میں اندر خیال میں تھی پھنسی جنجال میں تھی
 تو نے کیا سادیا شعلہ بھڑکا دیا خدا کے لئے سچ تا مجھ علی کو نہ بلا کہنے لگی اداس نہ ہو تم ابھی
 بدحواس نہ ہو کچھ پوچھ پچھا آئی ہوں پتہ بھی لگا آئی ہوں سنا ہے تمہارے میان میں رہتے کسی
 ہاں میں خوش ہیں نہ درست ہیں عیاشی میں جست ہیں ذرا جوانی کے اپنی نادانی کے نشین
 مست ہیں حوصلہ کے پست ہیں دنیا کی خبر نہیں حالت پر نظر نہیں ایک کسی کے گھر میں۔
 بے بسی کے گھر میں وہ تو بے ہوئے ہیں اوس سے پھنسے ہوئے ہیں ایک عورت کہتی تھی نیک
 عورت کہتی تھی کسی سے بیاہ کرینگے اپنا روسیہ کرینگے بس میں نہ کر چلی آئی کچھ نہ کہا ہر
 چلی آئی اب پھر جاتی ہوں باتیں کرتی ہوں دیکھوں کیا رنگ ہے کیا طور کیا ڈھنگ ہے
 یہ کہہ کر پھرنس گئی عذاب میں پس گئی دم بھر میں پھر آئی آکر یہ خبر سنانی کہا لو بی میں ہوا آئی
 تمہاری تقدیر کو رو آئی وہ کسی مجھ سے مل گئی مجھے دیکھ کر کھل گئی میں نے وہ حقیقت پوچھی
 سنی ہوئی حکایت پوچھی سنی سنانی خبر سچ پائی کسی عورت کہنے لگی بھرت کہنے لگی و مرد
 بیاہ کو کہتا ہے میرے سات نباہ کو کہتا ہے میں نے کہا عورت یہ تو سن لی حقیقت یہ کہہ کر
 کیا ارادہ ہے کیا تو نکاح پر آمادہ ہے اری ہندی سے بیاہ کر لگی بیوفا سے روسیہ کر لگی جو ایسا
 نہ کیجو اپنے کو رسوا کیجو مسافر سے پیت غیر مرد سے ریت نادانی ہے پشیمانی ہے وہ ہندی
 مرد وہ ہے ہند سے بھاگا ہوا ہے بے وفائی کر گیا تجھے برائی کر گیا تجھ پر آفت نہ آئے تیری

شامت نہ کئے خبردار بیاہ نہ کرنا گھر کو تباہ نہ کرنا میرا اتنا کہنا تھا عورت کا چپ رہنا تھا کچھ وہ
 رنج میں ہوئی سسٹش و پنج میں ہوئی مجھے یہ جواب دیا اب تک جو کیا کیا اہتم تاؤ وہ کروں جو
 سہماؤ وہ کروں اگر مرضی ہو مال دون مردے کو نکال دون میں نے کہا جڑوا اپنا دیکھ بڑا پہلا
 جو اچھا جانے وہ کر حسب طرح دل مانے وہ کر میں اتنا کہہ چلی آئی اور باتیں نہ کرنے پائی تقریر
 یہیں رہنے دی کسی کو اور بات نہ کہنے دی کل صبح کو پھر جاؤں گی بیخبر مرد کو خبر سناؤں گی دیکھ
 کیا بولتے ہیں کچھ بھید کھولتے ہیں کس ہوا میں ہیں کس لٹ میں ہیں آج پہلی ہی بات ہوئی تھی کسی
 ملاقات ہوئی تھی جو بڑا ہے کل ہوگا کچھ عقدہ حل ہوگا یہ کہہ کر سوہی میں خاموش ہو رہی
 ہوں ثورات گزری صبح کو مس نے کی تیاری پھر وہاں پھونچی ناگہان پھونچی مردے سے جا ملی
 آتا پتا دیا ملی کسی بھی پاس مٹی تھی مگر کچھ اداس مٹی تھی مس نے حقیقت سناؤں میری تباہی اون کو
 بتائی پھر کیا اب تم ملو کف و نفوس ملو اٹھو جہان سے ملو اپنی بیوی سے ملو وہ تمہاری تلاش میں
 بیجاری تلاش میں گھر سے یہاں تک آئی ہیں کہاں سے کہاں تک آئی ہیں اس جفا کو دیکھو ادنیٰ
 وفا کو دیکھو کیا معیبت اٹھائی ہے دوبارہ زندگی پائی ہے اُس وفادار بیوی نے غم گسار بیوی نے
 مجھے بھجوا یا ہے تم کو بلایا ہے وہ میری جہان ہیں بیجاری پریشان ہیں یہ سنکر نادان نے بگڑے
 ہوئے اداسان نے متعجب پھر لیا یہ جھلب دیا میں کسی کو نہیں جانتا کسی کو نہیں پہچانتا کون ہے
 کیا کہتی ہے وہ عورت کہاں رہتی ہے کس کی جود ہے یہ کیا گفتگو ہے کوئی ہوگی کہیں میں
 واقف نہیں کون عورت ہے کبسی عورت ہے میں نے کسی سے یا نہیں کیا یہ وبال سر نہیں
 جب شادی نہیں کی پیچھے لو کس کی بیوی میں آشنا نہیں نام ہی سنا نہیں کوئی ہوگی بیڑیل
 روگی مجھے آنے جانے سے جتنے لانے سے کیا غرض کیا کام ہے میرا تو یہیں سے سلام ہے
 جاؤ مجھے معاف کرو زبان کو خلافت کرو تشریف لجاؤ مجھے نہ بکاؤ میں بیجاری شرم کی بازی

یہ جواب سنکر تقریر خراب سنکر منہ تکتے لگی بڑا بھلا بننے لگی کسی بچہ کو بولی اپنی زبان کھولی واہ جی واہ
وفا کے بدخواہ کیوں رہے مردوے بیوفا میرے سر پہ لے اسی برتنے پر بہا کرتا تھا میرے سنا بہا کرتا تھا
بس حقیقت کھلگئی تیری شیطنت کھلگئی جان لیا بیوفا ہے تو غرض انتخاب ہے جب تو نے جو روئے اپنی
خوت آبرو سے ایسی دغا کی مجھے کب دغا کی میرا دل چھوٹ گیا۔ اعتقاد ٹوٹ گیا جا کوئی اور راہ کر
کہیں اور روسیاہ کر میں تیرے لائق نہیں۔ بیاہ کی شائق نہیں پھر وہ کسی کہنے لگی میں بی تم میری
مجھ پر احسان کرو مجھے اپنی مہمان سے ملاؤ اہل کی صورت دکھا دو میں ملاقات کروں گی ان سے
بات کروں گی میں نے کہا بڑا اچھا صبر کر ذرا تجھے ملا دوں گی صورت دکھا دوں گی پہلے اُن سے
پوچھ لوں پھر تجھے لے لوں اس مردوے جاہل کو بگڑے ہوئے دل کو انا پڑا دودھ کھا کر دُوت
دُک بتا کر دبا دھکا ذرا سمجھا شاید اکر کیا مانے نشیب و فراز چھپانے آخر کسی نے بے بسی نے نصیحت
کی سمجھایا نصیحت کی دیکھ لیا اس بندے کے کان پر بیوفا اندھے کے کان پر جون پھلی والی لگی
جو کہا تھا وہی کہا کھکر چپ ہو رہا کسی کی گالی گالی بھی زلی مردوہ استہارہ وہی اپنی کہتا کہ کسی
جو رو کسی کہ رو کون جا کر ملے کون بلا کر ملے کسی کو کیا مطلب دینا ہے اور اپنا مطلب سہیں
کچھ پروا نہیں جو رو کچھ خدا نہیں خواہ مخواہ ملین چاہیچاہ ملین مس یہ تقریر سنکر مردوے کو
پُن کر میرے پاس چلی آئی اگر حقیقت سنا لی بوا میں تو سنکر بس سر کو دھنکر ایک حیرت میں آگئی
مجھ پر مردنی چھا گئی سکتہ کا عالم رہا دن بھر ہی ماتم رہا میں کبھی میں کا پوچھو کس کس کا منہ بکتی رہی
بڑا بھلا کہتی رہی بوا یہ بات سنکر اپنی اوقات سنکر سینہ چھٹ گیا دل ہٹ گیا کلیماشتی ہو گئے
فہمین کا منہ فتنی ہونے لگا بے اختیار جی بھر آیا مجھے یاد انا گھر آیا بے اوسان ہونے لگی منہ
ڈھانک روئے لگی زندگی دشوار ہو گئی جینے سے بیزار ہو گئی کیا کروں لاچار تھی چھری تھی تنہا
اپنا کام تمام کرتی بلا سے حرام موت مرقی مائے تنہائی نے بے دست و پا بنی نے کام کرنے

مجھے مرنے دنیا میں اسی رنج میں اسی شش پونج میں دن بھر دیا کی اپنی جان کھوایا کی بڑا اسی
 حال میں میرے عین ملال میں وہ کسی عورت بیچاری بامروت مجھ سے ملنے کو آئی میں نے بچہ باری
 چار پائی وہ میرے پاس بیٹھ گئی اداس اداس بیٹھ گئی گلے ملی سلام کیا مروت سے کلام کیا میری بکائی
 لینے لگی اشرفیان نذر دینے لگی میں نے پوچھا کیا ہے عورت تجھے سودا ہوا ہے مجھے لالچ
 دلاتی ہے کیا تو سخری بناتی ہے بکواسی فقیر کو دے محتاج فقیر کو دے ہمارا یہ دست و بخین داغ
 میں فتور بخین تو نے کیا سمجھا ہے مجھے گدا سمجھا ہے آخر میں نے اشرفیان پھیر دین اپنے ہاتھ میں
 بخین لین پھر اس عورت نے باونا بامروت نے دعوت کے نام سے ضیافت کے نام سے
 اشرفیان دین میں نے قبول بخین کین وہ میری منتیں کرنے لگی پاؤں پر سر نہ رہنے لگی میں نے کہا جڑوا ذرا
 ہوش کی بنوا کچھ تو پاگل ہے یہ وہ مثل ہے جان پہچان ناخواہ مہمان نیک بخت یہ خاطر
 ایسی مدارات ظاہر مجھے منظور بخین میں ایسی محبوبین تمھاری مروت تمھاری دولت تمھیں کو بیا
 رہے کسکو غرض بدنامی ہے میں اجڑی کج بخت تقدیر کی پست جان لیکر آئی تھی ایمان لیکر آئی تھی
 جان سات لیاؤں گی ارمان سات لیاؤں گی یہ کہکریں رونے لگی وہ بھی غلین ہونے لگی کہنے لگی
 بی ہندوستانی خاندانی اشرف زبانی تم آزرہ نہ ہو کچھ افسردہ نہ ہو اچھا جمہ سے کچھ نہ لو بیوی
 میرے گھر چلو میں تمھاری دن رات ساری خدمت کروں گی اطاعت کروں گی مجھے میرے اشر
 عالم کے بادشاہ نے سب کچھ دیا ہے بے فکر کیا ہے اچھا پہنوا اچھا کھاؤ دل کھول کر اٹھاؤ گھر کا کم کو ہتھیا
 وہ بندی تابعدا ہے ہاتھ اٹھائی روٹی شور باوٹی مجھے بھی کھلا دینا موٹا جھوٹا پہنا دینا میں نے یہ
 جواب دیا تیری ہر بانی بوا تو نے دیا میں نے لیا یوں بھی احسان کیا میں تو اب گھر جاؤں گی یا نہیں
 مر جائوں گی یہ سنکر وہ عورت کھمدہ گدڑ طبیعت مایوس ہو کر چلی گئی رو دہو کر چلی گئی منٹ شفقت کرتی رہی
 میری تسلی کرتی رہی میں نازاں روتی تھی مرنے سے اب دیدہ ہوتی تھی میں نے کہا میں بوا جو ہوا تھا وہ ہوا

اب جی گھر تہا ہے کلیجہ سندھ کو آتا ہے بوا میرا ثواب لو مجھے نصرت دو میں اپنے گھر جاؤں کوئی دن جی پہلا
 اللہ اللہ کروں ایمان سے مردن غم دل سے ہٹے عمر و فامین کئے مس سکر اسرہ ہو گئی میرے
 غم میں مردہ ہو گئی اور کجا بر حال ہوا اس قدر مال ہوا میرے سات مدتی تھی جانے پر راضی نہ ہوتی تھی
 جب میں نے حج کر لیا اوس نے لاچار نظر کیا آخر کچھ بن نہ آیا میں نے کس منگایا پانسو روپیہ کا نوٹ
 بے کسر بے کھوٹ بکس کھل کر نکالا میری گود میں ڈالا دوبارہ گود بھری گئی اٹھائی گئی نہ دہری گئی
 میں نے جتنا انکار کیا جس نے اصرار کیا وہ کاغذ میرے حوالہ کیا اوسنے مجھ مول لیا پھر اور سفر کا سامان
 اور ہنپا پھونا پاندان سب کچھ تیار کر دیا صندوق میں بھر دیا میں نے منع کیا اوسنے جواب دیا ایک
 دشمنی میں نے کیا کہا کس نے یہی کہتی ہی کہتی ہو میری تمہیں گتی ہو آخر اوس نے اپنا کہا کیا بولنا پڑھو
 کیا کیا دیا کہتی ہوئی خرقاتی ہوں پانی پانی ہوئی جاتی ہوں میں تنی شرمندہ ہوئی غیرت سے آبدید
 ہوئی پھر مینے چاروں گھڑیاں گن گن پانی کے سہارے رو رو کر گزارے بواؤ کیہ اوسنے توفیق
 پھر دوسری رات کو کبھی میری ملاقات کو خوشی خوشی آئی اگر مجھے خبر سنائی لو بی میں نے مردے کو
 اوسے سروے کے کو گھر سے نکال دیا وبال ٹال دیا بوا یہ سکر میرے طلب پر اور وحشت ہوئی نیا
 گھر ہٹ ہوئی سیوا سوا بڑا شت سا بچھڑا یہی جی میں آئی یہی دل میں سمائی قمر چل گھر کو
 منہ نہ کرادہ کو خاک ڈال مردے پر بیوفا غارت ہوئے پر ہوئی تھی وہ ہونچکی تو نصیبوں کو رو چکی
 یہاں سے نکل اپنے گھر چل نہ کیہ سیکم بولی بوا خوب گرہ کھولی من بڑیا نہیں بدگمان بنیں شو
 نے کیا کیا تیرا منہ چڑا دیا سوکن سے سوکن نے دشمن سے دشمن نے فدا داری کی کیسی یارنی کی
 اب بول یہی تھی کوئی کرتا ہے یہی کوئی سوکن یارنی ہے کوئی ایسی فدا داری ہے اب بڑیل
 زبان کھول اب چڑیل کچھ بول تباعوز میں کیسی ہیں کہہ دے یہی تھی ہیں بس بی وکیسں رو
 زبان کا کس تم پہلے بات سمجھو سوکن کی گھات سمجھو پھر گالیاں دینا اپنی آپا کا بدلا لینا تو

۷۷
 گود بھراؤ
 مبارکباد
 ۱۲

سوکن کی بات بی قمرن کے سات مکر تھا دغا تھی تم سمجھیں دغا تھی بیچ گلیں قمرن نہیں خبر تیری سوکن چھا
ہوا گلیں اپنی جان بچا گلیں او سکے گھر جاتیں ضرور نہرا پاتیں دشمن کا قریب تھا سوکن کا قریب تھا
وہ سوکن تھی جانی دشمن تھی پہلے لہر بحر کھاتی پھر اون کو زہر سلاقی خیر ہوئی قمرن کی بات نہ بنی تھی
جان بھی لاکھوں پاسے صحیح سلامت گھر کو آئے بنو عورت کا کماز اوکی طینت کا کماز سب کو معلوم
دنیا میں دہوم ہے ہاں بوی قمرن آگے کہو کسی کی سوکن آگے کہو کیا لیا کیا دیا اور کیا کیا کیا آئی
دشمن بڑیا فہمیں تجھے کیا کوسوں براہلا کوسوں اور کیا کہوں سوا تجھے سمجھے خدا لے کان سے
سن بات سے بات چن جب پانچواں دن آیا مس نے اسباب بند ہوا سرکاری چار جاتا تھا ڈاک
لیکری بیٹی کو آتا تھا اس جہاز میں مجھے بٹھوایا سرکاری حکم لکھوایا ناخدا کو زبانی سہا دیا میری جان کا
بیمہ کر دیا اقرار لے لیا ناخدا سے کہدیا انکو حفاظت سے پہنچانا بھی میں آنا کر رسید لانا بلاذ کی گیم
اور وقت کا او دہم نہ پوچھو کیا تھا اچھا شربا تھا جب میں موٹی گھر سے روانہ ہوئی میرے پیچھے
مجھے سوار کرانے کو مشاعرہ تین آئین کوئی نہرا عورتیں این ایں اچھا میل ہو گیا پورا جمیل ہو گیا جب
جہاز روانہ ہو سوار فوجی کارخانہ ہو وہ سب ملاقاتی گویا میرے برقی پاس کھڑے رہے دیا پرچہ
رہے ایک ایک عورت دیکھ کر میری صورت رخصت کے وقت فرقت کے وقت بارور و کر
بیقرار ہو کر گلے سے لپٹ کر چماتی سے چپٹ کر کیسی کیسی ردتی تھی جلدائی سے آزر دہ ہوتی تھی
میں کی یہ صورت تھی تھکری سی صورت تھی میرے پاس کھڑی تھی بدحواس کھڑی تھی رونے کا مار
بند تھا انسو پر آنسو بہہ رہا تھا پچی پچی آتی تھی پوری بات نہ کہ جاتی تھی مجھے ہر بار کہتی تھی۔
پکار پکار کہتی تھی میری چار دن کی مہمان تم کو اللہ کی آمان لے ہے ہوا یہ کیا ہوا تم کیا آئین
کیا چلین۔ ہمارا دل دکھا چلین تم سے یہ امید تھی ہوا ہم سے ہو جاؤ گی جدا سین اکیلا چھوڑو گی سطح
منہ مڑو گی ہم تم کو اگر ایسا جانتے ہوا یہ فائدہ سا جانتے کبھی دل نہ لگاتے اتنی پیت نہ لگاتے

ہوا تم نے غضب کیا بکھڑپتا چھڑ دیا اے ہے تم نے کیا کیا محبت کا دیا بھادیا کون سیری یہاں ہوا
 اتنی جلدی دل چاٹ دیا کیا تم نکر سیر ہو گئیں بھو دنیا سے کہو گئیں ہوا مگر انسائیم اپنی جان کی
 قسم تمہاری بدائی سے اپنی تنہائی سے دل پٹھا جاتا ہے کلیجا منہ کو آتا ہے اب میں کیا کروں
 کیوں کمرات دون کچھ بن نہیں آتا گھر چھوڑا نہیں جاتا کوئی موقع نہیں ملتا وطن سے پاؤ نہیں ملتا
 ہر طرح مجبوری ہے ہر طرح معذوری ہے نہیں تمہارے سات چلتی کوئی دن خوب دال لگتی
 خیر خوش رہو باد رہو تم جہاں رہو شاد ہو یہ کہہ کر مسیسی رونی زیادہ کیا رو گیا کوئی مس کے بندے
 اوسکے جدا ہونے سے میرا غیر حال ہوتا تھا اور سوا مال ہوتا تھا مس کی جدائی تھرتھی اوسکی
 مفارقت زہرتھی اوسکے رونے سے ٹھگین ہونے سے میرا دل بہر آیا مجھے اللہ نظر آیا مجھے
 بات ہونے کی پھر ملاقات ہونے کی مس بدحواس دیکھ کر دل پر ہراس دیکھ کر لپٹ کر کہنے لگی چمت
 کہنے لگی بیوی گھبراؤ نہیں خیال سپرداؤ نہیں جو ہوتا تھا ہوا خوش خوش جاؤ ہوا دل کو شاد رکھنا
 مجھ رفیق کو یاد رکھنا گاہے گاہے چھی چھلے چھی پیٹنی خط و طے اپنے ہات سے غلط نہ کر
 لکھتی رہنا خبر لکھتی رہنا میری یہاں پیاری خیر نہ لکھتھاری میری تھی ہوگی دل کو تسلی ہوگی خط
 یہ بات ہوگی آدمی ملاقات ہوگی آگے تم کو اختیار ہے ملنا کیا بار بار ہے اوسدہار وہاں اللہ
 حافظ اللہ نگہبان مس مجھے سمجھاتی تھی طرح طرح دل بہلاتی تھی میرا دل اور بگڑتا تھا گلے میں دم
 اڑتا تھا آخرین مس سے بچو چھو کس کس سے مل کر فرصت ہوئی اب مجھے فرصت ہوئی غبار
 نے جہاز چھوڑا بسبئی کی طرف رخ موڑا اٹھارین دن بطفیل امام فاضل روبرہی نظر آئی
 اپنی سرحد کے اندر آئی اب زمین کا کنارہ زندگی کا سہارا یقین سے دکھائی دیا دو بین سے
 دکھائی دیا میں گویا مضطر جہاز سے اتر کر بیٹی میں آئی ذرا احت پائی بات بھر اٹھیں
 ٹھگین بڑی رہی سہگین بڑی رہی صبح کو ریل میں دفنائی کھیل میں مین سوار ہوئی چلنے کو

تیار ہوئی اہل سے رملی پائی جان بچا کر گھرائی دیرانی ہل سے بچی عزرائیل کے چنگل سے بچی جنگ
 جیتی ہوں خوں جگر پیتی ہوں کیوں بڑھیا نہیں دوالی کا گور دہن اب بھی بہن مانا تو نے فدا و
 جانا اب بول سچی سچی وفادار کی بچی ہن بی قمرن دیکھا تمہارا جوہن تم نے کہا میں نے سنا خوب
 سجایا من مانا میں کیا بولیں کیا حال کھولیں تم اپنی بہن وفا کی کہن ذکیہ گیم سے پوچھو بٹو
 قسم سے پوچھو وہ تم کو بتائیں وفا کا تک ملائیں گی وہ ہشیار بہن بڑی وفادار بہن پورا جواب
 دینگے وفا کا ثواب لینگے ذکیہ گیم نہ بولیں اس بھید کو نہ کھولیں پھر اردن سے پوچھو بے طور
 پوچھو وہ ڈھب کی کہیں گی مطلب کی کہیں گی اسی جا عورت موئی بے غیرت جی تو یہ چاہتا
 دل میں یہ آتا ہے تجھے خوب کو سون تیرے منہ کو نوچوں تو جب مانا پھر وفا کو جانے اری
 بید ہر کم کھوٹی گنواروں کی لنگوٹی دل کی کالی موئی زالی تجھے خدا ہے آسانی قضا ہے
 تو نے مجھے بکدایا لپٹا ہوا دفتر کھلوا دیا تیرا کیا بگڑا میرا کیا بگڑا میری جان پر گئی گویا پھر لند گئی خیم
 پھر آئے ہوئے جیسے کے لالے ہوئے وکوئی بی قمرن تمہارا نازک پن بتو تم پر مان گئیں میرا کہنا کالی
 جان گئیں لوسنو بلالوں میں تم کو دعا دوں تم جیو میں جیو میں بھینس کا دو پٹوں کیوں بی قمرن دیکھی
 ہوئی لندن تم نے شہر لندن کا عورتوں کے چلن کا مجھے حال سنایا اپنا مال سنایا جھوٹا سچا
 بیان کیا میرا رواج پریشان کیا میں دیوانی میرا قی خفقانی منکر بے اوسان ہوئی زیادہ پریشان
 ہوئی تم نے وہ وفا کی وفاتے وفا کی خاند کو چھوڑا میں وفا کا سر طر آئیں بس اسی بات پر
 بٹو اسی اوقات پر نہیں سے مقابلہ چھرتی ہو عاقلہ چلو چپ کر کو کہہ نہ کرو جاؤ پٹنگ پر سور ہو لندن
 چلی آئی ہو ذرا تھکی تھکائی ہو مقام کرو آرام کرو میں بھی جاتی ہوں فدا ہونے والی ہوں کل بکھا
 جائیگا کہن میدان میں آئیگا کل کسی اور کی بڑی لندہر کی میں داستان سنوں گی وفا کا بیان
 سنوں گی یہ کہ کہ نہیں اٹھ چلی بیویوں کے سر سے بلا ملی مجلس زرخاست ہو گئی نہیں جا کر گئی

قرن نے قصہ تمام کیا ذکیہ نے جا کر آرام کیا صبح کو لوگ بیدار ہوئے سب جاگے ہنسیا ہوئے جب وہ لوگ
 گزرا گھڑیاں گن گن گزرا سورج نے گردن جھکائی آسمان پر سیاہی چھائی ذکیہ نے شام کو محفل کے
 انتظام کو بانڈیوں سے کہا جاؤ دن بھین رہا بارہ درمی کو چھرواؤ روشنی کرو فرش سچواؤ بانڈیوں
 جا کر فرش و فرش سچا کر ایسا تیار کر دیا آئینہ درو دیوار کر دیا بیویان جا کر بیٹھیں قرینے تو نے
 آکر ٹھین فہین کی پکا ہوئی بڑھیا پر مار مار ہوئی دوا جان جلدی آؤ کھسکو گولا ہلاؤ فہین نے
 سنبھل کر لحاف سے نکھر کر آواز سنا فی صبر کرو میں آئی چلاؤ ٹھین بولاؤ ٹھین اوجھیلہ سنڈی
 بھینس اٹھٹھ سنڈی بھینس لائیری سواری کر چلنے کی تیاری منگا ہائی گھوڑا بالکی پکار کچے کھنٹیا
 لال کی اری مردار جا سواری منگا فہین جان محفل میں تکرابے حاصل میں اللہ کے جائیگی
 اپنا جلوس دکھائیگی جمیل جل بھنکر بولی بچا دسہرو کی جوڑو ہوئی ابھی جاتی ہوں گدا لاتی ہوں
 تجھے سوار کر دن گی خدائی خوار کر دن گی لتے میں فہین آئی دیتی ہوئی دہائی چلا کر کہا لم لم بد
 مذہبوں کو سلام تعظیم و دوسرے آئے جمیلہ کے سرواگے خوش دماغ آئی ہنستا چرائے آئی محفل
 کی شمع آئی دل شاد خاطر جمع آئی آج سب کو سونا حرام ہوگا رات بھر کلمہ کلام ہوگا لوؤ کون آتا
 اپنی چال دکھاتا ہے آلے میدان میں کودے دفا کے تھان میں کودے حبکو سخن کا دعویٰ ہو
 ہنر کا فن کا دعویٰ ہو میرے سامنے آئے اپنی باگی دکھائے ذکیہ یگم نے کہا لوگو بولا گدا
 برسات کا انجام ہوا میٹکی کو نکام ہوا اللہ کی شان بی فہین جان ہم پر طنز کریں لیاقت کا دم بھرن
 بڑھیا یوں کہے جیسے مجنون کہے کوئی لگے آؤ باگی دکھاؤ خالا جان تم آؤ اسکو جواب بناؤ ننوی
 نے زبان کھولی سامنے آکر بولی غین رجا بھنچلی آیا اسکا میں بگاڑوں گی بڑا پیا خالکی ہا
 رہنے دو اذکی کارگزاری رہنے دو آج میں بستی کر دن گی دوا کی خدمت کر دگی دود کا
 ادا کر دگی ہیں کی دوا کر دگی تم مجھے سامنے ہونو علم کا بیج بونے دو میرا موقع دور ہو جائیگا حوصلہ

چورچہ ہو جائیگا پہلے میں ددا کا مغزور بیوفا کا زور ڈالوں لیاقت دکھاؤں پھر خالاسائیں
اسکو ددا دکھائیں ذکر کا سلسلہ بھی نہ ٹوٹے بات کا مزہ بھی نہ چھوٹے اور وہ کا قصہ رہنے دو۔
آپ آج تم مجھ کو کہنے دو سوال جواب ہونے دو ددا کو باب ہونے دو میں وہ ٹمک جوڑوں گی
ددا کا کلا توڑوں گی اسکو ایسا ٹھیک بناؤں گی چاری کو ٹھیک بناؤں گی اچھا انوری جان
تم ہی کہہ بیان تم کہو کوئی کہے ددا پر جوتی پیرا رہے لو آگے آؤ تم ہانگی دکھاؤ رات بہرا نپاسر
پھراؤ بھولی ہوئی خالگی سناؤ اچھا آپا تم میرا بیان سنو میری شیریں زبان سنو کیسے موتی بیا
ہوں اپنی ددا کو جلاتی ہوں لو ددا ادھر کھسکو آگے آؤ گز بھر کھسکو میری داستان علم کا بیان
حواس سے سنو پاس سے سنو ددا میری بات پر جواب کے سات پر خل نہ مچانا مقرر نہ پھرانا۔
جس علم میں منظور ہو جس قدر مجھ کو مقدور ہو مجھے سوال کرنا جواب پر اقبال کرنا دیکھو کیا جواب
دون گی ددا ایسا جواب دوں گی تو بھی مان لیگی خوب پہچان لیگی سکر چپ ہو لیگی کچھ لیگی تو
یہ لیگی انوری بھی کچھ ہے یہ بیوی بھی کچھ ہے آہا نجوم جاتی ہے کل علوم جانتی ہے ہنٹ
میں بھی دخل ہے حکمت میں بھی دخل ہے مگر ددا تو سمجھتی ہے میری خوب سمجھتی ہے میں داتا گنگ
گفتگو بے حاصل سے بولاتی ہوں گجراتی ہوں میں کسی علم میں نہیں بندھیں گوتی حج حج مجھے
پسندھیں باؤلی بات نزل خرافات مجھے نہیں بھاتی یہودہ تقریر نہیں آتی میں دفا کو جانوں
دفا کو جانوں یہ تقریر لوگ کہہ چکے تیرے طعنے سہہ چکے میں بڑوں کے روبرو ایسی جیسا گفتگو
کیا کر دن کیا بون کیونچر اپنا منہ کھوں دفا بیوفا کسی کی بڑائی اگر کہوں تو شکل چپ رہیں
تو شکل وہ مثل ہوگی تم ہی کہو گی چھوٹا منہ بڑی بات برابری بڑوں کے سات عورتوں کی
کہوں گی مردوں کے خلاف ہوں گی بیوفا میرا نام ہوگا بات کا یہ انجام ہوگا ملامت کا نرک
تو وہ بن جائوں گی یہودہ کہلاؤں گی ہاں یہ کہتی ہوں عورتوں میں رہتی ہوں جو پوچھو ضرور

کہوں گی دوا میں مجبور کہوں گی وفا کی لکیر عورت کی تقدیر یخنین مٹکی یخنین گھٹکی دوا تو کیا
 بیچاری ہے آپا کے بقول گواہی ہے مرد سے جمع ہو کر آئین لقمان کے استاد بنجائین میں قابل
 کر کے چھوڑوں گی تیری تو منڈیا مروڑن گی سُن دوا میرا دعا اگر تجھے ہی منظور ہے کچھ فاشنی
 ضرور ہے پہلے وفا تجکو نادون میں یہ بھی جوہر دکھاؤں ہاں ہاں میری بچی نامہ جھوٹی سچی
 اکھول رومال وفا کو نکال اچھا اکھول کان سُن میرا بیان وفا عورت کی گھٹی ہے مرد سے وفا
 کٹی ہے حیا وفا ہر سب کھلتی ہے مرد پر وفا کب کھلتی ہے وفا کا فانیہ حیا کا فانیہ مرد
 یخنین جڑتا رخ ادھر یخنین مڑتا عورت کی سی شرم کہاں عورت کا سادل نرم کہاں یہ عورت ہی میں
 بات ہے یہ خوبی اسی کے ساتھ عورت کی وہ مثل ہے جیسے زربستہ مچھل ہے مرد
 سے وفا کا پیوند سوسنی کی ازار مقیشی از ایند وفا کی یہ سچی نظیر ہے عورت وفا کا خمیر ہے میری ہاں
 دوا یہ بے معنی وفا ہمارا ذاتی جوہر ہے ہمارے حسن کا زیور ہے حسین وفا یخنین نام کو حیا یخنین
 وہ کیا عورت ہے موٹی بے غیرت ہے وفا ہماری چرپین ہے دیکھ اگر شجھو تیرے ہماری
 بات بات میں وفا ہے ہماری ذات ذات میں وفا ہے سمجھ لے وفا وہ چسپ ہے عورت جس
 عزیز ہے تو جہاں تک نظر کریگی کچھ بھی خیال اگر کریگی وفا ہم میں بائگی ہر یکم میں بائگی میں تو
 وفا کو عورت کی حیا کو بیشک مانتی ہوں دوا یہی جانتی ہوں حسین وفا یخنین غیرت ذرا یخنین
 وہ ایسی ہے جیسی تو بگڑا ہوا ہو کہہی تجکو دوا کسی سے پالا نہ پڑا پھر تم جانتیں لیاقت کو پہچانیں
 بس اب خیال کرلو قصہ کا انفضال کرلو انہی وفاداروں میں سیکڑن ہزاروں میں ایک عورت
 میں بھی ہوں حکم کی دولت میں بھی ہوں جو سب کی کیل نکر وفا کی کھیل نکر تجھے نمونہ دکھاؤں گی
 تیری بدگمانی مٹاؤں گی فہمیں تیور بد لکھ بولی بس بی اب تقریر ہوئی حال کھل جائیگا علم تجھی جائیگا
 اللہ کی قدرت چھوٹی میری قسمت اب کہاں رہے فہمیں جب بیٹی بنے دشمن کلام کو گنجائش نہ رہی

الزام کو گنجائش نہ رہی بس نہیں خیر نہیں اب تھتے پیر نہیں سچی سے دودھو کیونکر کر لگی گفتگو صاحبزادی
 کی یزیت ہے کہا کی ظاہر حمایت ہے دودھو کا اقام دون دون باتوں سے ماروں۔
 گھاتوں سے اردن وہ مثل ہو ساپ مرے نہ لاشی ٹوٹے دوا اندھی ہوا کھ نہ چھوٹے اچھا بیٹی
 ممبر کیٹی تو بھی بدلتا اُدھر ہی پھسلجا ہمارا کیا ہے اپنے سات خدا ہے بچی تیری تقدیر نہیں میری
 سیدی تقدیر نہیں دودھ کی یہی تاثیر ہے دوا کی یہی توقیر ہے میری یہی تواضع تھی تجھے یہی توقع تھی تو
 مجھے دلیل کرے عزیزوں میں دلیل کرے میں نے اسی دن کو تجھے اس سن کو پھونچا یا تھا وعدہ
 پلایا تھا تجھے پالا پوسا تھا تجھے یہی خبر دیا تھا ارادہ کا تہو سفید ہو گیا اپنے بیگاد کا لہو سفید ہو گیا کسی
 گلہ ناحق ہے نہیں اپنا دل ہی ہو گیا دشمن اسے اللہ مجھ کی سی بن گئی میٹھے بٹھائے لڑائی ٹھن گئی بچا
 بیگانی ہو گئی نادان سیانی ہو گئی جو ہے عزتا ہے پھری لیکر پلا آتا ہے کیا سونگ کیا کہوں کیوں کہ
 چپ ہڈیوں بکتے بکتے جنوں ہوگا آخر نہیں کا خون ہوگا یہاں چھوٹے سے چھوٹا دُلا موٹے سے موٹا
 لٹکا میں راوں ہے نہیں کا دشمن ہے اسے کون جھکڑے کوئی فرعون جھکڑے بس صاحبزادی
 عقل مندوں کی دادی جو نہ کہنا تھا کہا تجھے میرا لفظ نہ مانا اللہ تو لے لوری اچھی کی سخن پردہ ہی
 عقلندی میں خود پسندی میں زمانہ میں تیرا جواب نہیں جواب کی مجھے تاب نہیں تو تم اپنی تقدیر
 چھوٹی وفا کی تقدیر اور دن کو سناؤ عورتوں کو ٹھنڈاؤ وہ پسند کر لگی جھگڑا بند کر لگی میں بیچاری
 ذلیل گنوا می زریں وفا سمجھوں گی کیا سمجھوں گی لوری بیگم نے کہا۔ لوگو برا ہوا دھارے دوا اتنی بات
 اونے اسی بات پر بگڑ گئیں خفا ہو گئیں محروم میں مرد ہو گئیں دوا میں نے سپہ سالار کے پہرے بدل گئے
 میں نے جو کچھ کہا تجھے بہت برا لگا تو خفا ہو گئی بیوہ نا ہو گئی دوا بی دوا جان تم تو نیکیں جنوں کاٹے
 کھاتی ہو بیٹھی عزاتی ہو لوبی آپا سیسی دوا مجھے بھی ہو گئی خفا بی آپا اودھو کھہ ہلکے نظر دیکھ دناہ
 تھنا بیٹھی ہے کلا پھلا لے بیٹھی ہے آبیو یو سب آؤ پہلے روٹی کو سناؤ چپے باتن سنا اسکی گھانٹنا

دیکھو یہ عار شتی گدا میری نہیں دوا ہات سے نکل جائیگی ذات سے نکل جائیگی اسکو تم بھالو دم دو پھلا
 اسکی اونظر سے مجھے یہ ڈر ہے دوا درخین غشیگی دود کا سو دین غشیگی اچھی دوا آگے آ خفانہ ہو چلا
 مجھے گلے سے لگا اپنا دود پلا دوا میرا ہو پئے اللہ کرے تو نہ بے میرا حلو کھائے چھاتی سے نہ
 چھٹائے میں تیرے ہات جوڑوں دونوں کان مروڑوں بس دوا من جا گھا گس مرغی من جا
 یہ سنکر نہیں کو ذکیہ کی دشمن کو مہنسی آگئی غصہ کو کھا گئی لقمان کی لگی پوٹی کہنے لگی یا اللہ یا اللہ۔
 بنشدے گناہ کس مشکل میں پھنسی جان کو آگئی مہنسی ابناوری بولنے لگی میری بی علم سیمٹی
 مجھ بڑیا کو پھسلاتی ہے ٹھٹھن میں اڑاتی ہے لڑکی کس طرح مناتی ہے اللہ ہات جڑ داتی ہے لڑکی
 ہے آفت ہے اسکی ہر بات قیامت ہے لڑکی نے بکری بھی ہے بکری بھی بڑی سچی ہے
 بڑا پے میں دود پئے گی قیامت بیٹی جئے گی لڑکی پاگل ہو گئی وہی مثل ہو گئی بڑا منہ مہاسا
 لوگ دیکھیں تماشا آہا مبارک ہو آہا مبارک ہو میری دوا من گئی دوا کی جلن گئی آؤ سب ملکر گیت گاؤ
 او سپر شیخ سداؤ زین خان کی میٹھک بناؤ میراں کے ٹھٹھکے پکاؤ دوا کو کھلاؤ خوب جہاؤ سیر ہوگی
 سرور نیگی بھرہ فنا کو نیگی جیلہ بولی گیم تم اسپر اللہ جاجم بڑیا کی یون خبرو جوتی کے نیچے دھرو آؤ
 آپ جائیگی مجھے تھیں مانگی نانی بڑی شیطان ہے بقول تمھارے نہواں ہے اسکے دم میں دانا
 اسکے چٹکے پن پر بٹانا یہ پالنج خوری ہے غرض کی بندی چھوری ہے اسکا نام نہیں ہے میرٹھ کی دین
 ہے یہ باز نہیں آئیگی فریب نہیں کھائیگی دچھو کا زہر ہے بڑی علامہ دہرے اور نیکی کہا جزیلہ
 دوا کے لگا نہیں قسبلہ اب میری دوا من گئی بوڑھی بطیر آدمی بنگی راہ پر آگئی ہے بھید کو پا گئی
 ہے اب ٹھیک بنی جاتی یہ کھٹیک بنی جاتی ہے ہاں دوا اب پچھہ مدعا کل آہا جان سے
 ناواقف نادان سے عالم کے سامان کا زمین ادا سامان کا کیا حال پوچھتی تھی نیا مال پوچھتی تھی
 اب مجھ سے سوال کر جواب پر خیال کر مجھ کو نا مجھے سن دیکھ میرے علم کے گن کیا کیا کہوں گی

سچا ماجرا کہوں گی تو رات بھر بات بات پر سوال کے بجائو جواب لئے جائیو میں ٹھیک بتا دوں گی
 تجھے سبق پڑھا دوں گی خنیں خنیں بیٹی میں نے کھول دی بیٹی میں لڑائی خنیں چاہتی تھی جسے جدائی خنیں
 چاہتی کچھ مجھ سے من نہ آپ کہہ قصہ دور کر چپ ہو رہی بیگم کو رنج ہوگا ناسی شش پنج ہوگا
 جانے دو دور کرو جھکونہ مجھ پر کرو واہ واہ جھکونہ سلام بات میں رنج کا کیا کام جو تو پوچھ گی بتا دوں گی
 تجھے خانگی سنا دوں گی دیکھو کیسے کیسے جواب ہوں گے نکمیں چرپے کباب ہوں گے زبان پر
 پر فرا آجائیکا منہ میں پانی بھرا بیگم دوامیری تیری یوں تو تھیری رات بھر تقریر ہوگی علم کی توقیر
 ہوگی گرتیرے سوال کا آسمان کے احوال کا وہ جواب سناؤں گی وہ حساب بتاؤں گی لوگ سنکر
 تعریف کریں گے تجھے خیف کریں گے تو حیرت میں بیگی اپنے جی میں کہیں انوری بیگم حکیم ہے اسکی چوٹی ایم
 چل کہہ کیا سوال ہے سہل ہے یا محال ہے اچھا میری صاحبزادی عقل میں خنیں کی داوی تیری
 لڑنے کی خوشی ہے مجھے بھگڑنے کی خوشی ہے بندی بھی مجھ خنیں عقل سے معذور خنیں سناؤں گی
 بیگم حکم خدا کی قسم جو پوچھوں وہ بتانا مجھے صاف صاف سنانا لو بتاؤ مجھے سبھاؤ عالم کے سامان میں
 اس زمین آسمان میں یہ اسباب بحساب جو ظاہر ہیں پھر ظاہر خنیں مگر عورتیں اون سے ماہرین
 کیا شے ہے کیا چیز ہے دیکھو نکم کو کتنی تمیز ہے اچھا اچھا دو کہتی ہوں ماجرا سب یہاں سنیں گے
 کھو لکر کان سنیں گے زمین کہہ رہی والی آسمان کے کہنے والی انوری کیا بولتی ہے نیا حال کھو لتی
 ہوا تھوڑی دیر صبر کر اپنے دل پر ذرا جبر میں پان وان بنالوں مہانوں کو کھلاؤں پھر تیری سنو گی
 میں بھی اپنی کہوں گی گھر خنیں بولا خنیں ابھی لول شام ہے مجھے بھی یہی کام ہے غرض قیصہ
 یہیں تک رہ انوری بیگم نے جتنا کہا مصنف نے بھی یہیں ختم کیا پہلے حصہ طویل کم کیا انشاء اللہ
 دوسرے رت جگہ سے پھر بحث اسی جگہ سے بیان ہوگی
 غرض دہستان ہوگی۔

تقریظ دلپذیر جناب فضیلت مآب ناظم میثال ناشرین مقال نگین بیان فصیح زبان سید حیدر حسین صاحب مختص بختامدرس مہاراجہ کالج سلمہ لکھنؤ

از نون میری نظر سے ایک کتاب عقد شریا نام اردو زبان میں لاجواب طرزیان میں انتخاب جس کو حقیقت میں تعلیم
اللسان فی محاورات النسوان کہنا چاہئے گزری جس کو میرے ایک بڑے بے دوست اور بزرگ ہم عصر صاحب
تالیفات نظم و شاعر شیرین زبان ناشر نگین بیان مجموعہ کلمات صدی و معنی جناب خواجہ مرزا قمر الدین
صاحب دہلوی المختص ہر راقم نے اپنی جدت پسند طبیعت کی جودت سے جمع و تالیف کیا ہے اگرچہ
قاعدہ ہے کہ دوستوں کے سب کام دوستوں کی نظر میں طبع و مرغوب ہی ہو کر تے ہیں لیکن یہ موقع پر بات
بلا و رعایت کہتا ہوں کہ عورتوں کے محاورے عموماً اور ولی کی شریف خاندانی مستورات کے روزمرے
خصوصاً جس لطف و پاکیزگی و صفائی سے ہر موقع محل کے مناسب اور پھر اس کثرت کے ساتھ جس قدر اس
کتاب میں مل سکتے ہیں اور کتابوں میں جو اسی طرز خاص میں تحریر و تصنیف ہو کر اب تک شائع ہو چکی ہیں بھت
کم مابین گئے اور پھر یہ وجود اس التزام کے جو اس تالیف کا نفس مطلب ہے بھت سے مطالب علمی و علاقائی
اور مباحث عقلی و نقلی و غیرہ بھی اوس میں مندرج ہیں اور یا اہمہ حضرت مصنف نے بھت چھوٹے چھوٹے مسجع
اور متوازن فقرہوں کا التزام کیا ہے اور ساری کتاب کو جو ایک مجملہ ضخیم ہے اول سے آخر تک ایک طرز بختام
کیا ہے جس نے اس کے مطالعہ کو نہایت دلکش اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ میں اس وقت نہایت حدیث انصاف
اور پریشان سامہوں زیادہ نہیں لکھ سکتا ورنہ اس تقریظ کو ذرا مشرّع لکھتا۔ میری رائے ناقص ہیں یہ
کتاب بے شک مدارس اُردو میں داخل ہونے کی پوری لیاقت رکھتی ہے اور مدارس سرکاری کے
اردو کی جماعتوں میں عموماً اور لڑکیوں کے درجن میں خصوصاً شائع ہونے کے قابل ہے

